نقوش ابو الوفاء

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی مرحوم و مغفور

ناشر

ادارہ ترجمان السنہ کشمیری بازار۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

المكتبة الرحمانية
۲۶۰ - فیروز پور روڈ (نزد ماڈل ٹاؤن) - لاہور (۱۴)

نقوشِ ابو الوفاء

سنہ ۱۹۴۸ء

شیخ الاسلام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری

— رحمۃ اللہ علیہ —

کے سوانح اور علمی و اسلامی خدمات کا جامع اور مکمل تذکرہ

— مؤلفہ —

مولانا ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی مرحوم و مغفور

— جلد اوّل —

تہذیب — ترتیب — تکمیل

علامہ احسان الٰہی ظہیر - ایم - اے
فاضل مدینہ یونیورسٹی (مدینہ) فاضل السنہ شرقیہ پنجاب

ادارہ ترجمان السنہ کشمیری بازار، لاہور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ش ن ا - ا

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ

سلسلۂ مطبوعات ۲

الناشر:- ادارہ ترجمان السنہ کشمیری بازار لاہور

تاریخ اشاعت: شوال المکرم سنہ ۱۳۸۸ھ
جنوری سنہ ۱۹۶۹ء

قیمت جلد اول مجلد ..... [redacted]

ثنائی برقی پریس لاہور

المکتبة الرحمانیة
۹۹-جے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر 05973

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نمبر	عنوانات	صفحہ
	آغازِ سخن از مرتب	
۱	مقدمہ	۱۳
۲	حرفے از سید سلیمان ندوی مرحوم	۱۶
۳	تاریخ وفات مولانا ثناء اللہ از نظم	۲۰
۴	خود نوشت حالات	۲۱
۵	شیخ پنجابؒ کی خدمت میں	"
۶	میاں صاحبؒ سے اجازت	"
۷	مدرسہ سہارن پورؒ دیوبند میں	۲۲
۸	دیوبند کے بعد	"
۹	فراغت کے بعد	۲۳
۱۰	تصانیف کی پہلی شاخ ردِ عیسائیت	۲۴
۱۱	دوسری شاخ ردِ آریہ	۲۵
۱۲	تیسری شاخ ردِ مرزائیت	۲۶
۱۳	چوتھی شاخ تفسیر نویسی	۲۸
۱۴	اخبار اہلحدیث کا اجراء	۲۹
۱۵	اولاد آں وفا کیش	۳۰
۱۶	حالاتِ یاں عزیزاں	۳۱
۱۷	اہلحدیث یا عمل بالحدیث کیا ہے	۳۲
۱۸	پہلا دور	۳۳
۱۹	ہندوستان میں عمل بالحدیث کس طرح پھیلا	"
۲۰	دوسرا دور	۳۹
۲۱	ہندوستان میں عمل بالحدیث کس طرح جاری ہوا	"
۲۲	تیسرا دور	۴۳
۲۳	اخبار اہلحدیث کا حلقہ اشاعت	۴۵
۲۴	کیا مولانا اسماعیل شہیدؒ مقلد تھے؟	۴۶
۲۵	اہل حدیث	۵۰
۲۶	ناظرین کرام	۵۲
۲۷	سردار اہل حدیث	۵۳
۲۸	تقریر سردار	۵۸
۲۹	دس سال بعد	۶۰

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰	لطیفہ	۶۲
۳۱	اور لطیفہ	〃
۳۲	تکملہ سخن	۶۳
۳۳	مناظروں کا طریق اصلاح	۶۵
۳۴	واقعات آں مرحوم	۷۱
۳۵	کیفیت حاضرین	〃
۳۶	خطبہ	〃
۳۷	نواب جنرل عمر حیات خانہ	۷۲
۳۸	امامت جنازہ	〃
۳۹	پنڈت رام چند	〃
۴۰	مخالفین سے حسن سلوک	۷۵
۴۱	در تردید سماجیان (آریہ مشن)	۷۸
۴۲	الہام ثالثہ	۷۹
۴۳	آریوں سے امر تنقیح	۸۳
۴۴	جہاد وید	〃
۴۵	متن کتاب	۸۴
۴۶	مذہبی و ملکی	۸۵
۴۷		۸۹
۴۸	بحث تناسخ	〃
۴۹	حدوث وید	۹۲
۵۰	شادی بیوگان اور نیوگ	۹۳
۵۱	نیوگ	۹۴
۵۲	نکاح آریہ	۹۵
۵۳	طلاق	۹۶
۵۴	متعہ	〃
۵۵	عزل	۹۷
۵۶	تعداد ازدواج	〃
۵۷	اصول آریہ	۹۹
۵۸	مسئلہ زیر تنقیح	〃
۵۹	دیباچہ	〃
۶۰	اہل اسلام سے	〃
۶۱	اصول آریہ	〃
۶۲	بحث کی نوعیت	۱۰۱
	قادیانی سے آریوں کی تائید	〃
۶۳	مادہ کی حقیقت کا اظہار اور قدامت کا ابطال	۱۰۲
۶۴	روح اور مادہ	۱۰۲
۶۵	آریہ سماج اور مولانا ثناء اللہ	۱۰۸
۶۶	دو ضروری سوالات	۱۲۸
۶۷	لطیفہ	۱۳۰

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸	درست کیا ہے؟	۱۳۱
۶۹	لطیفہ در لطیفہ	۱۳۲
۷۰	نداقی رائے کی مرمت	۱۳۳
۷۱	حکیم نور الدین قادیانی اور مولانا ثناء اللہؒ	۱۳۴
۷۲	حکیم نور الدین جیسی ہیں مولانا ثناء اللہ صاحبؒ	۱۳۷
۷۳	ترک شیرازی	"
۷۴	مولانا ثناء اللہ کی دلربائی	۱۳۸
۷۵	ترک اسلام کے مصنف کے ساتھ بحث نہیں چل سکتی	۱۴۰
۷۶	ترک اسلام	۱۴۱
۷۷	حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش	۱۵۲
۷۸	الہامی کتاب (تحریری مناظرہ)	۱۵۳
۷۹	تہذیب الاخلاق	۱۵۷
۸۰	معاملات	۱۶۰
۸۱	دشمن کے لئے	"
۸۲	مقروض کے ساتھ حسن سلوک	"
۸۳	آئت دین	۱۶۱
۸۴	شہادات	"
۸۵	سیاست میں	۱۶۲
۸۶	اطاعت صدر	"
۸۷	قانون فوجداری و دیوانی	"
۸۸	تہمت زنا پر	"
۸۹	مرد اور شہادت	"
۹۰	قطع ید	۱۶۳
۹۱	ڈکیتی کی سزا	"
۹۲	دخل در مقدمہ	۱۶۴
۹۳	جنگ یا جہاد دینیہ	۱۷۷
۹۴	جواب ایں نامہ	۱۸۰
۹۵	از ماسٹر آتما رام	
۹۶	تعریف آریہ	۱۸۳
۹۷	کیا مسلمان ہندوؤں کو گائے کا گوشت کھلاتے ہیں۔	"
۹۸	اہل حدیث گائے ذبح کون کرتا ہے	۱۸۵
۹۹	مخفی راز کا انکشاف	۱۸۶
۱۰۰	محمد رشی	۱۸۹
۱۰۱	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت پیش گوئی سام وید میں	"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۲	ہر مقدس رسم کا مربی	۱۹۰
۱۰۳	وضاحت	۱۹۱
۱۰۴	ائمہ	۱۹۲
۱۰۵	انجیل کے ائمہ	۱۹۵
۱۰۶	حضرت مسیح کے الفاظ	۱۹۶
۱۰۷	دستذکار تقلیدیان احناف	۱۹۹
۱۰۸	معقولات حنفیہ	۲۰۰
۱۰۹	حل المشکلات	۲۰۳
۱۱۰	انتباہ	۲۰۷
۱۱۱	معقولات حنفیہ کے لکھنے کی وجہ	״
۱۱۲	وجہ تالیف	״
۱۱۳	یہ تھی ضرورت	۲۰۸
۱۱۴	اصل غرض	״
۱۱۵	اصول الفقہ عربی	۲۰۹
۱۱۶	ضرورت	״
۱۱۷	التعریفات	۲۱۰
۱۱۸	الفقہ	״
۱۱۹	اصول الفقہ	״
۱۲۰	علم الفقہ	״
۱۲۱	النعام	۲۱۰
۱۲۲	الظاہر	۲۱۲
۱۲۳	اہل حدیث کا مذہب	״
۱۲۴	خلاصہ مذہب اہل حدیث	۲۱۳
۱۲۵	تنقید تقلید	۲۱۴
۱۲۶	شروع مطلب	״
۱۲۷	فقہ اور فقیہ	۲۱۸
۱۲۸	تعریف فقہ	״
۱۲۹	نتیجہ ۱	۲۲۰
۱۳۰	نتیجہ ۲	۲۲۱
۱۳۱	نتیجہ ۳	״
۱۳۲	نتیجہ ۴	״
۱۳۳	اجتہاد و تقلید	۲۲۳
۱۳۴	فصل اول مجتہد اور اجتہاد	״
۱۳۵	مجتہد	۲۲۴
۱۳۶	اجتہاد	״
۱۳۷	اصول فقہ	״
۱۳۸	علم اصول کی تعریف اور فلسفہ	״
۱۳۹	فصل دوم اجتہاد اور اس کا طریقہ	۲۲۵
۱۴۰	فصل سوم قیاس	۲۲۶

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۱	مثال قیاس	۲۲۶
۱۴۲	قیاس کے خلاف علماء	″
۱۴۳	فصل چہارم	۲۲۷
۱۴۴	مجتہد کی تعریف اور اس کی شرائط	″
۱۴۵	دوسرا طریق	۲۳۳
۱۴۶	تقلید شخصی اور سلفی	۲۳۹
۱۴۷	تقلید کی تعریف توضیح اور تمثیل	″
۱۴۸	تقلید کی تعریف	۲۴۱
۱۴۹	تقلید اور عدم تقلید کی مثال اول	۲۴۲
۱۵۰	دوسری مثال	″
۱۵۱	تنبیہ ۱	۲۴۳
۱۵۲	شہادت	″
۱۵۳	اور وسعت	۲۴۴
۱۵۴	لطیفہ	″
۱۵۵	تنبیہ ۲	″
۱۵۶	خاتمہ این بحث	۲۴۵
۱۵۷	سلف کا طریق عمل	″
۱۵۸	سلف کون ہیں	۲۴۶

۱۵۹	تقلید شخصی	۲۴۶
۱۶۰	نوٹ خاص قابل توجہ	۲۴۷
۱۶۱	علماء کرام	
۱۶۲	حدیث نبوی اور تقلید شخصی	۲۴۹
۱۶۳	حجیت حدیث کے دلائل مولانا کی طرف سے	۲۵۱
۱۶۴	پہلی دلیل	″
۱۶۵	ہمارا استدلال	″
۱۶۶	دلیل دوم	۲۵۲
۱۶۷	دلیل سوم	″
۱۶۸	حدیث نبوی اور تقلید شخصی	۲۵۴
۱۶۹	دوسری نوع	۲۵۷
۱۷۰	تقلید شخصی	۲۶۰
۱۷۱	علم الفقہ	۲۷۱
۱۷۲	سبب تالیف	″
۱۷۳	فصل اول	″
۱۷۴	اصول الفقہ	۲۷۲
۱۷۵	تنبیہ ۱	″
۱۷۶	تنبیہ ۲	″
۱۷۷	فصل دوم	۲۷۳

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۸	مضامین دراں یاران متقدمین	
۱۷۹	منقول از اہل حدیث	۲۷۹
۱۸۰	مجددی مکالمات	۲۸۰
۱۸۱	مجدد بریلوی کا ایک نیا تحفہ	۲۸۲
۱۸۲	اہل حدیث	۲۸۵
۱۸۳	چیلنج	۲۸۶
۱۸۴	بریلی میں مذہبی دنگل	״
۱۸۵	گستاخ کون ہے پیر یا مرید	۲۸۸
۱۸۶	علم غیب رسالت	۲۹۱
۱۸۷	اہل حدیث	۲۹۳
۱۸۸	اہل حدیث	۲۹۵
۱۸۹	اس کی مثال	״
۱۹۰	حقیقت اصلیہ	״
۱۹۱	العدل کے نامہ نگار	
۱۹۲	کو جواب	۲۹۷
۱۹۳	جرح اول	״
۱۹۴	اہل حدیث	״
۱۹۵	اہل حدیث	۲۹۷
۱۹۶	مسئلہ رفع الیدین پر مناظرہ	۲۹۸
	تصوف اور اس کی	
۱۹۷	حقیقت	۲۹۹
۱۹۸	اہل حدیث	۳۰۰
۱۹۹	اہل حدیث	۳۰۲
۲۰۰	اہل حدیث	۳۰۳
۲۰۱	پیر جماعت علی شاہ علی پوری	۳۰۹
۲۰۲	مدح پیر جماعت علی شاہ	۳۱۲
۲۰۳	عجیب استدلال	۳۱۳
۲۰۴	اہل حدیث	״
۲۰۵	علی پوری دوکان کا ڈھنڈورہ	۳۱۵
۲۰۶	اہل حدیث	۳۱۸
۲۰۷	خلیفہ قادیان کی غلط بیانی	۳۲۰
۲۰۸	مثالی واقعہ	۳۲۲
	نقل اقرار نامہ مرزا غلام احمد	״
۲۰۹	قادیانی	۳۲۵
۲۱۰	قادیانی مغیثین	۳۲۸

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذر شوری ۱۱۱:۹۹ ۲۹۷۲

آغازِ سخن

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ ان اعاظم رجال میں سے تھے جن ایسوں کے بارہ میں مشہور عربی شاعر متنبی کہہ گیا ہے ؎

مضت الدھور وما اتین بمثلہ
ولقد اتی فعجزن عن نظرائہ

کہ ایسی جلیل القدر ہستیاں روز روز دُنیا میں نہیں آتیں اور جب وہ دُنیا کو اپنے وجود سے رونق بخش دیتی ہیں تو دُنیا اُن کی مثال لانے سے قاصر رہ جاتی ہے۔ آپ بلاشبہ برصغیر ہند و پاک میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل اور سب سے بڑے محافظ و مدافع تھے۔

آپ پوری نصف صدی تک ہر اس قوت کے سامنے سینہ سپر رہے جو اسلام، شعائر اسلام اور حاملین اسلام پر حملہ آور ہوتی رہی۔ اس راہ میں مصائب نے ان کا راستہ روکا، شدائد اور تکلفیں انہیں جھیلنا پڑیں، رنج و غموں میں وہ مبتلا کئے گئے، لیکن ان کے قدموں میں لغزش نہ آ سکی اور وہ برابر زلف جاناں کی بلائیں لیتے آگے بڑھتے رہے دشمنانِ دین حنیف کے ہر وار کو مردانہ وار روکا اور آخری لمحات

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک بڑی پامردی، استقلال اور چوکسی سے شریعت بیضا کی سرحدوں کی حفاظت کرتے رہے۔ آپ کی وفات کے بعد کئی ایک بزرگوں نے آپ کی زندگی اور دینی و علمی خدمات کو الفاظ کا جامہ پہنانے کی کوشش و کاوش کی انھی میں سے "تذکرہ علماءِ حدیث ہند" کے مؤلف اور برصغیر کے نامور اہلِ قلم مولانا ابویحییٰ امام خان نوشہروی بھی تھے، آپ نے شیخ الاسلام کے عام سوانح نگاروں سے ہٹ کر آپ کی شخصیت سے زیادہ آپ کی علمی دینی اور اسلامی خدمات کو اپنا موضوع بحث بنایا ہے اور اس کو کس خوبی اور حسن سے نبھایا ہے یہ آپ کتاب کے مطالعہ سے معلوم کر ہی لیں گے، مولانا نوشہروی نے اپنی حد تک شیخ الاسلام کے کسی گوشہ کو تشنہ نہیں رہنے دیا، آپ کی تعلیمات، تالیفات اور مناظرات کو بڑے حسین اور دلکش انداز میں ابواب میں مرتب کر دیا ہے آریہ کے ساتھ آپ کے مناظروں، مباحثوں، اور مناقشوں اور ان کے سلسلہ میں آپ کی تالیفات اور اہلِ حدیث میں آپکی تحریرات کو ایک عنوان کے تحت اس طرح سمو دیا ہے کہ قاری جہاں اس بارہ میں شیخ الاسلام کی سعی و جہد سے باخبر ہو جاتا ہے وہاں اسے آریہ مذہب کے اصول و مبادی و دماغی کوڑ مغزی اور ان کے کمزور پہلوؤں اور دکھتی رگوں سے بھی واقفیت حاصل ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی ساتھ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ان اعتراضات اور ان کے جوابات کو بھی جان لیتا ہے جو مذہ
اسلام اور پیغمبر اسلام اور کتاب ھدیٰ اور سیرت مصطفےٰ ؐ
پہ کیا کرتے تھے بعینہٖ اسی طرح عیسائیت۔ مرزائیت، دہریت
الحاد اور دیگر طاغوتی طاقتوں کا تذکرہ ہے اور ان کے ساتھ
کچھ ان "اپنوں" کا بھی تفصیلی تذکرہ ہے جو اہل حدیث کو ہمیشہ
بیگانگی کی نظر سے دیکھتے ہیں اور مولانا نوشہروی ؒ نے ان سب
"دوستوں" کی بے وفائیوں کی یادیں بڑی چابکدستی سے جمع کی ہیں
جلد اوّل میں یاران تقلید اور اس قسم کے دوسرے عناوین و
ابواب انہی کی داستانوں کے چراغوں سے روشن ہیں۔
شیخ الاسلام کے نقوش کو دیکھ کر ایک انسان دنگ رہ جاتا
ہے کہ خداوند کریم نے آپ کو کس بے پناہ قوت حفظ ملکۂ تحریر اور
زور آوری تقریر سے نوازا رکھا تھا، رہ گئے مناظرات، مباحثات
اور مناقشات تو یہ بات بلا مبالغہ اور بلا خوف تردید کہی جا سکتی
ہے کہ برصغیر میں پاک ہند اس میدان میں کوئی سپوت ان ایسا
پیدا نہیں کیا۔

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

بلکہ ہمارے مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے
کہ مجھے امام غزالی ؒ کے بعد مولوی محمد ثناء اللہ کا کوئی مناظر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری اسلامی تاریخ میں نہیں ملتا اور فرمایا کرتے : ثناء اللہ کو اللہ ذوالجلال نے اس قدر ذہانت و فطانت اور حاضر جوابی اور علم لدنی سے نوازا ہے کہ اگر رات کو دنیا میں کوئی نیا فرقہ جنم لے تو ثناء اللہ صبح اٹھ کر اس کا جواب دے سکتا ہے : اور عالم اسلام کے نامور عالم علامہ رشید رضا مصری ؒ نے اپنے عالمگیر شہرت رکھنے والے پرچہ المنار میں یہاں تک لکھ دیا تھا کہ مولانا ثناء اللہ برصغیر ہند میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل ہیں اور ان کی خدمات اور ان کے زہد و تقویٰ کو دیکھ کر ایک آدمی کہہ سکتا ہے کہ وہ عام آدمی نہیں بلکہ رجل الٰہی ہیں[1]

کچھ اس کتاب کے بارے میں

اور مولانا ابو یحییٰ نے اس : رجل الٰہی : کی عظمت کو اجاگر کرنے کے لئے اپنی کوشش کی حد تک کافی محنت کی ہے اُن کا کہنا ہے کہ سب سے پہلے اُنھیں اس بات کا احساس کہ شیخ الاسلام پر ایک ایسی تحقیقی اور علمی کتاب کی ضرورت ہے جو آپ کی سوانح پر کم اور آپ کی خدمات اور تعلیمات پر زیادہ ہو، حکیم خدا بخش صاحب ملتانی اور ان کے رفقاء نے دلایا تھا بعد میں لاہور کے احباب نے اُنکے اس شوق کو اور مہمیز دی چنانچہ اُنھوں نے اس گراں مایہ کام کے سرانجام

---

[1] مجلہ : المنار ، المجلد الثالث والثلاثون لسنۃ ۱۳۵۱ ص ۹۳۹

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کی ٹھان لی اور تادم وفات اسی کام کرتے رہے افسوس کہ ابھی وہ اپنا کام مکمل نہیں کر پائے تھے کہ موت نے انہیں آ لیا اور یہ کام جو انھوں نے بڑے شوق اور بڑی عقیدت کے ساتھ شروع کیا تھا تشنۂ تکمیل رہا سب سے بڑی بات جو غلطی ہوئی یہ تھی کہ مولانا نوشہروی نے کتاب کو مکمل کرنے سے پہلے ہی اس کی کتابت شروع کروا دی نتیجہ یہ ہوا کہ کتابت ہو گئی لیکن نامکمل کتاب کی اور یہ بھی کوئی ایسی بات نہ تھی کیونکہ اس قسم کی غیر مکمل کتاب بھی اپنی ایک اہمیت اور افادیت رکھتی ہے اگر یہ نہ ہوتا کہ کتابت شدہ کاپیوں میں کوئی کاپی بھی مکمل نہ تھی کیونکہ تقریباً ہر کاپی میں چند صفحے خالی رکھے گئے تھے کسی کاپی میں ایک کسی میں دو اور کسی میں دس اور گیارہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا نے ان کاپیوں کا مسودہ تو تیار کر لیا تھا لیکن نظر ثانی یا کسی دوسری ایسی وجہ سے اسے کاتب کے حوالہ نہ کر سکے تھے اس طرح ایسی غیر مکمل اور ناقص کتابت شدہ کتاب کی کاپیاں مدت تک محترم حاجی محمد اسحاق صاحب حنیف ناظم نشر و اشاعت مرکزی جمعیت اہل حدیث کے ہاں پڑی رہیں اور کوشش کے باوجود انہیں کوئی ایسا آدمی نہ مل سکا جو اسے مکمل کر دے

سلہ - اگرچہ یہ مسودات تلاشِ بسیار کے باوجود مولانا کے کاغذات میں نہیں مل سکا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ کسی غیر مکمل کتاب کو مکمل کرنا تو اتنا کٹھن کام نہیں جتنا کہ کسی خالی جگہ کو پُر کرنا میرے لاہور آنے پر حاجی صاحب نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس کام کا بیڑا اُٹھاؤں چنانچہ میں نے اپنی بے بضاعتی اور بلا تعداد جماعتی، ادارتی، خطابتی، تعلیمی اور تدریسی مصروفیات کے باوجود اس کام کے کرنے کا ارادہ کر لیا اگرچہ بعد میں مجھے اندازہ ہوا کہ یہ کام کتنا مشکل تھا۔

بہرحال پورے ایک برس بعد میں اسے اس قابل بنا سکا کہ اسے لوگوں کے سامنے پیش کیا جا سکے اگرچہ جگہ کے محدود ہونے کی وجہ سے میں اس میں وہ سب کچھ درج نہیں کر سکا جسے میں ضروری خیال کرتا تھا یا کتابت شدہ ہونے کی وجہ سے ان تمام چیزوں کو حذف نہیں کر سکا جنہیں میں عدم کتابت کی صورت میں حذف کرنا چاہتا تھا اگرچہ باہمی تنازعات کے بارہ میں کافی کچھ حذف کر دیا گیا جو میرے خیال میں مناسب نہیں تھا حذف و اضافہ کے ساتھ ترتیب میں بھی کچھ تبدیلیاں کرنا پڑیں جن میں وقت کا اندازہ بھی اہلِ نظر کر ہی سکتے ہیں، اسی طرح کتابت کے پرانے ہونے کی بنا پر طباعت میں بھی وہ حسن پیدا نہیں ہو سکا جو اس عمدہ اور اعلیٰ کاغذ پہ ہونا چاہیے تھا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکمیل کے بعد کتاب کا حجم بڑھ گیا تھا اس لیے اسے دو جلدوں میں کرد یا گیا اگر کتابت کی مشکل نہ ہوتی تو سائز بھی اس سے بڑا زیادہ بہتر رہتا۔

بہرحال ان سب باتوں کے باوجود میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کا بازار میں آنا انتہائی ضروری تھا اس سے شیخ الاسلامؒ پہ کام کرنے والوں کے لیے بہت سی راہیں کھلینگی اور ایک عام آدمی کے لیے جہاں یہ حضرت کی خدمات کے تعارف کا بہترین ذریعہ بنے گی وہاں ان کے لیے دیگر مذاہب اور فرقوں کے بارہ میں ایک انسائیکلوپیڈیا کا کام بھی دے گی۔

آخر میں مولانا عبدالخالق صاحب قدوسی منیجر ادارہ ترجمان السنۃ لاہور کا شکریہ ادا کیے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ انھوں نے اس کتاب کی طباعت و اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور بڑی محنت سے اس کی پروف ریڈنگ کی اور اس کی فہرستوں کو مرتب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتبہ:

فجزاہ اللہ احسن الجزاء والحمد للہ رب العالمین

★ ——— احسان الٰہی ظہیر

فاضل مدینہ یونیورسٹی (مدینہ منورہ)

ایم۔ اے پنجاب فاضل السنہ شرقیہ پنجاب

مدیر ہفت روزہ الاعتصام۔ لاہور

لاہور۔ ۲۷ رمضان المبارک۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانِ فصلِ گُل آیا نسیمِ مشکبار آئی
دلوں کو مُژدہ ہو پھر جوشِ مستی کی بہار آئی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

شیخ الاسلامؒ کے محب خصوصی

جناب الحاج محمد اسحاق صاحب حنیف لاہور

کے نام

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

(از مؤلف ابو یحییٰ)

مولانا ابوالوفا کی سیرۃ اتنی مختصر نہ چاہیئے تھی۔ مگر کیا کیا جائے۔ آج (۱۹۶۵ء میں) سیر در رجالِ ہند پر مضامین کی فراہمی کے ذرائع اس طرح مسدود ہیں جیسے ؎

راستے روک دیئے میری قضا کے تو نے

اس برصغیر کے رہنے والے مسلمانوں کا تعلق پشاور سے لے کر راس کماری تک ہے۔ مگر دونوں حصوں کی درمیانی جغرافیائی تقسیم نے ایسی حد فاصل قائم کر دی ہے کہ طرفین میں سے کسی کو ایک دوسرے کے ذاتی مشاغل کی اطلاع ہو سکتی ہے نہ اجتماعی زندگی کے حالات سے اطلاع۔

حضرت ابوالوفا کی کتاب زندگی کے اوراق ملک کے گوشے گوشے میں بکھرے ہوئے ہیں لیکن آج مغربی پاکستان میں بیٹھ کر بہار و بنارس اور مئو اعظم گڑھ والوں سے کیسے معلوم کیا جا سکے۔ حالانکہ بھارت سرکار خود کو لامذہبی حکومت ظاہر کرنے کی بجائے مسلمانوں کی کوئی کوشش بانادر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہونے دیتی۔ خطوط تو ڈاک ہی میں تلف کر دیئے جاتے ہیں اور سیرۃ نویسی کی مہم تو خطوں ہی کے ذریعے سرانجام پا سکتی ہے۔

اور تو اور مولانا کی تصانیف کی فراہمی کا رستہ دارو ہو رہی ہے۔ رہے ذاتی حالات! تو جس زمانے میں حضرت پر ایک بریلوی نے ٹوکے سے حملہ کیا۔ اس کے بعد جو آپ نے شمع توحید کے نام سے ایک کتابچہ لکھا، اس کے اندر اپنے ابتدائی حالات شائع کر دیئے جو قیام پاکستان کے بعد ممدوح کی تالیف برٹش لا اور اسلام میں چھپے۔ اس بارے میں دوسرا ماخذ راقم الحروف کے پاس قلمی تھا جو ۱۹۴۳ء میں مولانا ممدوح نے مجھے املا کرایا، اور بس۔ جس کے بعد فرمایا "میرے بقیہ حالات میری تصانیف میں دیکھ لیجئے" فرما کر گفتگو ختم کر دی۔ جس پر میں ان سے بر محل خفا ہوا گیا۔ مگر جب آپ کی سیرت لکھنے بیٹھا تو آپ کا یہ فقرہ گویا آپ کی پوری سیرت کا خاکہ تھا مگر اب آ کر تصانیف کا دستیاب ہونا محال ہو گیا، اور یہ مصیبت آخر تک رہی۔ تب اخبار اہلحدیث کی جلدوں پر اکتفا کیا خدا کا شکر ہے کہ اس مجموعہ میں آپ کی سیرت کما حقہ ملتی گئی۔ دیکھنا یہ تھا کہ مولانا نے کس مضمون میں کیا جا بکدستی دکھائی تو ہر باب و فصل میں دلکات نظر آئے۔ کہ گویا اخبار اہلحدیث پورے کا پورا اس کتاب میں ضم کیا جائے۔ آخر ہر باب و فصل سے طرفاً طرفاً اقتباس کر لیا گیا۔ البتہ قادیانی مشن کہ ہمارے وجود کا سب سے بڑا ناسور ہے۔ اس کا زیادہ مقتبس کیا گیا۔ خصوصاً وہ مسائل جو مرزا تے قادیانی کی موت کے بعد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئے یا مرزا کے اقوال کی تشریح در تشریح میں رونما ہوئے ۔
مثلاً مرزا آنجہانی نے مولانا ابوالوفا کے متعلق اپنے اشتہار "آخری فیصلے" میں ممدوح کے اور اپنے درمیان اپنی دعا کو فیصلہ کن کہہ گئے جس دعا کے اثر سے آپ مولانا کی زندگی میں لقمۂ اجل ہو گئے تو اس پر مولانا مرزائیوں کے لیے قضائے مبرم بن گئے ۔ جس سے گلو خلاصی کے لئے انہوں نے قسم قسم کے حیلے تراشنے شروع کر دیئے ۔ مگر ان کی بدقسمتی سے

نہ کچھ شوخی چلی بادِ صبا کی
بگڑنے میں بھی زلف ان کی بنا کی

حتیٰ کہ ان کے ایک پیر کہن مؤلف میر قاسم علی نے مولانا سے لدھیانہ میں انعامی مقابلہ کیا اور شکست کھا کر لوٹے ۔ یہ انعام تین سو روپیہ تھا، مناظرہ کا منصف مسلّمہ فریقین ایک سکھ سردار بچن سنگھ تھا ۔

دوسرا بڑا حصہ آریہ سماج اور اس کے مشہور بدلگام دھرم پال کے متعلق ہے جس نے شدھ (آریہ) ہو کر تمام ملک میں تہلکہ مچا دیا مگر اس کی تقدیر میں واپس لوٹنا تھا اس کا ذریعہ مولانا ابوالوفا کا ہونا مقدر! اس کتاب میں دھرم پال مرحوم کی بعض تحریروں کا اقتباس بھی ہے ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفے از سید سلیمان ندوی مرحوم

مولانا ثناء اللہ ہندوستان کے مشاہیر علما میں تھے فن مناظرہ کے امام تھے۔ خوش بیان مقرر تھے۔ متعدد تصانیف کے مصنف تھے مذہباً اہل حدیث اور اخبار اہل حدیث کے ایڈیٹر تھے۔ قومی سیاسیات کی مجلسوں میں کبھی کبھی شریک ہوتے تھے۔

مرحوم سے مجھے اپنی طالب علمی ہی کے زمانہ سے نیاز حاصل تھا۔ وہ سال میں دو ایک مرتبہ ہندوستان کے مختلف شہروں میں آتے جاتے لکھنؤ آتے تھے۔ اور دارالعلوم ندوہ میں تشریف لا کر احباب سے ملتے تھے۔ اسی سلسلہ میں مجھے بھی نیاز حاصل ہوا۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ مرحوم مدرسہ میں تشریف لائے۔ میں درس میں تھا ان کو آتا دیکھ کر ان کی طرف لپکا مگر مرحوم نے میری بجائے استاذی شمس العلماء مولانا حفیظ اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سبقت کی۔ اور حدیث کا یہ ٹکڑا پڑھا۔ کبّر کبّر یعنی بڑے کو بڑائی دو۔

مرحوم ندوہ کے رکن بھی اکثر رہے بلکہ خود ان کے فرمانے کے مطابق ندوہ کانپور میں ان کی دستار بندی کے جلسہ میں پیدا ہوا۔ مرحوم نے ابتدائی تعلیم کے بعد کچھ دنوں مدرسہ دیوبند میں پڑھا۔ پھر وہ کانپور کے مدرسہ فیض عام میں داخل ہوئے اور یہیں ۱۳۱۲ھ میں فراغت پائی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ وہ زمانہ تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں سے پنجاب میں فتنہ پیدا تھا۔ انہوں نے مرزا کے خلاف صف آرائی کی۔ اور اس وقت سے لے کر آخر دم تک اس تحریک اور اس کے امام کی تردید میں پوری قوت صرف کردی۔ یہاں تک کہ طرفین میں مباہلہ ہوتے ہوتے رہ گیا۔ مرزا نے ان کے خلاف "آخری فیصلہ" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا کہ خدا دعا ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے۔ اُسے سچے کی زندگی میں ہلاک کردے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صادق کے سامنے کاذب (مرزا صاحب) نے وفات پائی۔

موجودہ سیاسی تحریکات سے پہلے جب شہروں میں اسلامی انجمنیں قائم تھیں اور مسلمانوں اور قادیانیوں اور آریوں اور عیسائیوں میں مناظرے ہوا کرتے تھے تو مرحوم مسلمانوں کی طرف سے عموماً نمائندہ ہوتے تھے۔ اور اس سلسلہ میں وہ ہمالیہ سے لے کر خلیج بنگال تک رواں دواں رہتے تھے۔

اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف جس نے لمبی زبان کھولی یا قلم اُٹھایا اس کا حملہ روکنے کے لیے ان کا قلم شمشیر بے نیام ہوتا تھا۔ انہوں نے اس مجاہدانہ خدمت میں بسر کردی۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ عَنِ الْاِسْلَامِ اَحْسَنُ الْجَزَاءِ۔

وہ مصنف بھی تھے۔ مخالفین اسلام کے اعتراضوں کے جواب میں ان کے اکثر رسالے ہیں۔ ان کی تصنیفات میں ان کی دو تفسیریں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص ذکر کے قابل ہیں۔ تفسیر ثنائی اُردو میں اور تفسیر القرآن بالقرآن عربی میں، مرحوم کو خود بھی یہ تفسیریں پسند تھیں۔ مرحوم چونکہ مناظر تھے، اس لیئے پہلی تفسیر میں آیات صفات کے باب میں سلفی عقائد کے بجائے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ کی پیروی میں تاویل کی راہ اختیار کی تھی۔ اس سے امرتسر کے غزنوی علمائے اہل حدیث نے ان کی شدت سے مخالفت کی۔ ۱۹۲۶ء میں جب حج کی تقریب سے خاکسار اور مرحوم دیگر علمائے اہلحدیث کا حجاز جانا ہوا تو یہ نزاع سلطان ابن سعود کے سامنے بھی پیش ہوئی اور سلطان نے کوشش کر کے فریقین میں صلح کرادی۔ مرحوم وہیں مجھ سے فرماتے تھے کہ افسوس کہ علمائے نجد شاہ ولی اللہ کی قدروقیمت سے واقف نہیں اور مجھ سے چاہتے تھے کہ میں اس باب میں سلطان سے کچھ عرض کردوں۔

مرحوم کبھی کبھی قومی جلسوں میں بھی شرکت کرتے تھے۔ ۱۹۱۲ء میں ندوہ کی تحریک اصلاح کے سلسلہ میں جب حکیم اجمل خاں مرحوم کی دعوت پر دہلی میں ایک عظیم الشان اجلاس ہوا جس میں سارے ہندوستان کے مسلمان نمائندے شریک تھے تو مولانا شبلی کی تحریک پر مرحوم ہی صدر مجلس قرار پائے تھے۔ ۱۹۱۹ء میں جب تحریک خلافت کا پہلا جلسہ لکھنؤ میں ہوا جس میں سارے ملک کے اکابر اور مشائخ جمع تھے اس میں بھی مرحوم شریک تھے۔ ۱۹۲۵ء کی جمعیۃ العلماء کے اجلاس کلکتہ میں جس میں خاکسار کی صدارت تھی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرحوم موجود تھے۔ اور خاص طور سے اس کے لیئے آئے تھے کہ جمعیۃ کے اس اجلاس میں دارالحرب میں سود پر بحث کرنے والے تھے۔ حضرت مولانا انور شاہ صاحب اور دوسرے علمائے دیوبند بھی تشریف فرما تھے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اگر حضرات علمائے دیوبند حنفیہ کے مشہور مسلک لاربوا بین الحربی والمسلم فی دارالحرب پر متفق ہوں تو میں بھی تائید کروں گا۔ مگر علماء میں نج کی گفتگو ہو کر رہ گئی اور کھلے اجلاس میں کوئی بحث نہیں ہوئی۔

مرحوم ۱۹۲۶ء میں حجاز کے مؤتمر اسلامی میں نمائندہ اہل حدیث کی حیثیت سے شریک تھے۔ اور عربی میں دو ایک مختصر تقریریں بھی اپنے طرز کی مؤتمر میں کی تھیں۔ مدینہ منورہ بھی حاضر ہوئے۔

مرحوم اسلام کے بڑے مجاہد سپاہی تھے۔ زبان اور قلم سے اسلام پر جس نے حملہ کیا اس کی مدافعت میں جو سپاہی سب سے آگے بڑھتا وہ وہی ہوتے۔ اللہ تعالیٰ اس غازی امام کو شہادت کے درجات و مراتب عطا فرمائیں [1]

---

[1] منقول از رسالہ معارف بابت مئی ۱۹۴۸ء

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ وفات مولانا ثناء اللہ

(از مولوی سعید احمد اعظمی)

بوالوفا مولوی ثناء اللہ — کرد رحلت زعالم فانی
عالمے بود بے بدل امروز — در عمل بود نیز لاثانی
ہم چو ابنِ جریر در تفسیر — در حدیث عسقلانیٔ ثانی
در نقادی علی چوں ابن تیمیہ — در تفقہ امام شیبانی
چوں سیوطی شمارِ تالیفش — ہست یک داستانِ طولانی
آں خطیبے کہ در خطابتِ او — بود پیدا ادائے سحبانی
آں مناظر کہ از مباحثِ او — در حریفانِ مدام حیرانی
آں خلیقے کہ خلق از خلقش — یافتہ روحِ خُلقِ عثمانی
ستر اسلامیاں اہلِ حدیث — چوں عمر مے
بہرِ غمش کنند اہلِ جہاں — مدۃ العمر اشک افشانی
مالکِ حشر را ز حشر بہ شے — باغِ فردوس دارد ارزانی

بہر تاریخ او سعید بگفت
رفت دانائے سرِ یزدانی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود نوشت حالات مولانا ثناء اللہ

"میری (ثناء اللہ کی) پیدائش امرتسر پنجاب کی ہے۔ میرے والد مسمی خضر جو اور تایا مسمی اکرم جو علاقہ ڈمڈ تحصیل اسلام آباد ضلع سری نگر کشمیر سے پشمینہ کا کاروبار کرنے امرتسر آئے تھے۔ کشمیری اقوام میں ایک گوت منٹو کہلاتی ہے۔ جو وہاں برہمنوں کی شاخ ہے۔ اسی گوت سے ان کا تعلق تھا۔ میری عمر ساتویں برس میں تھی۔ والد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ تایا صاحب بھی فوت ہو گئے۔ بڑے بھائی ابراہیم مرحوم رفوگری کا کام کرتے تھے۔ مجھے بھی انہوں نے یہ کام سکھایا۔ چودھویں سال میں والدہ صاحبہ کا بھی انتقال ہو گیا۔ چودھویں سال ہی میں مجھے پڑھنے کا شوق ہوا۔ ابتدائی کتب فارسی پڑھ کر مولانا مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم رئیس امرتسر کے پاس پہنچا۔ دستکاری (رفوگری) کا کام بھی کرتا رہا۔ اور مرحوم سے سبق بھی پڑھتا رہا۔ شرح جامی اور قطبی" تک مولوی صاحب مرحوم سے پڑھ لیں شیخ پنجاب کی خدمت میں اس کے بعد بغرض تحصیل علم حدیث استاذِ پنجاب جناب مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہاں کتب درسیہ پڑھ کر سند حاصل کی یہ واقعہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۹ء کا ہے۔

میاں صاحب سے اجازت اس کے بعد شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سندِ مذکورہ لکھا کر آپ سے اجازت تدریس حاصل کی

مدرسہ سہارنپور دیوبند میں پھر سہارنپور چند روز قیام کر کے دیوبند پہنچا۔ وہاں کتب درسیہ معقول و منقول ہر قسم پڑھیں۔ کتب معقول میں قاضی مبارک۔ میرزاہد۔ ؟ ؟ ؟ ؟ شمس بازغہ وغیرہ اور منقولات میں ہدایہ۔ توضیح۔ تلویح۔ مسلّم الثبوت وغیرہ۔ ریاضی میں شرح چغمینی وغیرہ بھی پڑھیں اور دورہ حدیث میں شریک ہوا۔ اساتذہ پنجاب کا درسِ حدیث اور اساتذہ دیوبند کا درسِ حدیث ان دونوں میں جو فرق ہے اس سے فائدہ اٹھایا۔ دیوبند کی سندِ امتحان میرے لیے باعثِ فخر ہوا یہ میرے پاس موجود ہے۔

دیوبند کے بعد دیوبند سے مدرسہ فیض عام کانپور گیا۔ کیونکہ ان دنوں مولانا احمد حسن[1] مرحوم کے منطق درس کا شہرہ بہت زیادہ تھا۔ اور مجھے بھی علوم معقول اور منقول سے خاص شغف تھا۔ اس لیے میں مدرسہ فیض عام کانپور میں جا کر داخل ہو گیا۔ وہاں جا کر میں کتب مقررہ میں شریک ہوا۔ اور قندِ مکرر کا لطف پایا۔ انہی دنوں مولانا مرحوم کو حدیث پڑھانے کا تازہ تازہ شوق ہوا تھا۔ میں ان کے درس حدیث میں بھی شریک ہوا۔ پنجاب میں مولانا حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم راہِ حدیث شریف

---

[1] ملاحظہ ہو "نورِ توحید" صفحہ ۳۹

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے شیخ الحدیث تھے۔ دیوبند میں مولانا محمود الحسن صاحب اور کانپور میں مولانا احمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین استاد العلوم والفنون والحدیث میرے شیخ الحدیث تھے۔ اس لیے میں نے حدیث کے تینوں استادوں سے جو طرزِ تعلیم سیکھا وہ بالکل ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ جس کے ذکر کا یہ موقع نہیں۔ شعبان ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ء دتیعض عام کانپور کا جلسہ ہوا۔ جس میں آٹھ طلبا کو دستارِ فضیلت اور سندِ تکمیل دی گئی۔ ان آٹھ میں سے ایک میں گمنام بھی تھا۔

فراغت کے بعد کانپور سے فارغ ہوتے ہی میں اپنے وطن پنجاب میں پہنچا۔ مدرسہ تائید الاسلام امرتسر میں کتب درسیہ نظامیہ کی تعلیم پر مامور ہوا۔ طبیعت میں تجسس زیادہ تھا۔ اس لیے اِدھر اُدھر سے ماحول کے مذہبی حالات دریافت کرنے میں مشغول رہتا۔ میں نے دیکھا کہ اسلام کے سخت بلکہ سخت ترین مخالف عیسائی اور آریہ دو گروہ ہیں۔ انہی دنوں قریب میں ہی قادیانی تحریک پیدا ہو چکی تھی۔ جس کا شہرہ ملک میں پھیل چکا تھا۔

مسلمانوں کی طرف سے اس دفاع کے علمبردار مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم تھے۔ میری طبیعت طالب علمی ہی کے زمانہ میں مناظرات کی طرف بہت راغب تھی۔ اس لیے تدریس کے علاوہ میں ان تینوں گروہوں (عیسائی۔ آریہ۔ قادیانیوں) کے علم کلام اور کتب مذہبی کی طرف متوجہ رہا۔ بفضلہ تعالیٰ میں نے کافی واقفیت حاصل

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلی۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ ان تینوں مخاطبوں سے قادیانی مخاطب کا نمبر اول رہا۔ شاید اس لیئے کہ قدرت کو منظور تھا کہ مولانا بٹالوی مرحوم کے بعد یہ خدمت میرے سپرد ہوگی۔ جس کی بابت مولانا مرحوم کو علم ہوا ہو تو شاید یہ شعر پڑھتے ہوں گے۔

آ کے سجادہ نشیں قیس ہوا میرے بعد
رہی خالی نہ کوئی دشت میں جا میرے بعد

اس شغل میں میں نے چند علماء سلف کی تصنیف سے خاص فوائد حاصل کیئے۔ حدیث شریف میں قاضی شوکانی رح حافظ ابن حجر اور ابن قیم وغیرہم کی تصانیف سے۔ علم کلام میں امام بیہقی۔ امام غزالی اور حافظ ابن حزم۔ علامہ عبدالکریم شہرستانی۔ حافظ ابن تیمیہ۔ شاہ ولی اللہ۔ امام رازی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی تصانیف سے فائدہ اٹھایا۔

تصانیف کی پہلی شاخ ردِ عیسائیت

دوران تلاش میں سب سے پہلی قابل توجہ کتاب پادری ٹھاکر دت کی تصنیف "عدم ضرورت قرآن" نظر آئی۔ جس کے جواب میں میں نے کتاب تقابل ثلاثہ (توریت، انجیل، قرآن کا مقابلہ) لکھی جو ملک میں شائع شدہ ہے عیسائیوں کی کتاب عدم ضرورت قرآن کے جواب کے علاوہ میں نے متعدد کتابیں ان کے جواب میں لکھیں، جن کے مجموعہ کا نام جوابات نصاریٰ ہے۔ سب سے اخیر عیسائیوں کے جواب میں وہ کتاب ہے۔ جس کا نام ہے۔ "اسلام اور مسیحیت" عیسائیوں کی طرف سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے خلاف تین کتابیں بطرز جدید شائع ہوئی تھیں، جن کے نام یہ ہیں:۔

۱۔ عالمگیر مذہب اسلام ہے یا مسیحیت۔

۲۔ دین فطرت اسلام ہے یا مسیحیت

۳۔ اصول البیان فی توضیح القرآن

ان تینوں کے جواب میں اسلام اور مسیحیت لکھی گئی۔ اور شائع ہوئی۔ جس نے اسلامی جماعت سے خراج تحسین وصول کیا۔

دوسری شاخ
ردِّ آریہ

اسی اثناء میں آریوں نے کتاب ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ شائع کیا۔ جس کے چودھویں باب میں قرآن مجید پر ایک سو انسٹھ اعتراض ہیں۔ ہر ایک اعتراض کے ضمن میں کئی کئی اعتراض ہیں۔ کتاب ستیارتھ کے شائع ہونے پر مسلمانوں کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کا مکمل جواب دیا جائے۔ حسب قول حافظ شیرازیؒ ؎

"قرعہ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند"

میں نے اس کے جواب میں کتاب "حق پرکاش" لکھی۔ جو بفضلہ تعالیٰ ایسی مقبول ہوئی کہ اس کے بعد کسی فرقہ کے کسی عالم نے ستیارتھ پرکاش کے جواب کے لیے قلم نہیں اُٹھایا۔ ذالک من فضل اللہ۔ اس کے بعد ایک مسلم عبدالغفور نامی (نو آریہ دھرم پال) نے رسالہ "ترک اسلام" لکھا۔ اس کے شائع ہونے پر مسلمانوں کو بہت بے چینی ہوئی۔ میں نے فوراً اس کا جواب بنام "ترک اسلام" شائع کر دیا۔ جس سے مسلمانوں کو اس قدر قلبی راحت حاصل ہوئی جتنی مئی جون میں افطاری کے وقت روزہ دار کو ہوتی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے (خدا قبول کرے)

اس کے بعد آریہ کی طرف سے ایک کتاب شائع ہوئی جس کا نام کتاب اللہ وید ہے یا قرآن" اس کے جواب میں میں نے کتاب الرحمٰن لکھی۔ ابھی تھوڑا ہی زمانہ گزرا ہے کہ آریوں نے "رنگیلا رسول" کے نام سے ایک کتاب شائع کی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر سخت ناپاک حملے کیے گئے۔ جس کی وجہ سے ملک میں اس سرے سے اُس سرے تک آگ لگ گئی۔ مسلمان گویا متوالے پھرتے تھے کہ یہ کیا اندھیر ہے کہ ذات قدسی صفات پر ایسے حملے ہو رہے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ کوئی عالم جواب نہیں دیتا۔ مگر بقول ؏

"بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے"

اس کے جواب میں میں نے "مقدس رسول" لکھا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ بھی ایسا مقبول ہوا کہ اس کے بعد کسی عالم نے رنگیلا کے جواب میں قلم نہیں اُٹھایا۔ کیونکہ اس کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ نہ آریوں نے اس کا جواب الجواب دیا۔ ملک گجرات کے مسلمانوں نے گجراتی زبان میں اس کا ترجمہ شائع کیا ہے۔

اس ضمن میں آریوں کی طرف سے کئی ایک رسالے نکلے جن کے جوابات خاکسار کی طرف سے دیئے گئے جو ملک میں شائع شدہ ہیں۔

تیسری شاخ ردِّ مرزائیت میری تصانیف کی جو قادیان کے متعلق ہیں کی تفصیل لکھوں تو ناظرین کے ملال خاطر کا خطرہ ہے۔ اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیے مختصر طور بتلاتا ہوں کہ قادیانی تحریک کے متعلق میری کتابیں اتنی ہیں کہ مجھے خود ان کا شمار یاد نہیں۔ ہاں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ جس شخص کے پاس یہ کتابیں موجود ہوں قادیانی مباحث میں اسے کافی واقفیت حاصل ہو سکتی ہے۔ جس کا ثبوت خود مرزا صاحب بانیٔ تحریک قادیان کی اس تحریر سے ملتا ہے۔ جو انہوں نے ۱۵ را پریل ۱۹۰۷ء کو شائع کی تھی جس کا عنوان تھا:۔

"مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ"

اس کے شروع میں میری نسبت جو خاص گلہ و شکایت کی گئی ہے وہ خصوصًا قابل دید و شنید ہے۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے:۔

"مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت بدنام کیا۔ میرے قلعہ کو گرانا چاہا وغیرہ" اس لیے میں دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔

کوئی خاص وقت تھا جب یہ دعا ان کے منہ اور قلم سے نکلی اور قبولیت اسے لینے آئی۔ آج قادیان کی بستی میں ادھر ادھر دیکھو تو رونق بہت پاؤ گے مگر ایسی کہ دیکھنے والا اہل قادیان کو مخاطب کر کے داغ مرحوم کا یہ شعر سنائیگا۔

؎ آپ کی بزم میں سب کچھ ہے مگر داغ نہیں
آج وہ خانہ خراب ہم کو بہت یاد آیا

(نوٹ) قادیانی لٹریچر کو جمع کرنے اور واقفیت حاصل کرنے میں میں نے بڑی محنت کی۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ ایک مجلس میں مولانا حبیب الرحمٰن مرحوم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہتمم مدرسہ دیوبند نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا تھا۔ کہ ہم لوگ ۴۰ سال تک محنت کریں تو بھی اس بارے میں آپ کی واقفیت تک نہیں پہنچ سکتے۔ میں نے کہا غالباً آپ کی حسن ظنی اور تواضع ہے۔[1]

چوتھی شاخ تفسیر نویسی

یوں تو میری سب تصنیفات قرآن ہی کی خدمت میں ہیں مگر خاص تفسیر نویسی سے بھی میں غافل نہیں رہا۔ روزانہ درس قرآن کے علاوہ پہلے میں نے تفسیر ثنائی بغیر مسبوق طرز پر لکھی جو آٹھ جلدوں میں ختم ہو کر ملک میں شائع ہو چکی ہے۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد بلکہ ساتھ ساتھ "تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن" لکھی جس کی ملک میں خاص شہرت ہے۔ تیسری تفسیر موسومہ بیان الفرقان علیٰ علم البیان عربی لکھنی شروع کی۔ جس کا ایک حصہ سورۃ بقر تک شائع ہو چکا ہے۔ (باقی زیر غور ہے)

تفسیر کے متعلق چوتھی کتاب موسومہ تفسیر بالرائے لکھی۔ اس میں تفسیر بالرائے کے معنی بتا کر مروجہ تفاسیر و تراجم قرآن قادیانی، چکڑالوی، بریلوی اور شیعہ وغیرہ کی اغلاط پیش کرکے ان کی اصلاح کی گئی۔ اس کا بھی ایک حصہ چھپ کر شائع ہو چکا ہے۔ باقی زیر غور ہے۔

مزید برآں اسلامی فرقوں شیعہ وغیرہ کے متعلق کئی ایک کتابیں لکھیں جو ملک میں شائع شدہ ہیں۔ اس کے علاوہ مناظرات کا سلسلہ بھی جاری رہا

---

[1] وائے افسوس! یہ سب ذخیرہ ۱۹۴۷ء کے فسادات کی نذر ہو گیا! اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ مولانا کے اس کتاب خانے میں کس قدر نوادر جمع تھے۔ ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن۔ (ناشر)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے خود اس بات کا فخر ہے کہ میرے اساتذہ عظام بھی عظیم الشان جلسوں میں بڑے بڑے مناظرے میرے سپرد کرتے تھے۔ جن میں وہ خود بھی شریک ہوتے تھے۔ مثلاً مناظرہ دیوبند ضلع گورکھپور۔ مناظرہ نگینہ ضلع بجنور۔ مناظرہ جبلپور۔ مناظرہ خورجہ۔ مناظرہ رام پور۔ یہ سب مناظرے تحریری ہوئے تھے۔ جن کی روئدادیں کتابوں کی صورت میں شائع ہوئی تھیں۔ مناظرہ رام پور نواب حامد علی خاں مرحوم کے حسب الحکم رامپور میں قادیانیوں سے ہوا تھا۔ جس کے متعلق نواب صاحب کا سرٹیفکیٹ درج ذیل ہے۔

رامپور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفاء محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی۔ اُسے بدلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے۔

(دستخط خاص حضور نواب صاحب بہادر محمد حامد علی خاں)

اخبار "اہل حدیث" کا اجراء جب مذہبی تبلیغ کی ضرورت روزمرہ بڑھتی نظر آئی اور تصنیف کتب کا کام ناکافی ثابت ہوا۔ تو اخبار "اہل حدیث" جاری کیا گیا۔ جو بفضلہ تعالیٰ آج تک جاری ہے جس میں ہر غلط خیال کی اصلاح کی جاتی ہے۔ ہر غیر مسلم کے حملہ کا جواب دیا جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے آج یہ اخبار اپنی عمر کے اکتیس سال پورے کر کے اڑتیسویں سال میں گامزن ہے۔ اخبار اہل حدیث کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے والوں سے مخفی نہ ہوگا کہ یہ پرچہ کس قدر اسلامی خدمت کر رہا ہے۔ مختصر یہ کہ جو کچھ علمی خدمت خاکسار کی طرف سے ہوئی یہ سلف صالحین کی کتب سے فائدہ حاصل کرنے سے ہوئی جن کے اسماء گرامی پہلے ذکر کیے گئے ہیں۔ س

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

اللھم نور مرقدھم وارض عنھم وارضھم

(اہلحدیث امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۴۲ء)

یہاں تک آپ کے خود نوشت حالات ہیں، نامناسب نہ ہوگا کہ اگر چند سطور مزید تحریر کر دی جائیں۔

اولاد آں وفا کیش

- عطاء اللہ
  - رشاد اللہ
  - ذکاء اللہ
  - بہاء اللہ
  - ضیاء اللہ
- فاطمہ — زوجہ خواجہ عبدالرشید
- فاطمۃ الصغریٰ دختر — زوجہ خواجہ سلیم

(ذکاء اللہ، بہاء اللہ) دونوں ایک تھانیدار کے ہاتھ سے شہید ہوئے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالاتِ ایں عزیزاں

۱۔ عطاء اللہ پڑھ نہ سکے۔ امرتسر میں پریس قائم کرلیا۔ ثنائی برقی پریس امرتسر ہی میں ایک کافر کے بم سے شہید ہو گئے۔

۲۔ دونوں صاحبزادیاں اپنے اپنے گھر میں خوش و خرم اور عافیت کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ قیام پاکستان میں لاہور میں اقامت فرما ہیں۔

۳۔ مولوی رضاء اللہ ہیں۔ درس نظامی کا معتدبہ حصہ پڑھنے کے بعد دارالحدیث رحمانیہ دہلی میں حدیث سبقاً پڑھی۔

۴۔ ذکاء اللہ اور بہاء اللہ بشمول رضاء اللہ اور ضیاء اللہ بھی اپنے دادا مرحوم (حضرت ابوالوفا) کی نیابت نہ کر سکے۔ ترک وطن کے بعد سرگودھا کو مستقر بنایا۔ دنیوی عروج کے ساتھ قسم قسم کے محن میں مبتلا رہے۔ حتیٰ کہ ذکاء اللہ اور بہاء اللہ دونوں ایک کشتی کی گویا سے بیک لمحہ واصل بحق ہوئے۔ یہ واقعہ سنہ کا ہے۔

رضاء اللہ اور ضیاء اللہ دونوں کاروبار میں معروف اور گھر کے لئے تا ذوقہ حیات مہیا کرتے ہیں۔ مولانا ابوالوفا صاحب کا مدفن سرگودھا ہی میں ہے۔ جہاں آپ چند روز فالج میں مبتلا رہ کر واصل بحق ہوئے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلِ حدیثیت یا عمل بالحدیث کیا ہے؟

بحسب فرمان امام ولی اللہ محدث دہلوی م ۱۱۷۶ھ " تقلید چوتھی صدی ہجری میں جاری ہوئی " اور تقلید کا طرہ امتیاز ہے کسی ایک امام کا فتویٰ اندھا دھند مان لینا۔ اگرچہ اس فتویٰ کے خلاف حدیث صحیح بھی کیوں نہ ہو۔ اور ایسے لوگوں نے خود کو بڑے فخر کے ساتھ اہل الرائے یا اصحاب الرائے کہا اور کہلایا۔

ان کے مقابلے میں ایک گروہ ہے جو امام المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا فتویٰ تسلیم کرتا اور کسی ایک یا چاروں اماموں کو مفترض الطاعۃ نہیں سمجھتا۔ چونکہ یہ لوگ حدیث نبوی پر تکیہ رکھتے ہیں۔ اس لیے اہل الرائے کے مقابلے میں خود کو اہل حدیث کہتے اور کہلاتے ہیں۔

اہل حدیث کی مسلّم کتابوں میں اولاً قرآن مجید ہے اور ثانیاً حدیث کی کتابوں کی صحیح حدیثیں۔ ان کتابوں میں صحیح بخاری ہے۔ صحیح مسلم ہے۔ سنن ابوداؤد و صاحب وسنن نسائی و سنن ابن ماجہ و جامع ترمذی تو ہیں ہی۔ ان کے سوا جس کتاب سے صحیح یا حسن حدیث ملے۔ اس پر عمل کرنا ان کا دستور ہے۔ صحیح اور حسن حدیث میں فرق ڈویژن کا نہیں بلکہ فسٹ ڈویژن فسٹ اور فسٹ ڈویژن سیکنڈ کا فرق ہے۔ یعنی ایک خفیف سا فرق۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا دَور

ہندوستان میں عمل بالحدیث کس طرح شروع ہوا

عمل بالحدیث کے معنی ہیں کسی امام کی توثیق کے بغیر حدیث پر تکیہ!
لیکن یہ معاملہ نہایت حسرت ناک ہے:-

(ا) جبکہ تمام فرقے اپنی تائید میں اپنے امام مفترض الطاعۃ کے فتوے کی دلیل میں حدیث بھی لے آتے ہیں۔

(ب) اور بقول امام ولی اللہ دہلوی تقلید شخصی چوتھی صدی ہجری میں قائم ہوئی۔[1]

الٰہی! شاہ صاحب کے بیان کردہ وقفہ میں مسلمان استفتاء و افتاء میں کیا کرتے تھے جبکہ تقلید ہی چوتھی صدی ہجری میں قائم ہوئی۔ کیا ان چار صدیوں میں گھر گھر کے اندر علوم دین کے سوتے اُبل رہے تھے؟ اور ہر شخص مجتہد تھا۔ اور بلاشبہ جو لوگ عرب و عراق سے فاتحین کی حیثیت میں سندھ سے گجرات کاٹھیاواڑ تک پہنچے اور انہوں نے ان ملکوں میں

---

[1] اعلم ان الناس کانوا قبل المائۃ الرابعۃ غیر مجتمعین علی التقلید الخالص لمذھب واحد بعینہ
واضح ہو کہ چوتھی صدی سے قبل مسلمان کسی خاص مذہب کی تقلید پر متفق نہ تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکونت بھی اختیار کرلی۔ وہ کسی ایک معتین ملک کے پابند ہونے کے بجائے حدیث و آثار پر عمل کرتے۔ سب کے سب عالمانِ دین بھی نہ تھے۔ بعض ان میں سے کتاب و سنت سے ممارس تو تھے۔ مگر ان کی بساط علم میں اِفتا کی قوت نہ تھی۔ ملک کے اندر یہ میدان خالی دیکھکر تقلید نے ڈیرے ڈال لیے۔ اور اس ہدایہ و شرح وقایہ کا قانون جاری ہو گیا جس کے متعلق امام ولی اللہ محدث فرماتے ہیں :۔

جمعے کہ سرمایہ علم ایشاں شرح وقایہ
وہدایہ باشد کجا ادراک سِرایں توانند کرد

(ازالۃ الخفاص ۴۸)

اور یہ کہ "خود را مقلد محض بودن مرگز ارہست نمے آید و کارے نمے کشاید اکثر مفاسد در عالم ازہمیں جہت ناشی شدہ"

(المقالۃ الوضیۃ فی النصیحۃ والوصیۃ ص ۷۵)

شاہ ولی اللہ صاحب کے دور اور اس کے بعد قریبی زمانے ہیں بھی ممدوح کے مؤلفات پڑھے پڑھائے جاتے کہ مقلدین نے حسب عادت ان اقوال کی توجیہ میں اپنی پوری قوت استدلال صرف کردی اور کسی عالم یا عامی کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

پر بھی متوجہ ہو سکے۔ ماسوا شاہ محمد فاخر صاحب الہ آبادی کے جنہوں نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی دفعہ جامع مسجد دہلی میں آمین بالجہر کہہ کر تقلید کی بکارت زائل کر دی حتی کہ امام ولی اللہ ہی کے پوتے (شہید) نے تقلید کے ہیکل کو پارہ پارہ کر دیا۔ ہمارے عہد کے امام الوقت مولانا ابوالکلام فرماتے ہیں :-

"_____ اور پھر چند قدم آگے بڑھو مقام عزیمت دعوت کی کیسی کامل اور آشکار مثال سامنے آتی ہے۔ ساری مثالوں سے آنکھیں بند کر لو صرف یہی ایک مثال زیر بحث حقیقت کے فہم و کشف کے لیے کافی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ کا مقام ہر رنگ میں کس درجہ جامع و کامل ہے۔ بایں ہمہ یہاں جو کچھ ہوا تجدید و تدوین علوم و معارف اور تعلیم و تربیت اصحاب استعداد تک محدود رہا اس سے آگے نہ بڑھ سکا۔ کہ فعلاً عمل و نفاذ اور ظہور و شیوع کا پورا کام کسی دوسرے ہی مرد میداں کا منتظر تھا اور معلوم ہے کہ توفیق الٰہی نے یہ معاملہ صرف حضرت علامہ مجدد شہید رضی اللہ عنہ کے لیے مخصوص کر دیا تھا۔ خود شاہ ولی اللہ صاحب کا بھی اس میں حصہ نہ تھا۔

مے خواست رست و خیز زعالم برآورد\
آں باغباں کہ تربیت ایں نہال کرد

اگر خود شاہ ولی اللہ صاحب بھی اس وقت ہوتے تو انہی کے جھنڈے کے نیچے نظر آتے۔ تذکرہ ابوالکلام (ص ۲۴۵ تا - تا ۲۴۶)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت شہید کا علم وعمل تقلید یاں دیو بند کو اس قدر بھایا۔ کہ ممدوح کے حنفی ہونے کے لیے باقاعدہ مہم شروع کردی۔ اس پر ایک ایسی کتاب لکھی جس سے ان کے کردار کے ساتھ ان کی تصانیف پر سے ان کا نام بھی مٹا دیا۔ مگر الحق یعلوا ولا یُعلیٰ۔ ان کی ایک بات نہ چلی اور مولانا اسمٰعیل جیسے تارک تقلید تھے ویسے ہی بنے رہے حضرت شہید تقلید کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

عوام تقلید میں بے حد مبالغہ کرنے لگے اور کسی ایک معین شخص کی تقلید پر اس سختی سے جم گئے کہ اپنے اس امام کے سوا دوسرے امام سے کسی مسئلہ کو لینا مناسب نہ سمجھا۔ یہ ایسا مہلک مرض ہے جس میں مقلد ہو کر شیعہ خود کو کھو بیٹھے۔ اس طرح یہ لوگ بھی (مقلدین) ہیں۔ شیعی گروہ اور ان میں صرف اتنا فرق ہے کہ اول الذکر نے اپنے آئمہ کے مقابلہ میں نصوص قرآنی کو پس پشت ڈال دیا۔ مگر سنیوں نے احادیث مشہور کو اپنے اپنے اماموں کے اقوال کا تابع کرنا چاہا۔

(تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین مولانا شہید)

حتیٰ کہ دہلی میں ولی اللہی خانوادہ کے شاگرد مولانا نذیر حسین محدث کی مسند تحدیث آراستہ ہوئی جہاں حدیث ہی پر توجہ تھی۔ آپ کے درس میں تمام ملک محروسہ کے طالب علم تھے۔ جن کے اندر مولانا عبداللہ غزنوی اور مولوی غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ والے بھی تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ ممدوح کو اپنے وطن غزنی سے اتباع سنت من غیر تقلید کے جرم میں جلاوطن کر دیا گیا تھا۔ جہاں انہوں نے یہ رد یا دیکھا۔

"میرے سامنے صحیح بخاری ہے جس کا ہر ہر صفحہ خاک آلودہ ہے۔ مگر میں نے اپنے قمیص کے دامن سے اس کے تمام صفحے صاف کر دیئے"۔

مولانا عبداللہ صاحب غزنوی نے دہلی سے لوٹ کر امرتسر میں طرح اقامت ڈال دی۔ جہاں ہر طرف سے زائرین اُمڈ آئے۔ ضلع گوجرانوالہ کے مولانا غلام رسول قلعہ والے سوات ہی سے ممدوح کے ہم سفر تھے اور حضرت صاحب کی بیعت میں بھی عبداللہ کے شریک حال۔ اور امرتسر آکر بھی مدتوں حاضر خدمت رہے۔

شیخ پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی بھی مدت تک آپ کی خدمت میں رہے۔ مولانا ابو سعید محمد حسین تو آپ کے بالمواجہہ مسجد غزنویہ میں درس قرآن دیتے۔ سوہدرہ کے مولوی غلام نبی صاحب عبداللہ صاحب کے حکم سے خطی کتابیں نقل کرتے۔ موضع خان پور ضلع راولپنڈی کے پیر میر حیدر صاحب مولنا عبداللہ کے حرم اور بچوں کے کپڑے دھوتے۔ اسی طرح ہر ضلع کے متعدد طلاب امرتسر آئے اور حصول فیضان کے بعد اپنے اپنے گھروں میں جاکر درسوں کے ذریعے عمل بالحدیث کے داعی بنے۔ راقم الحروف کی بستی میں مولوی غلام نبی صاحب ممدوح کے فیضان سے بامراد ہوئے اور نصف بستی کو عامل بالحدیث بنا دیا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں لگے زئی افغان کے دونوں محلے اب تک اس نشہ میں سرشار ہیں۔
حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی کی تبلیغ سے ضلع گوجرانوالہ اور ضلع سیالکوٹ کے بیشتر مواضع فیض کام ہوئے۔
ضلع گجرات (پنجاب) میں حافظ صاحب ممدوح کے تلامذہ نے توحید وسنت کی آبیاری کی۔ پشاور میں مجاہدین سرحد جن میں سید محبوب علی صاحب دہلوی کے سوا سب اہل حدیث تھے۔ مولوی محبوب علی صاحب ان لوگوں کے نزدیک تقلید سے بیزار ہو کر اپنے ہمراہی جملہ احناف مجاہدین کو سمیٹ کر محاذ جنگ سے دہلی لوٹ آئے اور مولانا اسمٰعیل شہید کے مصنفہ رسالہ تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین کا رد لکھا۔ جس کے ساتھ مجاہدین سرحد کی خامیوں پر تذکیر کا سلسلہ بھی جاری کر دیا۔
جس طرح پنجاب میں عمل بالحدیث کے داعی میاں صاحب سید نذیر حسین دہلوی کے تلامذہ اور عبداللہ صاحب غزنوی کے فیض یافتہ تھے۔ اسی طرح میاں صاحب کے وہ شاگرد جو پورب و بہار و بنگال اور یوپی وغیرہ میں پھیلے ان کے حسن کردار اور تبلیغ قریہ بقریہ یہ ذوق پیدا ہوتا گیا جس کا تذکرہ ہماری کتاب "تراجم علمائے حدیث ہند" ج اول میں ملاحظہ فرمائیے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دُوسرا دور

جس میں لوگ کوئی تصنیف یا کسی عالم کے وعظ و تذکیر سے تقلیدی برادری سے ہٹ کر سلف کے عقیدہ پر قائم ہو گئے

ہندوستان میں عمل بالحدیث کس طرح جاری ہوا؟

(از محمد یوسف صاحب پنشنر)

سنہ ۱۸۶۰ء کا واقعہ ہے کہ میری عمر تخمیناً ۲۰ برس کی تھی۔ میں امرتسر میں کتب فروشی کرتا تھا کہ میرے پاس مظاہر حق[1] بھی آئی۔ میں نے اس میں رفع یدین کی حدیث دیکھی تو اپنے اُستاد ابو عبداللہ مولوی غلام علی صاحب مرحوم امرتسری کی خدمت میں پیش کی۔ مولوی صاحب موصوف چونکہ اُن دنوں حنفی تھے۔ اس لیے انہوں نے جواب دیا یہ حدیث شافعیوں کی ہے۔ امام شافعی نے اس کو لیا ہے۔ ہمارے امام اعظم رحمہ اللہ نے اسے قبول نہیں کیا (مگر بعد میں اہل حدیث ہو گئے) میں نے کہا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یا نہیں؟ کیا رسول خدا نے یہ تقسیم کی ہے؟ مولوی صاحب نے کہا حدیث تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے مگر ہمارے امام کا اس پر عمل نہیں۔ یہی جواب میرے دوست شیخ محی الدین مرحوم لاہوری نے دیا۔ مگر میری تسلی اس سے نہ ہوئی تھی۔ میں برابر مولوی غلام رسول صاحب کی مسجد میں رفع یدین کرتا رہا۔ ایک دفعہ

---

[1] ترجمہ اردو مشکوٰۃ از نواب قطب الدین خاں دہلوی حنفی (مؤلف)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب موصوف نے مجھ کو اپنی مسجد سے نکال دیا۔ انہی دنوں امرتسر میں مولوی عبداللہ مرحوم سوڑیاں والے اور مولوی عبداللہ ٹلونڈی اور سید حسن شاہ پٹیالہ والے آئے تھے۔ میں نے ان کے پیچھے نماز پڑھی تو آمین بالجہر کہی۔ انہوں نے بھی مجھے منع کیا تو میں نے حدیث ان کے سامنے پیش کی۔ انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو میرے استاد مولوی غلام علی صاحب مرحوم نے دیا تھا کہ اس حدیث پر امام شافعی کا عمل ہے۔ ہمارے امام اعظم صاحب کا اس پر عمل نہیں۔ میں نے کہا یہ حکم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ امام شافعی عمل کرے اور امام اعظم عمل نہ کرے۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تو کس کا شاگرد ہے۔ میں نے کہا میں مولوی غلام علی صاحب کا شاگرد ہوں۔ بولے افسوس وہ تو حنفی تھے۔ وہ کیوں لامذہب ہو گئے۔ پھر تینوں صاحب مل کے میں مولوی صاحب موصوف کی مسجد میں پہنچے۔ پوچھا آپ نے اس لڑکے کو کیا سکھایا ہے؟ مولوی صاحب موصوف نے کہا میں نے تو اس کو مسجد سے نکلوا دیا ہے۔ وہ میری نہیں سنتا۔ مگر تینوں صاحب اس پر مصر رہے۔ کہ نہیں آپ ہی نے اس کو سکھایا ہے۔ تینوں کے اصرار کرنے پر مولوی صاحب ممدوح بھی میری طرف ہو گئے۔ کہ اچھا اس کی یہ دلیل ہے تو آپ لوگ اس کا جواب دیں۔ جواب میں انہوں نے وہی کہا جو مولوی صاحب خود فرمایا کرتے تھے۔ مولوی صاحب نے اس جواب کو توڑا تو ان کو یقین ہو گیا کہ واقعی مولوی صاحب کی تعلیم ہے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادھر خدا نے مولوی صاحب کے قلب مبارک پر یہ اثر کیا کہ اُنہوں نے بھی رفعیدین اور آمین بالجہر شروع کر دی۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف گو میرے ساتھ سختی کرتے تھے۔ مگر ان مسائل کے متعلق کتابوں میں تحقیق کرتے رہتے تھے۔ آخر جو وقت خدا کے علم میں اس کام کے اجراء کا تھا وہ آ گیا۔ تو مولوی صاحب مرحوم نے علانیہ عمل بالحدیث شروع کر دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ شہر امرتسر میں ایک عام شور مچ گیا۔ مگر مولوی صاحب اس تمام شورش میں مستقل مزاج رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج امرتسر میں ہزاروں آدمی عمل بالحدیث کر رہے ہیں۔

امرتسر میں یہ گل کھلا کر میں اپنے وطن ضلع مظفر گڑھ میں شادی کرنے چلا گیا۔ ریل نہ ہونے کی وجہ سے کئی دنوں کا سفر تھا۔ راستے میں بھی یہی طریق رہا۔ جہاں نماز پڑھی آمین بالجہر کہی اور شورش ہوئی۔ خدا خدا کر کے اپنے وطن حسین پور ضلع مظفر گڑھ میں پہنچے۔ وہاں بھی اپنے قصبہ (حسین پور) میں آمین بالجہر کہی تو عام شورش ہوئی یہاں تک کہ میرے سسرال والوں نے نکاح دینے سے انکار کر دیا۔ مگر اللہ مسبب الاسباب نے میرے لیے ایک عجیب سبب بنایا۔ کہ مولوی مظفر حسین صاحب مرحوم کا نذیلی تک جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے کہا کیوں اس لڑکے پر خفا ہوتے ہو۔ اس نے کوئی بُرا کام نہیں کیا۔ یہ تو سنت ہے۔ اُن کے مریدوں نے کہا۔ آپ کیوں نہیں کرتے۔ مولوی صاحب مرحوم نے فرمایا تم لوگوں کی شورش سے ڈر کر نہیں کرتا۔ تہجد میں کیا کرتا ہوں۔ مولوی صاحب مرحوم کے اتنا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمانے سے میرا نکاح بھی ہو گیا۔ اور فتنہ بھی فرو ہوا۔ اس کے بعد میں دہلی گیا تو وہاں بھی آمین بالجہر کرنے پر شور بپا ہوا۔ میں نے نواب قطب الدین صاحب مرحوم کی مسجد میں جا کر عمل بالحدیث کیا تو نواب صاحب خفا ہوئے۔ میں نے کہا آپ کی کتاب مظاہر حق سے تو مجھے ہدایت ہوئی اور آپ ہی منع کرتے ہیں۔ مگر نواب صاحب یہی فرماتے رہے کہ یہاں مت آیا کرو لیکن ایک جوش جوانی، دوسرا جوشِ عشق کون رُکے۔ آخر میں نے اپنے ساتھ چند آدمی ملا لیے اور متفق ہو کر نواب صاحب کی مسجد میں گئے۔ کسی مصلحت سے نواب صاحب بھی خاموش رہے بلکہ فرمایا اچھا ہم نہیں منع کرتے۔ حضرت میاں صاحب مرحوم بھی ان دنوں عمل بالحدیث نہ کرتے تھے اس لیے مولوی عبدالرب صاحب نے بڑی سختی سے میری تردید کی اور بطور طعنے کے کہا اگر یہ سنت ہے تو مولوی نذیر حسین صاحب کیوں نہیں کرتے۔ یہ سن کر میں حضرت میاں صاحب کی خدمت میں گیا۔ میں نے جا کر عرض کیا یا تو یہ فرمائیے کہ یہ فعل سنت نہیں یا خود کیجئے۔ علماء ہم کو طعن دیتے ہیں۔ یہ سن کر حضرت میاں صاحب نے فرمایا اچھا ہم بھی کرینگے۔ چنانچہ انہوں نے بھی عمل بالحدیث شروع کر دیا۔ بس پھر تو کیا تھا۔ حضرت میاں صاحب کا سلسلہ شاگردی تو بہت وسیع تھا۔ اس لیے دور دور تک اثر پہنچ گیا۔ دہلی میں یہ رنگ دیکھ کر میں امرتسر آیا۔ ملازمت کے طبقے میں داخل ہوا۔ اس عرصے میں حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنوی امرتسر تشریف لائے جن کے اثر صحبت سے عمل بالحدیث کو بہت ترقی ہوئی [1]

[1] اخبار اہلحدیث، امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۱۱ء

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا دور

اس دور میں مولانا ثناء اللہ اور ان کے اخبار اہل حدیث نے عوام و خواص کو متاثر کیا۔ ان کے زمانے میں مسلمان کہلانے والوں میں سب سے پہلا نامسلمان گروہ ان مرزائیوں کا تھا جن کے گروہ بند بقول ظفر علی خاں[۱]

مسیلمہ کے جانشیں گرہ کٹوں سے کم نہیں
کتر کے جیب لے گئے پیمبری کے نام

تھے۔ اس گروہ نے سب سے پہلے احادیث کو اپنا ہتھیار بنایا۔ کیونکہ اسلامی مدرسوں کے اندر صدیوں سے حدیث پڑھنے پڑھانے کو بے دین تجرنے کا ذریعہ سمجھا جا رہا تھا لوگوں کا نزول مسیح پر تو ایمان تھا۔ لیکن حدیث ہی کے مطابق مسیح کے کرسئ عدالت پر متمکن سے بے بہرہ تھے۔ یہ مسائل انہیں اخبار اہل حدیث اور مولانا ابوالوفا کے مصنفات نے بتائے۔

دوسرا جتھہ سوامی دیانند کے چیلوں کا تھا۔ جن کے ہاتھ میں سوامی جی کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا ۱۴ واں سمولاس تھا۔ جس میں قرآن مجید پر تمسخر اڑایا گیا۔ اور اس کتاب کے ساتھ دھرمپال کی کتاب ترک اسلام ستیارتھ پرکاش سے مختصر اور قیمت میں کم ہونے کی وجہ سے بہت پڑھی گئی۔ اور یہ چرچا گھر گھر ہونے لگا۔

ان دونوں کتابوں کا جواب مولانا ثناء اللہ مرحوم نے لکھا۔ اول الذکر کتاب کا نام حق پرکاش اور دوسری کتاب کا نام ترکِ اسلام ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن سے مسلمانوں کی بہت کچھ ڈھارس بندھ گئی۔

ایک اور طرف سرسید کے ملفوظات کا طومار تھا۔ جس کے چرچے سرسید کی خوش بیانی اور مسلمانوں کے کتاب وسنت کی ناواقفیت کی وجہ عوام وخواص میں تھے۔ سرسید کے اس طومار پہ ایک طرف سے مولانا محمد حسین بٹالوی اور ادھر سے مولانا ثناء اللہ نے ایسے وار کیئے کہ سرسید نے آخر عمر میں اپنے تمام مذہبی اختراعات سے توبہ کرلی

چونکہ مسلمان علما کے اندر صرف منطق وفلسفہ یا فقہ حنفیہ اور اس کے قانون (اصول فقہ) رہ گئے تھے اور تفسیر وحدیث سے انہیں لگاؤ نہ تھا اس پہ جعلی پیروں کا یہ طلطراق کہ جنت کی چابی انہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسکو چاہیں داخل بہشت ہونے دیں گے اور جسے ہٹا دیں گے انہیں کسی طرح کی مدد نہ ملے گی۔ اخبار اہل حدیث میں بے شمار ایسے مضامین آتے رہتے جن کے اثر سے عوام نے ان پیروں کو پیران تسمہ پا سمجھ کر دھتکار دیا۔ خود راقم الحروف کے محلہ میں بٹیر گڑھ شریف کے پیر صاحبان ہر سال اپنا تاوان وصول کرنے کے لیے تشریف لاتے۔ اگرچہ ہم تمام دلکے زئی افغان) اہل حدیث ہو چکے تھے۔ ان منگتوں کی تواضع بدستور کرتے۔ اگرچہ ان کا اصلی دام اتار کر پھینک دیا تھا۔ ہمارے لوگ کیا کرتے جمعہ کی نماز میں اہل حدیث بھاگ کر شریک ہوتے اور پیر صاحب اپنی نشست پر حقہ منہ سے لگا کر گنجفہ میں مصروف ہوتے۔ آخر انہوں نے از خود ہمیں چھوڑ دیا کہ ان کا آنا تو صرف نا ؤ نوش کے لئے نہ تھا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل مقصد باطنیت تھا جس پر ہمارے لوگوں نے ان پر تین حرف بھیج دیئے۔ ان کے دفاع پر ہمارے ہاں ایک مرتبہ امام الوقت مولانا عبد الجبار غزنوی تشریف لائے، مولانا ابوالوفا کا ورود مسعود ہوتا رہا اور ہم لوگ انجمن اہل حدیث کے سالانہ جلسوں پر مشہور واعظین اہل حدیث کے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز ہوتے رہے۔

ان برکات میں سب سے زیادہ حصہ اخبار اہل حدیث کا تھا۔ ایک زمانہ میں جس کے خریدار ہمارے ہی محلہ میں ۱۱۳ افراد تھے۔

اخبار اہل حدیث کا حلقہ اشاعت

صرف اہل حدیث پر محدود نہ تھا ذوق علم کے رسیا بھی پڑھتے۔ مرزائی، آریہ اور شیعہ ہر ایک عقیدے کے علم دوست خرید کر پڑھتے۔ اردو کے ہفتہ وار مذہبی اخباروں میں اخبار اہل حدیث کی اشاعت سب اسلامی اخباروں سے زیادہ تھی۔ یہی قبولیت مولانا کے لٹریچر کی تھی۔ کیونکہ مولانا کا انداز بیان بھی تبلیغی تھا۔ جس سے مرزائے قادیان تک گھبرا گئے۔ اور آئے دن مولانا ثناء اللہ کے نقص کی شکایت کرتے رہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مولانا اسمٰعیل شہید رح مقلّد تھے؟

چونکہ ہندوستان میں عمل بالحدیث کے داعیوں میں مولانا اسمٰعیل شہید برسرِعنوان ہیں جس کی وجہ سے تقلید یانِ دیوبند انہیں مقلّد ثابت کرنے کے لیے پوری کتاب اسمٰعیل کی سیفی پڑھتے رہتے ہیں اس لیے شروع کتاب ہی میں حضرت شہید کے متعلق یہ مضمون لایا گیا۔

قدرت کا قانون ہے کہ جس چیز سے انسان محبت رکھتا ہے اس کو ہر طرف وہی نظر آتی ہے۔ ایک عربی شاعر اس کا نقشہ یوں دکھاتا ہے۔ ؎

ا ریدالانسٰی ذکرھا فکانما
تمثل لی لیلٰی بکل سبیل

(یعنی میں لیلیٰ کا ذکر بھولنا چاہتا ہوں لیکن وہ ہر راستے میں میرے سامنے آجاتی ہے)

یہی معنی ہیں اس مصرع کے ؎

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے

اربابِ تقلید جدھر نظر اُٹھاتے ہیں۔ اس قانون قدرت کے ماتحت اُن کو تقلید ہی تقلید نظر آتی ہے۔ سب سے پہلے اُن کی نظر امام المحدثین امام بخاری رح پہ پڑتی ہے۔ اُن کو بھی یہ لوگ امام شافعی رح کا مقلد بنا دیتے ہیں۔ حالانکہ امام بخاری رح نے اپنی صحیح میں امام شافعی کا بعض مسائل میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ردّ بھی کیا ہے۔ اور امام مصنف کا نام بھی سادے لفظوں میں (قال ابن ادریس) لکھا ہے۔ باوجود اس کے اُن کو امام شافعی کا مقلد کہا جاتا ہے۔ یا للعجب!

گذشتہ ایام میں حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کا ذکر خیر رسالہ "الفرقان" بریلی میں درج ہُوا تھا۔ اس میں بھی اسی قانونِ قدرت کا جلوہ نظر آتا تھا۔ مضمون نگاروں نے عمومًا شاہ صاحب ممدوح کو حنفی مقلد بتایا تھا۔ جس کے متعلق انہی دنوں "اہل حدیث" میں مفصل بحث ہوتی تھی جو ملکی فضا صاف ہونے پر رسالے کی شکل میں بھی شائع ہوگی۔ انشاء اللہ!

آج اسی کا تتمہ ہمارے سامنے ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ رسالہ "المفتی" دیوبند[1] میں ایک فتویٰ شائع ہُوا ہے کہ مولٰنا اسمٰعیل مقلد تھے یا غیر مقلد؟

---

[1] دیوبند بستی ہے ضلع سہارنپور میں، یہاں احناف کی درسگاہ ہے۔ یہ لوگ خود تو حنفی ہیں ہی۔ مگر جب برصغیر میں ایک اسکیم مرتب ہوئی اور یہ اسکیم شہر قصور پنجاب کے مشہور اہلحدیث سیاسی پیشوا مولوی عبدالقادر مرحوم وکیل کے مکان ربال کرہ میں مرتب ہوئی (یہ راز راقم الحروف سے ممدوح نے اسی ہال کمرے میں بتایا) اس اسکیم میں مشہور سیاسی آشفتہ حال مولانا عبیداللہ سندھی (م ۔۔۔) بھی شریک تھے۔ دیوبند کے بعض اناس مثلاً مولانا محمود الحسن صاحب بھی جہاں کے آپ شیخ الحدیث بھی تھے۔ آپ اپنے درس میں ملک کے اندر سیاسی انقلاب پیدا کرنے کے لیے طلباء سے سرگوشیاں کرنے لگے۔ انگریز نے بات پالی اور نگرانی شروع کردی۔ مولانا محمود الحسن تھے تو آپ کو گھیر کر جزیرہ مالٹا میں محصور کردیا (باقی اگلے صفحہ پر)

www.KitaboSunnat.com

نوشتوں ۹۹:۱۱ ۲۹ < ۴۸ ماہ

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ حنفی مقلد تھے۔ سوال وجواب کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں۔

س: مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو غیر مقلدین یہ کہتے ہیں کہ وہ غیر مقلد تھے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ حقیقت میں وہ غیر مقلد تھے یا حنفی تھے جیسے کہ بعض علمائے دیوبند کہتے ہیں۔ اگر حنفی المذہب تھے تو اس کے ثبوت میں اُن کی کوئی تصنیف اردو یا بدرجہ مجبوری فارسی کی ہو جس سے ثابت ہو۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جس نظر بندی سے برصغیر کے مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد گویا مقلدین کے سائے میں شاداب ہوتی گئی ع

اتنی سی بات تھی جسے افسانہ کر دیا

لیکن شہدائے بالاکوٹ (ہزارہ) مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی کی غیر مقلدی اس دامن پر نمایاں داغ تھا جس داغ کے مٹانے کی نیت سے دیوبندیوں نے پہلے تو اپنے ایک اہل قلم سے کتاب لکھوائی۔ جس میں کوشش کی گئی کہ مولانا شہید ممدوح کے نام سے جو کتابیں منسوب ہیں یہ سب غیر مقلدوں نے خود لکھ کر ان کے سر ڈال دی ہیں۔ اس تہمت کا جواب حافظ عزیز حسن مرادآبادی نے المطرق الحدید کے نام سے دیا۔ یہ واقعہ سنہ کا ہے۔ اس (سنہ) کے بعد دیوبند کے سرکاری رسالہ المفتی نے انگریزی لی اور التحقیق الجدید کی تجدید کے لیے یہ مضمون لکھ مارا۔

(مولانا ابو یحییٰ)

المكتبة الرحمانية
۲۷۶ - فیروز پور روڈ (گارڈن ٹاؤن) - لاہور (۱۶)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حنفی المذہب تھے، آپ پیش کر سکتے ہیں ۔ اگر وہ خدانخواستہ غیر مقلد تو ان کی تصانیف کو دیکھنا کیسا ہے ۔ اور علمائے دیوبند اُن کی بہت حمایت کرتے ہیں مگر وہ غیر مقلد ہیں تو اُن کی حمایت کرنے سے کیا فائدہ مجھ کو ایک شخص نے تقویۃ الایمان کا حوالہ دکھایا ۔ جس میں ایک فصل ہے بیان ردّ تقلید ۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بعض دیگر تصانیف مولانا مرحوم موجود ہیں ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اہل حدیث تھے ۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ دعویٰ ان کا صحیح ہے یا غلط ۔ اور ان کی تصانیف "تقویۃ الایمان" کے اور "صراط مستقیم" "منصب امامت" کے دوسری بھی ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اہل حدیث تھے ۔ "منصب امامت" اور صراط مستقیم سے کیا ثابت ہوتا ہے حنفی المذہب ہونا ۔ مہربانی کر کے ان چاروں باتوں کا جواب دیا جائے کیونکہ ان کے متعلق متضاد حالات مشہور ہو رہے ہیں ۔

الجواب: حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ حنفی المذہب عالم ربانی اور بزرگ تھے اور رد بدعات میں بہت زیادہ مساعی تھے ۔ ہر دینی کام میں جہاں ذرا بھی خلل دیکھتے تھے ۔ اس کا رد فرماتے تھے ۔ مسئلہ تقلید میں بھی ہندوستان میں افراط و تفریط سے کام لیا گیا ہے ۔ جیسا کہ غیر مقلدین نے تقلید میں تفریط کی اور تقلید کو شرک ، مقلدین کو مشرک قرار دیا ، ائمہ سلف پر طعن و تشنیع کو شیوہ بنا لیا ۔ اسی طرح بعض مقلدین نے تقلید میں غلو اور افراط سے کام لیا کہ آئمہ مجتہدین کو چھوڑ کر ہر پیر فقیر کی تقلید شروع کر دی ۔ خواہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا فعل قول شریعت کے دائرہ میں ہو یا نہ ہو
تقویۃ الایمان میں چونکہ تمام رسوم بدعیہ پر رد لکھا گیا ہے۔ اس لیے اس غلو اور افراط فی التقلید کو بھی منع کیا گیا ہے۔ اسی کے متعلق یہ فصل لکھی گئی ہے جیسا کہ خود تقویۃ الایمان کی عبارت مندرجہ ذیل سے معلوم ہوتا ہے۔

"سوچنا چاہیئے کہ اکثر لوگ مولویوں اور درویشوں کے کلام اور کام کو سن کر سند پکڑتے ہیں (الی قولہ) ان مولویوں اور درویشوں کے قول و فعل کے خلاف کوئی آیت اور حدیث پڑھیے تو اس کا انکار اور اس کے مطلب میں تکرار کرنے کو موجود ہو جائیں الخ"

اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت شہید مطلقاً تقلید کو منع نہیں فرماتے بلکہ صرف اس غلو اور افراط کو روکتے ہیں کہ آئمہ دین مجتہدین سے گزر کر ہر کس و ناکس کی تقلید اختیار کر لی جائے۔ چنانچہ اسی فصل میں آئمہ مجتہدین کی تقلید کی خود ہدایت فرمائی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

"تو ایسی بات پر یعنی جس میں کوئی نص قرآن حدیث و اجماع میں موجود نہ ہو مجتہدین کے قیاس صحیح کے موافق عمل کرے پر وہ مجتہد بھی ایسا ہو کہ جس کا اجتہاد اُمت کے اکثر عالم مسلمانوں نے قبول کیا ہو۔ جیسے امام اعظمؒ اور امام شافعیؒ اور امام مالکؒ اور امام احمدؒ الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم!"

اہلحدیث مولانا شہیدؒ کا جو فتویٰ "المفتی" نے نقل کیا ہے۔ بعینہٖ یہ حکم معیار الحق میں ملتا ہے۔ اگر متنازعہ تقلید یہی ہے تو اس پر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں صاحبوں کا اتفاق ہے۔ ہمارا بھی اسی پر صاد ہے۔ مگر اس کی تفصیل جو مولانا شہید کی اسی کتاب (تقویۃ الایمان) میں ملتی ہے قابل لحاظ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کے کلام کو اصل رکھئے اور اسی کو سند پکڑیئے۔ اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دیجئے۔ اور جو قصہ بزرگوں کا یا کلام مولویوں کا اس کے موافق ہو اس کو قبول کیجئے۔ اور جو موافق نہ ہو اس کی سند نہ پکڑئیے۔

یہ ہے مولانا کا مسلک کہ قرآن و حدیث کو اصل اور سند قرار دیتے ہیں یعنی اولاً و بالذات انہی پر نظر ڈالنے کا حکم دیتے ہیں۔ اسی کے ساتھ ارباب تقلید کا مسلک بھی ملاحظہ کیجئے۔ جو یہ ہے:۔

اما المقلد فمستندہ قول مجتہدہ (مسلم الثبوت)

یعنی مقلد کی سند اپنے امام کا قول ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن و حدیث کو دونوں فریق مانتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ جو فریق حسب ہدایت مولانا شہید پہلی نظر قرآن و حدیث پر ڈالے وہ غیر مقلد (اہل حدیث) ہوگا اور جو فریق پہلی نظر امام کے قول پر ڈالے اور بحسن ظن اسی کو واجب العمل سمجھے (گو مزید اطمینان کے لیے قرآن و حدیث کو بھی دیکھے) وہ حسب تصریح علماء اصول مقلد ہے۔ یہی مسلک علماء دیو بند (و من یتعلقہم) کا ہے اس وقت ہم اس مسلک کی صحت و سقم پر بحث نہیں کرتے صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ مولانا شہیدؒ کا یہ مسلک نہ تھا بلکہ وہی تھا جو ممدوح نے خود

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتایا ہے۔

مولانا کے مسلک کی مزید وضاحت آپ کی کتاب تنویر العینین سے ہوتی ہے جو مسئلہ رفع یدین کے اثبات میں ہے جس کا خلاصہ ان دو لفظوں میں ہے جو مولانا نے اپنے دیباچہ میں لکھے ہیں

یثاب فاعلہ ولا یلام تارکہ

یعنی عند الرکوع رفع یدین کرنا ثواب کا کام

ناظرین کرام! کیا رفع یدین کے متعلق علماء حنفیہ کا یہی مذہب ہے؟ اگر یہی ہے تو نعم الوفاق وحبذا الاتفاق۔ مختصر یہ کہ مولانا اسماعیل شہیدؒ کا مسلک وہی تھا جو ان کے دادا مرحوم شاہ ولی اللہ صاحب قدست اسرارہم کا تھا۔ کہ اولاً و بالذات قرآن و حدیث پر نظر رکھتے تھے۔ گویا ان کا یہ قول تھا۔

اے داغ مقلد ہیں اسی طرز کے ہم بھی
ہر شعر میں ہو بلبل شیراز کا انداز

(اہل حدیث ۱۳؍ مارچ ۱۹۴۲ء)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردارِ اہلِ حدیث

۱۹۲۰ء کا واقعہ ہے۔ تحریک خلافت کا عروج کم ہونے کے ساتھ ہی ملک میں نصب امام یا امیر کا داعیہ اُبھر آیا۔ یہ کشمکش مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا عبدالباری فرنگی محلی کے پیروؤں کے درمیان تھی۔

جو لوگ مولانا ابوالکلام کی تحریر و تقریر اور جان فروشی پر بک چکے تھے وہ ان پر اور جو حضرات فقہی رنگ میں شرابور تھے وہ مولانا فرنگی محلی کی امارت پر مفتوں تھے۔ آخر الذکر طبقہ اس سے بھی کہ وہ ابوالکلام کی غیر مقلدی سے متاثر تھا اور ان کو بتایا گیا تھا کہ مجاہدین سرحد بھی اسی مدرسہ فکر سے وابستہ ہیں۔ نصب امارت کی ان بحثوں میں روزنامہ زمیندار میں مولانا ابوالکلام پر یہ پھبتی بھی اڑائی گئی کہ آپ کے لیے چمرقنڈ کی امارت موزوں ہے یعنی ملک میں تو حنفی مدرسہ فکر کی اکثریت ہے۔ مولانا عبدالباری حنفی ہیں یہاں کی امارت کے لیے وہی موزوں ہیں اور مولانا آزاد کے ہم عقیدہ چمرکنڈ کے مجاہدین ہیں۔ مگر نصب امارت کا وقت آنے سے پہلے خلافت کی تحریک میں ادھر زوال آگیا۔ کچھ عرصہ بعد مولانا عبدالباری نے انتقال فرمایا مگر مولانا ابوالکلام کی رحلت (   ) تک آزاد ہی کو مقلدین بھی بلا بیعت امام الہند کہتے رہے۔

طبقہ اہل حدیث کے اکابر علما اور ان سے قریبی افراد بلا واسطہ اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالواسطہ مجاہدین سے وابستہ ہی تھے۔ جس کے اثرسے ان میں مقامی طور پر ہی نصب امارت کا تخیل کروٹیں بدلتا رہتا۔ مولانا ثناء اللہ کا اخبار اہل حدیث پر چند مناظرانہ اور فقیہانہ انداز میں لکھتا۔ مگر احادیث کے سننے سنانے پر ان کے کان میں امیر اور امام کی آواز بھی پڑتی۔ دہلی میں آئمہ مدعون الی النار کی بنا پڑ ہی چکی تھی۔ مولوی عبدالوہاب صدری کی امامتِ کبریٰ کی شکل میں۔ مگر محض وصول زکوٰۃ کے بعد اپنے جگر گوشہ عبدالستار (موجودہ جانشین ممدوح) کے نام انتقال جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے لیئے۔ وہ[1] اہل حدیث ایسے امام پر کس طرح اکتفا کر لیتے۔ امام اپنے منکر کو تو جاہلیت کی موت مارے مگر یُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهٖ سن کر اس کے بدن پر کپکپی آجائے۔ اس پر طرفہ کر محاصل اپنے صاحبزادے کے نام منتقل کر دے۔ ادھر مولوی ثناء اللہ صاحب تھے کہ

مگر پڑ رہی ہے ہر اک کی تم پہ نگاہ

جن کے دل میں حبِّ مناصب کی بجائے کام کی لگن تھی۔

سو وہ صاحب دعوت بھی تھے ان کے مناظروں اور تحریروں نے مسلمانوں کو گوناگوں گمراہیوں سے بھی بچا لیا تھا جن میں سب سے بڑی گمراہی مرزائیت تھی مولانا ممدوح سے اور کوئی کام نہ ہوتا تو ان کے صاحب دعوت ہونے کے لیئے ان کی طرف سے مرزائیت ہی پر ضرب کافی تھی

---

[1] ملاحظہ ہو علمائے گوجرانوالہ میں حافظ عنایت اللہ صاحب کی کتاب سحر موسیٰ پر تبصرہ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہ جائے کہ انہوں نے تثلیث کے زاویے بھی منفرج کر دیئے۔ بہائیت کو بھی دجلہ میں بہا دیا۔ اور ان کے دور میں پیدا ہونے والے ناخواندہ مدعیانِ متمسک بالقرآن محض کو بھی میو وثنی باطنی کی قبر پہ یہ لباس بنا کر بھجا دیا۔ اسی طرح اسلام کے دوسرے ارباب غلاظ و مقلدین و اربابِ تقلید کی طرف سے اہل حدیث پر سے مطاعن کا رد کیا جس پر ایک حنفی مقلد ہی نے سنہ ؟ میں آپ پر مہلک ہتھیار (لٹو کا) سے حملہ کیا اور مصلحین میں کون حملوں سے محفوظ رہا۔

اہل حدیث اپنی گردنوں میں مقامی امام یا امیر کی اطاعت کا رتبہ حمائل کرنے کے لیئے سیماب وار تڑپ رہے تھے۔ وقت کا مصلح (ثنا اللہ) ان کے سامنے تھا۔ جو حکومتِ مسلط کی حرکتوں کو بھی سمجھے ہوئے تھے۔ کہ جہاں کسی نے امامت مسنونہ کی بنیاد رکھی فوراً!

ع فلک کو فکر ہوئی بجلیاں گرانے کی

پھر سرحد میں امام يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ موجود ہی تھے۔ ایسی امامت ہونی چاہیئے جس پر حکومت بھی ہاتھ نہ ڈالے اور منصب کا لقب بھی حکومت کے نزدیک قابل مواخذہ نہ ہوا۔ اور اجتماعیت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا وسیلہ بھی ہاتھ آجاتے ۔ اس موقعہ پر یہ ظاہر کر دینا نامناسب نہ ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ کے بعد ظہور پر جن حضرات نے ان کی تفسیری غلطیوں پر انہیں محدثین کے مسلک سے ایک طرف دھکیل دیا۔ اس دور میں ان کے (صرف) نام لیواؤں میں سے ایک صاحب (حافظ محمد عبداللہ روپڑی) بالغ ہو گئے تھے۔ وہ مسلکاً اہل حدیث بھی ہیں اور خود کو ان حضرات کے نقشِ قدم پر گامزن بھی بتاتے ہیں لیکن آگے چلنے کی بجائے اوروں کو اپنے آگے چلاتے ہیں۔ حافظ صاحب ممدوح بعدِ شعور ہی سے مولانا ثناء اللہ کو جاہل اور ملحد بتاتے رہے۔ مگر مولانا ثناء اللہ صاحب کی درخواستوں پر بھی کبھی ان کے سامنے آکر گفتگو کرنے کی جرأت نہ فرمائی کہ ان کے نزدیک یہ بھی کل بدعۃ ضلالۃ تھی۔ یہ صاحب اپنے زیراثر کسی بزرگ کو امیر یا امام بنانے کی تاک ہی میں تھے کہ اخبار اہل حدیث میں "سردار اہل حدیث" کے عنوان سے یہ تجویز پیش ہوئی۔

..... ایک نہیں کئی احادیث میں آیا ہے کہ قوم یا جماعت کی شیرازہ بندی کے لیے کسی سردار کی ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ سفر میں جائیں تو ایک کو سردار مقرر کرنے کا ارشاد ہے...

بہرکیف بمقتضائے حدیث سردار کی ضرورت مسلمہ ہے اور اہل حدیث حدیث پر عمل کرنے کے لیے مامور اول ہیں۔ اس کے لیے لاہور میں چند احباب نے مشورہ کیا بغرض انتظام ایک شخص کو سردار بنانا چاہیے ...... مندرجہ ذیل امور قابل

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کے سامنے بغرض غور پیش ہیں۔

۱۔ کیا سردار مقرر ہونا چاہیئے۔

۲۔ سارے ہندوستان کا سردار ایک ہو یا صوبہ صوبہ کا الگ۔

۳۔ سردست کام پنجاب سے شروع کیا جائے یا کیا؟

۴۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ کام چھوٹے پیمانے سے شروع کرنا آسان ہو گا۔ اس لیے سردست پنجاب سے شروع کیا جائے۔" ؎۱

یہ تجاویز مولانا ثناء اللہ ہی کی طرف سے پیش ہوئیں۔ جن پر ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۰ء کے اخبار اہل حدیث میں ۴ حضرات کی رائیں چھپیں۔

۱۔ مولوی امیر احمد سہسوانی مقیم جبلپور۔
۲۔ عبدالجلیل جھنگوی (امامت صدری کا ناکام اُمیدوار)
۳۔ بابو عزیز الدین از لاہور
۴۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی
بشمول تائیدی مضمون مولانا ممدوح (نمبر ۴)

} ؎۲

؎۱ اخبار اہل حدیث ۲۴ ستمبر ۱۹۲۰ء ص ۲

؎۲ اخبار اہل حدیث ۲۹ اکتوبر ۱۹۲۰ء

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریر سرادار

۲۰ نومبر ۱۹۲۱ء کو مسجد مبارک اہل حدیث[1] اسلامیہ کالج لاہور میں اجتماع کے لئے اعلان ہوا۔ امرتسر، لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، جھنگ، لائل پور، گوردا سپور

---

[1] ہمارے دور (۱۹۶۱ء) میں لاہور میں اہل حدیث کی یہ مسجدیں ہیں۔

۱۔ مسجد چینیاں والی واقعہ تکیہ سادھواں! جس میں مندرجہ ذیل علمائے اہل حدیث امامت و خطابت فرماتے رہے۔

۱۔ مولوی رحیم بخش صاحب م ـــــ مصنف سلسلہ از اسلام کی پہلی کتاب تا اسلام کی چودھویں کتاب تک

۲۔ مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی م ۱۳۳۸ھ

۳۔ مولانا عبدالواحد صاحب غزنوی م ۱۹۳۰ء

۴۔ مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی

۲۔ مسجد مبارک اہل حدیث دراحاطہ شمالی اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور۔ ان دنوں اس میں مولوی عطاء اللہ صاحب بھوجیانی فیروزپوری خطبہ جمعہ دیتے ہیں اور مولوی محمد جمال مرحوم امرتسری کے صاحبزادے مولوی حفیظ اللہ صاحب امام صلوٰۃ ہیں

۳۔ نکلسن روڈ پر! اس میں حافظ عبداللہ صاحب نابینا امام ہیں

۴۔ کوچہ شیخ قلندر بخش مرحوم پرانی انارکلی میں جس کے امام اور متولی سب ہوائی ہیں۔

۵۔ محلہ مصری شاہ میں۔

اس وقت یعنی ۱۹۵۰ء میں مساجد اہل حدیث کی تعداد لوچالیس کے قریب ہے تعداد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیروزپور، انبالہ، لودہانہ، منٹگمری، گجرات، ملتان کے احباب اہلحدیث جمع ہوگئے۔

سب سے پہلے مولانا ثناء اللہ صاحب نے تمہیدی طور سے زمانہ کے انقلاب بتاکر ضروریات زمانہ پر اطلاع دے کر بتایا کہ آئندہ جو دور آنے والا ہے اس دور میں وہی قوم اور وہی فرقہ زندہ رہے گا۔ جو اپنے اندر اجتماعی قوت رکھتا ہوگا۔ وقت آرہا ہے کہ ہندوستان کی حکومت کی نوعیت یہ ہوکر اس میں ایک امیر شریعت اس کے ماتحت چند مشیر کار ہوں جو ارکان مختلف فرقوں سے لیے جائیں گے۔ وہ ان کی ضروریات پر امیر شریعت کو متوجہ کریں گے فرقہ اہل حدیث جو تعداد کے لحاظ سے بہت کافی مقدار اور اخبارات[1] کے لحاظ سے بفضلہ اچھی کیفیت رکھتا ہے۔ اس کو بھی ضرورت ہوگی کہ اپنا قائم مقام رکھے......الخ[2]

حاضرین میں مولوی اسمٰعیل گوجرانوالہ اور مولوی نورالدین لائل پوری نے تائید کی۔ سب حضرات کے متفق ہوجانے پر اس منصب کے لیے ان اصحاب ثلاثہ کے اسمائے گرامی پیش ہوئے۔

۱۔ مولانا عبدالواحد غزنوی۔

---

[1] اس وقت ملک میں اہل حدیث کے یہ اخبار جاری تھے۔

۱۔ اہل حدیث۔ ۲۔ مسلمان۔ ۳۔ مرقع قادیانی۔ اہل سنت والجماعت دہرچیانانا امرتسر) ۵۔ مسلمان سوہدرہ۔ ۶۔ محمدی اور اہل حدیث گزٹ از دہلی۔ ۷۔ الہدیٰ دربھنگہ۔ ۸۔ مصحف از مدراس (مؤلف)

[2] مستفاد از اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۷ فروری ۱۹۳۱ء صفحہ ۹

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹ

۳۔ مولانا ثناء اللہ صاحب

مجلس میں "دو چار حضرات کے سکوت" کے سوا باتفاق رائے مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث مقرر ہوئے۔ تب مجلس سے ہدایائے تبریک پیش ہونے جس کے بعد اخبار اہل حدیث میں سلسلہ تہنیت شروع ہو گیا۔

دس سال بعد

۲۰ر نومبر سنہ ۱۹۲۱ء کو یہ تقرر ہوا

اور ۱۳ر جولائی سنہ ۱۹۳۰ء کو؟

موضع کبیر پور ضلع امرتسر، میں کہ جو مولانا حضرت محمد عبداللہ صاحب وزیری کا مولد ہے۔ تنظیم اہل حدیث کی غرض ظاہر کر کے اُن حضرات کا اجتماع ہوا جو مسجد مبارک اسلامیہ کالج لاہور کے اجلاس میں شریک تھے اور نہ مولانا ثناء اللہ کے لقب سیادت کے مؤید۔ اس مجلس میں شرکت کے لئے مولانا ثناء اللہ صاحب کو بھی دعوت دی گئی۔ جسے آپ نے قبول فرمالیا۔ وہاں سید محمد شریف صاحب مرحوم گھڑیالوی (ضلع لاہور) بھی تشریف فرما تھے۔ کہنا یہ ہے کہ اس اجتماع میں سید صاحب ممدوح کے دست مبارک پر بیعت امارت کی گئی۔ اس بیعت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مولانا ثناء اللہ اس لیے شامل نہ ہو سکے کہ اس بیعت سے پہلے خود ان
کا امارت پر تقرر ہو چکا تھا۔ اور نہ اس لیے شریک مجلس بیعت ہوئے کہ سید
محمد شریف صاحب زاہد شب زندہ دار تو ہیں لیکن سیادت و امارت ان کے
لیے موزوں نہ تھی۔ خدا کی شان ہے کہ آج سے دو سال قبل سنہ ۱۹۶۱ء میں امیر
حضرت علامہ مولانا محمد عبداللہ صاحب نے بتیس سال کے بعد از سر نو تجدید
امارت فرمائی ہے۔ تو یہ امیر صاحب بھی سید محمد شریف صاحب کی مانند زاہد
شب زندہ دار ہیں۔ مگر سیادت و امارت کے لیے اپنے مقدم کی مانند محض
غیر موزوں ہیں۔ البتہ یہ صاحب نسبی اعتبار سے باوجاہت اور تشخص کے
لحاظ سے اس قدر تفضیلی ہیں کہ نہ خود کو اہل حدیث کہتے ہیں اور نہ اس
طبقہ اہل حدیث کو اہل حدیث کہنے کہلانے کے روادار ہیں۔ نام نامی مولانا
محی الدین ہے اور فرزند ہیں مولانا محمد علی مدنی پسر عبدالرحمٰن ابن محمد لکھوی مصنف
تفسیر محمدی کے۔ ــــــ مدنی کی شرح صرف یہ ہے کہ ممدوح مدینہ منورہ
میں جا بسے ہیں۔"

راقم مؤلف سے اس امارت کے انعقاد کے بعد قاضی عبدالرحیم صاحب
(والد قاضی کاظمی) نے فرمایا۔ کہ جس نماز جمعہ کے بعد مولوی محی الدین کی امارت
پر بیعت ہوئی۔ اس جمعہ کو حافظ عبداللہ صاحب نے مجھے لاہور بلا کر فرمایا
کہ آپ نے پہلی امارت میں بھی دلچسپی لی تھی۔ اب ہم پھر امارت قائم کرنا
چاہتے ہیں اور آپ کو امیر بنانا مقصود ہے۔ مگر میں نے انکار کر دیا اور ان
کی مسجد قدس لاہور کے حجرے میں بیٹھے رہے صحن مسجد میں مولوی محی الدین

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی بیعت ہوگئی ۔[1]

لطیفہ امارت سید محمد شریف کے تقرریان ہی حافظ عبداللہ روپڑی کے برادر خورد مولوی محمد حسین اور مولوی عبدالمجید ہزاروی (مبایعین سید صاحب نے) مولوی ثناء اللہ کے سوالات پر صاف کہا کہ جو شخص اس امارت کی تسلیم سے انکار کرے گا وہ من خرج عن الطاعۃ وفارق الجماعۃ مات میتۃ الجاھلیۃ کے نیچے آجائے گا۔[2]

اور لطیفہ یہ ان معنوں میں ہے کہ سید محمد شریف کی رحلت کے بعد اس امارت کی تجدید آٹھ سال بعد ہوئی۔ مولوی محی الدین لکھوی کے ہاتھ پر ۱۹۶۱ء میں ہوئی گویا کہ سنہ قطہ (از سنہ تا سنہ) میں حافظ عبداللہ صاحب کے گروہ یعنی ہم نوائوں میں سے جو حضرات انتقال فرما گئے وہ سارے جاہلیت کی موت ہی تو مرے۔

خدا کی شان ہے کہ دعوے عمل بالحدیث کا اور امام وامیر کے شرائط میں یہ طرفگی۔ اگر جہاد وقتال تو خارج از شرائط ہوں مگر غیر مبایع کو جاہلیت کی موت مارا جائے۔

---

[1] قیام پاکستان کے بعد چوک دال گراں لاہور کے شمالی جانب یہ مسجد تعمیر ہوئی ہے۔ قدس سے مقصود امرتسر کی اس مسجد کے نام سے مماثلت ہے۔ جس کے وقف کی آمدنی مولانا داؤد صاحب غزنوی کے نام الاٹ شدہ ہے۔

[2] اخبار اہل حدیث، ۲ر فروری ۱۹۶۱ء ص ۱۱

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحبو!

یہ تھی سرداری مولوی ثناء اللہ صاحب کی! جسے کوئی تسلیم کرے تو سبحان اللہ ورنہ اگر اس گروہ میں شامل نہ ہو تو بخیر شما بسلامت ما و بس۔

تکملۂ سخن اس بارے میں یہ تذکرہ بھی ضروری ہے کہ مولوی ثناء اللہ کی سرداری تو ان کی زندگی کے آخری لمحوں تک رہی "وما نہ لخلیقاً للامارۃ" لیکن سید محمد شریف صاحب کی امارت ان کی زندگی ہی میں ختم ہو گئی۔ ان کے انصار ہی اِذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظروں کا طریق اصلاح

ہمارے ہاں تقریری مناظروں کی پیداوار مشنری (مسیحی) کی بدولت ہوئی ان کے مناد بازاروں اور میلوں میں مجمع لگا لگا کر مسیحیت کی تبلیغ کم تر اور محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہ کی تنقیص لفظاً لفظاً میں کرتے (یہی حال ان کے لٹریچر کا ہے) مسلمان غدر کے مارے ہوئے تھے مسیحی منادوں کی رنگت بھی ان تخمے آباؤ اجداد کو سولی کے تختے پر لٹکانے والوں کی سی تھی۔ مسلمان اُن سے بھی ڈرتے اُن (پادریوں) کو بھی اپنا آقا سمجھتے۔ اور ان کے سامنے کبھی زبان نہ کھولتے جس سے مسیحی منادوں کے حوصلے اور بھی سوا ہو گئے۔

صدمہ کی طبعی تاثیر یہ ہے کہ اس کا اثر رفتہ رفتہ آپ ہی کم ہوتا جاتا ہے۔ جو مسلمان غدر کے صدمہ سے پست ہو چکے تھے۔ ان کے صدمہ میں کمی آگئی۔

ادھر مسیحی منادوں کی زباں درازیوں کے جواب پر اُتر آئے۔ اور بھرے مجمعوں میں ان کے سوالات کے جواب کے ساتھ ان پر اعتراض بھی شروع ہو گئے۔ جس پر مسیحی مناد انگریز ایس۔ پی اور ڈپٹی کمشنر سے امداد طلب کر کے اور انہیں مدد مل بھی جاتی۔ یہ مناد انہیں کے بڑھائے ہوئے تو تھے۔

انہی معنوں میں مولانا اسمٰعیل شہید کے بعد مولانا ابو الوفا ثناء اللہ تک کوئی اور شخص داعی کے درجہ تک نہ پہنچ سکا۔ جن علماء نے اہل حدیث اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقلدین نے اسلام پر قلمی حملہ آوروں کے جواب میں لکھا یہ ان کا ثانوی کام تھا وہ اپنے اپنے مسلک کے بھی داعی تھے۔ لیکن داعی (صاحب نشان) اسلام کی مدافعت اصولاً اور اپنے مسلک کی حمایت ضمناً کرتا ہے۔ مولانا اسمٰعیل شہید کو دیکھئے۔ دہلی سے لے کر بالاکوٹ تک مسلک کا تذکرہ کرنے میں حجاب نہ تھا۔ دہلی میں انہوں نے تنویر العینین فی اثبات رفع الیدین تصنیف کی۔ جس میں مسلک اہل حدیث کی حمایت تھی۔ کتاب اصول فقہ مکمل کی جو مقلدین کے اصول فقہ کے مقابلہ میں رائے کی بجائے سنت کے مطابق تھی۔ توحید کے بیان میں وہ پہلو اختیار کئے جن کی نظیر ان سے پہلوں اور بعد کے مدعیان اصلاح میں سے کسی نے بھی پیش نہ کی۔ ان کی مؤلفہ کتاب تقویۃ الایمان میں یہ مسئلہ اسی طرح بیان کیا گیا جس طرح قرآن و حدیث میں مذکور ہوا۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا

(ترجمہ):۔ اللہ (کا کلام جو انسانوں کو ان کی سمجھ کے مطابق مخاطب کرنا چاہتا ہے) اس بات سے نہیں جھجکتا کہ کسی وقت حقیقت کے سمجھانے کے لیے کسی حقیر سے حقیر چیز کی مثال سے کام لے مثلاً مچھر یا اس سے بھی زیادہ حقیر چیز کی (ابوالکلام)

بلا جھجک فرمایا۔ اور مولانا اسمٰعیل شہید نے خالص توحید اذاں داں کے بیان میں لفظ چمار استعمال فرمادیا جس پر منکرین توحید لفظ چمار میں نبی المعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی لے آئے۔ تقویۃ الایمان کے الفاظ میں مچھر جس کی مثال قرآن مجید میں ہے اور اس مثال کے ساتھ لفظ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابوالکلام کے معتوں بنی نہیں جھجکتا ہے۔

پھر اس قدر حقیر شے ہے کہ آج تمام دنیا نے اس کے قتل عام کا فتوی دے رکھا ہے۔ مگر خداوند عالم اس مثال کے دینے میں لب کشا ہے (لفظ لب کشا ہم نے کلام نفسی نہیں بلکہ لفظی اعتبار سے استعمال کیا ہے) اس کے مقابلہ میں چمار کی معتوبیت ملاحظہ ہو وہ اسی طرح صفت انسانیت سے متصف ہے جس طرح مولانا شہید کے معترض!

ہاں یہ کہئے کہ چمار چمڑیائی کرتا ہے اور چمڑیائی ہے چام اُتارنا، چام رنگنا۔ چام کے جوتے سینا تو اسے بنی نوع انسان اگر عرب کے دباغوں پر دباغی کی تہمت مؤثر نہیں تو مولانا اسمٰعیل کو اس تہمت پر آپ نے اسلام ہی سے خارج فرما دیا اور اپنی گفتار دیکھئے کہ اپنے پیر و مرشد جماعت علی شاہ علی پوری کے حضور جیسے اولوالعزم انبیاء کو سربسجود کرا دیا۔

حور و ملک فلک پہ عرش بریں پہ تیرے
خادم ہیں دست بستہ چاروں کتاب والے

جس پر آپ کے ایمان میں اور بعد پیدا ہو گئی۔ لیکن مولانا شہید کی اس تشبیہ پر آپ سے باہر ہوئے جا رہے ہیں۔

قرآن مجید میں جو آیت انتم وما تعبدون من دون اللہ حصب جہنم[1] اس آیت کے مطابق ظاہر معنی میں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ اپنے

---

[1] تم اور مردہ جن کو تم پوجتے ہو رسوا ذات باری سکے سب جہنم کا ایندھن ہوں گے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صنا دید کی تعظیم حدِ شرک تک لے جاتے ہیں۔ مشرک تو حطب جہنم ہے ہی اسکے یہ صنادید بھی اس کے ساتھ ہی دوزخ کا کندہ ہوں گے۔ کیا آپ ہماری یہ توجیہ تسلیم کریں گے؟

کہتا یہ تھا کہ داعی کا انداز بیان اور زندگی کا کردار عام واعظین سے مختلف ہوتا ہے اور اس اندازِ بیان اور کردارِ زندگی میں مولٰنا ثناء اللہ کو وہ تفوق حاصل ہُوا۔ جو خود انہوں نے اپنے اندر پیدا نہیں کیا۔ دستِ قدرت نے ان کے خمیر میں سمو دیا تھا جیسا کہ عصمت انبیاء کے اندر فطرتاً کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے تاکہ وہ حق کی مخالفت سے مامون و مصئون رہیں۔ جن لوگوں کے خمیر میں یہ وصف سمو دیا جائے۔ ان سے ارتکاب کبائر نہیں ہوتا۔ اور مولٰنا ثناء اللہ صاحب بھی کبائر کے قریب تک نہ گئے۔ ان کے بدء شعور سے لیکر زندگی کے آخری لمحہ تک ان کے محلہ داروں، شناساؤں اور اُن کے مقابلہ میں صف آرائی تک کی زبان ان کی گفتار و رفتار پر کوئی ایسی بات پڑھنے اور سُننے میں نہیں آئی جو آپ کی عدالت کے منافی ہو۔ داعی من اللہ کے صفات میں یہ وصف ایسا ہی ضروری ہے جیسے نام نہاد امام کے اوصاف میں یہ صفت نفی کے درجہ پر ہو۔

مرحوم نے جب تک تعلیم شروع نہ کی ٹپ گری[1] کرتے رہے۔ یہ کام اپنے بڑے بھائی ابراہیم رفوگر سے سیکھا اور تربیت حاصل کی۔ اُس باغیرت مربّی کی تربیت میں اُمید کی جا سکتی ہے کہ عام طلباء سے بہتر زندگی گزاری ہوگی کیونکہ جس ہستی سے خدا کام لینا چاہتا ہے اس کی زندگی کے ہر موڑ کو مخالفین

[1] ٹپ گری سے شال کی کناری پر بیل بوٹے بنانا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے طعن و تشنیع سے بچا تا چلا جاتا ہے کہ کسی وقت بھی سٹیج پہ کوئی بُرا کردار شرمندہ کر کے داعی کو اپنی ڈیوٹی سے اُچاٹ نہ کر دے۔ بچپن کی زندگی جوانی کی زندگی کے لیئے فانوس یا سنگِ میل ہوتا ہے۔ اس لیے ہونے والے داعی کو اس سے صرف نہیں چھوڑا جاتا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد تدریس میں مشغول ہوئے اور مولانا غلام علی قصوری (رسنہ ۱۳۰۶ھ) کی مسجد میں تدریس کو مشغلہ بنایا۔ اس زمانہ میں عام عربی درس گاہیں مساجد ہی کے اندر ہوتی تھیں۔ شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین دہلوی کی درس گاہ بھی مسجد ہی میں تھی۔ امرتسر کا مشہور دینی مدرسہ تقویۃ الاسلام بھی مسجد کرہاء غزنویہ میں تھا۔ شیخ پنجاب حافظ عبدالمنان صاحب محدث بھی مسجد ہی میں درس دیا کرتے۔ مسجد ہی کے اندر مدرسہ تھا۔ مدرسہ احمدیہ سلفیہ دربھنگہ بہار کی عمارت موجودہ سے قبل مسجد ہی میں تھا۔

ازاں بعد مولانا مالیر کوٹلہ کے مدرسہ اہل حدیث میں بطور مدرس متعین ہوئے اور مناسب موجب حاصل کرتے رہے۔ لیکن بہت جلد ملکی فضا کی ضروریات کے ماتحت اپنے مرزبوم میں لوٹ آئے۔ اس عہد میں ہندوستان کے اندر اسلام کے خلاف تین تحریکات مختلف الاسماء مگر متحد المقاصد جاری تھیں۔

۱۔ آریہ سماج ۔ ۲۔ مرزائیت ۔ ۳۔ عیسائیت۔

نمبر ۲ پنجاب سے باہر نکلی لیکن حیرت ہے کہ یہ تحریک خود پنجاب بھر کے کسی ضلع میں کسی تحصیل میں کسی قریہ میں کسی محلہ میں کے غیر مسلموں کو اسلام کے حلقہ بگوش نہ بنا سکی۔ نہ چوہڑوں کو عیسائیت کا شکار بننے سے بچا سکی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ جو لوگ مسلمان تھے۔ ان کو بھی اپنے انکار کی وجہ سے غیر مسلموں میں شامل کر کے کافر بنا دیا اور علی الاعلان فرما دیا۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں اور میرے مخالف جنگلی سؤر ہیں (   )

بانی مرزائیت غلام احمد قادیانی نے اپنی ناکامیوں پر . پردہ ڈالنے کے لیے بانئے اسلام پر اعتراض کر دیا کہ جس طرح آپ باوجود آیت هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ غالب نہیں آ سکے۔ ایسا ہی مجھے پیش آیا۔

(نوشہروی ۲۴ر جنوری ۱۹۶۵ء)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعاتِ آں مرحوم

بروایت حاجی محمد اسحاق حنیف امرتسری

درس قرآن مجید

۱ روزانہ نمازِ فجر کے بعد سے گھنٹہ تک جاری رہتا۔ یہ مسجد مولانا کے رہائشی مکان ہی کے سامنے تھی۔

کیفیتِ حاضرین

۲۔ پنڈت رام چند آریہ مناظر بزمانہ قیام امرتسر میں شریک درس رہتے۔ مولوی ابو العطاء جالندھری مرزائی بھی! میاں مولا بخش صاحب نے شبے حدیثے۔ عرشی محمد حسن (شاعر فارسی اور بے حدیثے) درس میں دائرہ سا بنا رہتا۔ بعض لوگ اونگھ جاتے۔ تو ان کو ہوش میں لانے کے لیئے اتنا بڑا سرکنڈا اپنے پاس رکھتے جو اونگھنے والے سے چھو جاتے۔

۳۔ جمعہ کے روز گلی میں ایک نقیب مقرر ہوتا جو خوانچے والوں کو آوازیں لگانے سے منع کرتا۔ مسجد کے بول خانے میں پانی کا ٹب جس میں فینائل ہوتی پڑا رہتا ہر شخص بعد فراغت اس پر ایک ڈونگا بہا دیتا۔

خطبہ

اکوئیں کا چرخ، رسی اور ڈول تک اتار لیا جاتا۔

ممبر کوڑاں تھا اور خطبے کے بعد تہ کر دیا جاتا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعہ اور دوسری نمازوں کا علیحدہ امام مقرر تھا۔ حضرت ابوالوفاء خود امامت نہ کراتے۔

۴۔ نواب جنرل عمر حیات ٹوانہ (ملک خضر حیات کے والد ماجد) نے مولانا کو اپنے ہاں آنے کی دعوت دی۔ آپ نے لکھا علم کسی کے پاس چل کر نہیں جاتا۔ طالب علم خود چل کر علم کے پاس آتا ہے اس پر خود نواب صاحب امرتسر تشریف لائے۔

۵۔ امامت جنازہ آپ وارث میت کے اصرار کے سوا کبھی جنازہ کی امامت بھی نہ کراتے۔ اور اپنی مسجد میں بھی یہی معمول تھا۔

۶۔ پنڈت رام چند ان سے کئی مرتبہ مناظرہ ہوا۔ امرتسر میں ایک مناظرہ میں پنڈت جی کے منہ سے ویدک دھرم کا جھنڈا اکھڑ نکل گیا۔ اس پر مولانا نے فرمایا۔ اسلام صداقت کا جویا ہے۔ جہاں بھی صداقت ملے۔

مہاشہ جی! آپ تو مکہ معظمہ گئے نہیں۔ میں نے مکہ کے جھنڈے پر لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کندہ دیکھا ہے۔

دہلی صدر کے ایک مناظرہ میں انہی پنڈت صاحب نے دوران گفتگو میں فرمایا۔ مولوی صاحب! آپ شیطان کا نام بار بار زبان پر لاتے ہیں۔ آپ نے شیطان دیکھا بھی ہے؟ فرمایا! ہاں دیکھا ہے۔ بس آپ ہی کا سا ہے آپ جیسی مونچھیں اور ڈاڑھی ندارد،

جواب: میں مونچھوں والا شیطان ہوں مانند آپ ڈاڑھی والے!

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ حج بیت اللہ سے واپسی پر کراچی سے امرتسر تک ہر بڑے ریلوے اسٹیشن پر مشتاقانِ دید کا ہجوم تھا۔ ملتان کے معتقدین نے اصرار کیا کہ ذرا دیر کے لیے شہر میں تشریف لے چلئے۔ فرمایا! ایسی کیا بات ہے! عرض کیا ملتان میں افواہ اڑا دی گئی ہے کہ ثناء اللہ نے روضۂ اطہر حضورؐ پر پہلی گستاخی ماری تو آسمان سے بجلی گری اور ثناء اللہ جل کر راکھ ہوگیا۔

ملتان کے لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر ایسا واقعہ نہ ہوا ہو تو خدا ابھی جھوٹا ہے، فرمایا! میں خدا کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش سے معذور ہوں۔ معاف کیجیے اور ریل سے نہ اترے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفین سے حُسنِ سلوک

ہم نے اپنے دور میں جناب ابوالوفا سے زیادہ محسود نہیں دیکھا۔ دوسروں کا کیا ذکر ان کی اپنوں نے بھی تکفیر کی۔ تفسیری غلطیوں کا ان کے خلاف ہنگامہ بالآخر سلطان ابن سعود تک پہنچا۔ مگر وہاں جاکر مخالفین کی نمائندگی کس نے کی؟ مولوی اسمٰعیل غزنوی نے۔ ان کا علم سب کو معلوم ہے۔ سلطان مرحوم نے تو فریقین کو اعتدال کی ہدایت کر کے روانہ کر دیا۔ تو مکفرین کی پارٹی کے رئیس الحاسدین حافظ عبداللہ روپڑی صاحب اب تک ٹسوے بہا رہے ہیں۔ ان کے ایسے ہی اسلاف میں ایک صاحب مولوی محمد علی میر واعظ (م ســہ) تھے جو واعظ تو تھے مگر مفتی بھی بن بیٹھے۔ اور اس زعم افتا میں صاحب امرتسری پر یہ فتوی بھی چپکا دیا۔ ان لوگوں کا اپنے ہر وعظ اور درس و تدریس میں مولوی ثناء اللہ کو تنقیص جزو لاینفک تھا۔ رد ثنائی تو اب تک تعویذ لکھ لکھا کر اس لکیر کو پیٹ رہے ہیں۔ اس پورے گروہ میں غزنوی اخبار بلاشبہ نیک نیتی مگر ان کے تالی حسد سے مولوی ثناء اللہ کی مخالفت کرتے۔ بیچارے کیا کرتے۔ مولوی ثناء اللہ کا ذکر خیر ہر محفل میں تھا۔ جیسے ؎

خود بخود بوئے یار پھیل گئی
کوئی منت کشِ صبا نہ ہوا

اور ان حاسدوں کے ناموں سے کوئی واقف تک نہ تھا۔ جانپوری

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مدراسی[1] کو جم سننے والا کوئی نہ تھا۔ اول الذکر نے مولوی ثناء اللہ کے خلاف ایک پوری الف لیلیٰ لکھ کر ثابت کرنا چاہا کہ ثناء اللہ جمیع اصول اہل السنت باللہ کا منکر ہے۔ کاش خان پوری صاحب بھی تقویۃ الایمان کے عنوان پر کرتے۔ جس سے ان کی کتاب صدیوں تک زندہ رہتی۔ مگر یہ کتاب تو پچاس سال ہی میں مٹ کر رہ گئی۔ کتاب کا نام اظہار کفر ثناء اللہ بجمیع اصول السنت باللہ ہے اسی طرح حافظ عبداللہ روپڑی ہیں۔ انہوں نے کم تر لکھا مگر اپنی ہر تحریر میں ابوالوفاء کی تکفیر مزید فرمائی۔ اس پر طرفہ یہ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے انہیں چاروں طرف سے بالمشافہ گفتگو کے لیے گھیرا۔ مگر یہ لومڑی کی مانند ہر مرتبہ کاٹ کر نکل جاتے۔ اس گروہ کا کوئی فرد ابوالوفاء کے سامنے ان کی تفسیری غلطیاں ثابت کرنے کے لیے نہ آیا۔ آتے بھی کیسے! ابوالوفاء اور ان لوگوں میں ایجاب و سلب کی نسبت تھی۔ وہ خود کو اذا نطقت نطقت بالحق کہتے اور ان مخالفوں کے اندر ہر ایک اصم و ابکم تھا۔ یہ سب واقعات ہمارے سامنے گزرے ــــ کتنا بڑا ظلم تھا کہ بے چارے میر واعظ مولوی محمد علی کو ابوالوفاء کے بارے میں ہر جگہ چھپاتے تھے۔ ایک مرتبہ مالیر کوٹلہ وعظ کے لیے تشریف لے گئے۔ تو وہاں انہوں نے تذکیر کے ساتھ ثناء اللہ کی تکفیر بھی فرمائی جس پر نواب مالیر کوٹلہ نے ریاست میں ان کا داخلہ بند کر دیا۔ اس سے کچھ عرصہ بعد حضرت ابوالوفاء کو بلایا نواب صاحب مالیر کوٹلہ کے لیے تذکیر کے لیے

---

[1] مولوی فقیر محمد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا پڑا۔ نواب صاحب بنفس نفیس مجلس وعظ میں تشریف فرما تھے۔ مجلس ختم ہونے کے بعد نواب صاحب نے حضرت ابوالوفا کے حسن بیان کی تحسین کے ساتھ کسی فرمائش کا ایسا اظہار فرمایا تو مولانا ثناء اللہ نے عرض کیا: مولوی محمد میر واعظ کو ریاست میں داخلہ کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔" یہ سفارش منظور کر لی گئی اور میر واعظ صاحب کو بذریعہ تار مطلع کر دیا گیا۔

یہاں اس امر کا ذکر بھی بے محل نہ ہوگا کہ حضرت ابوالوفا صاحب کی مخالفت میں ارباب غزنویہ کو بطور خاص استعمال کیا جاتا۔ جن میں مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی اپنے دور میں نہایت تن دہی سے مولوی ثناء اللہ کی مخالفت کرتے اس مخالفت کے اثرات مولوی اسمٰعیل گوجرانوالہ پر بھی پڑے۔ جنہیں حضرت ابوالوفا کے ہاں آنے جانے پر مدرسہ غزنویہ امرتسر سے خارج کر دیا گیا۔ جن کے ساتھ مولانا داؤد غزنوی کو بھی مسند تدریس سے معزول کر دیا گیا۔ ان کا قصور یہ تھا کہ وہ مدراس کانفرنس اہل حدیث میں بحیثیت واعظ شامل ہوئے تھے اس سازش میں بھی مولانا عبدالغفور صاحب ممدوح پیش پیش تھے۔

اب ایک دور ایسا آیا کہ مولانا عبدالغفور اور ان کے خاندان میں اختلاف ہوگیا۔ جس پر ممدوح نے مدرسہ غزنویہ (تقویۃ الاسلام) کے مقابلے میں اپنا ایک مدرسہ علیحدہ کھڑا کر دیا۔ اس کا نام مدرسہ سلفیہ غزنویہ تھا۔ مدرسہ تقویۃ الاسلام تو ڈپٹی محمد شریف کی مسجد میں تھا۔ اور سلفیہ غزنویہ کے لیے ایک شاندار عمارت کرائے پر حاصل کی گئی۔ مولوی عبدالغفور صاحب نے ہمارے بلاواسطہ حضرت ابوالوفا سے چندے کے لیے مدراس کے اہل حدیث کی طرف سفارشی خطوط لکھوائے اور ان کے اخبار اہلحدیث میں رعایتی اجرت پر اشتہار بھی دیئے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در تردیدِ سماجیاں

سماجی یا آریہ سماج ہنود کی ایک مذہبی جماعت ہے۔ منہ زور اور بے لگام۔ خود ہندو ہو کر ہنود کو کافر اور جیو رکھتی ہے۔ اس کے بانی سوامی دیانند ہیں۔ جنہوں نے اپنے پنتھ مینتھ کی حمایت میں ملک کے تمام فرقوں پر دل آزار انداز میں نکتہ چینی کی۔ مولانا ثناء اللہ نے آریہ سماجی مسائل اور سوامی صاحب دونوں پر گرفت کی۔ ان کے اکثر عالموں سے مناظرے کیے۔ مولانا کی یہ کتابیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ الہام
۲۔ جہاد وید
۳۔ بحث تناسخ
۴۔ حدوث وید
۵۔ شادی بیوگاں
۶۔ نکاح آریہ
۷۔ اصول آریہ
۸۔ ہنود، آریہ اور مولانا
۹۔ ترکِ اسلام
۱۰۔ حدوثِ وید
۱۱۔ الہامی کتاب
۱۲۔ تحریف آریہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ الہام بمعہ ثالث

درمطبع ثنائی امرتسر بماہ مئی ۱۹۳۰ء صفحات ۱۶

۳ سماوی مذاہب میں الہام مشترک اور اس کی تعریفات میں بعض مقامات پر اختلاف ہے۔ حضرت ابوالوفا فرماتے ہیں۔ صفحہ ۲ پر

"الہام کے معنی ہیں "در دل افگندن" دیکھو مفتاح الادب و صراح وغیرہ۔ لیکن کبھی یہ مضمون اس طرح صادق آتا ہے کہ ایک بات بعد ظاہری سبب کے دل میں آجاتی ہے۔ کبھی کسی کے بتلانے سے آتی ہے۔ کبھی نیک خیال ہوتا ہے۔ کبھی بد۔ غرض ان سب اقسام پر "در دل افگندن" صادق آسکتا ہے۔ کیونکہ اس میں قید نہیں کہ ظاہری اسباب سے دل میں آئے یا اس کے خلاف ہو۔ بلکہ جیسے معنی وسیع ہیں ویسی ہی وسیع تقسیم ہے۔ ان سب معانی کا ثبوت قرآن مجید سے سنئے۔:۔

ایک مقام پر فرمایا۔ "فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا" یعنی خدا نے ہر ایک متنفس کو اس کا نیک و بد الہام کر دیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ یہ کام اچھا ہے اور یہ برا ہے۔ چنانچہ ہر ایک نیک و بد آدمی اس الہام کے اثر سے جانتا ہے کہ راست گوئی اچھی ہے۔ اور ناراستی بری۔ انصاف اچھا ہے اور ظلم برا۔"

ایک مقام پر فرمایا" أَوْحَيْنَا إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِیْ وَبِرَسُوْلِیْ " میں نے حواریوں (حضرت مسیح کے شاگردوں) کو الہام کے ذریعہ سمجھایا تھا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول (عیسیٰ) پر ایمان لاؤ اور اس کو مانو یعنی خدا نے ان کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ ایسا کرو۔"

ان اقسام کے علاوہ الہام کی ایک قسم طبعی افعال بھی ہے۔ یعنی ایسے کام جو حیوانات بلکہ تمام موجودات اپنی طبیعت سے بغیر کسی کے سکھانے کے کرتے ہیں۔ جیسے بیا کا گھر بنانا۔ شہد کی مکھی کا شہد دینا۔ یہ بھی الہام ہی کی ایک قسم ہے اور قرآن مجید میں اس الہام کا بھی ذکر کیا ہے۔ اَوْحٰی رَبُّکَ اِلَی النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا یَعْرِشُوْنَ (خدا نے شہد کی مکھی کو الہام کر رکھا ہے کہ پہاڑوں، درختوں اور لوگوں کی چھتوں پر اپنے لیے گھر بنایا کر۔ یعنی اس کے دل میں یہ مضمون ڈال دیا ہے کہ ایسا کر "در دل افگندن" اس پر بھی صادق آتا ہے

اس موقع پر ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے جس کو عجیب نہیں کہ ہمارے آریہ دوست بہت کچھ رنگ آمیزی سے بیان کریں کہ جب الہام کے اقسام متعدد ہیں تو پھر قرآن شریف کی کیا فضیلت ہے کہ وہ الہامی ہے۔ اس طرح تو ایک مضمون نگار، فلاسفی، منطقی، حکیم، وکیل، بیرسٹر، شاعر سب کے سب الہامی ہوئے۔ یہاں تک کہ جانور بھی۔ تو قرآن انہی معنوں سے اگر الہامی ہے تو کیا حرج اور کیا فضیلت۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کسی تقسیم کی قسمیں مختلف ہو کر ایسی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلدی گھبرانا نہیں چاہیے۔ سبب متکلم خود اپنا معا متعین کرے تو پھر اس کے خلاف معنی کرنا یا سمجھنا (بقول سوامی دیانند) متمردوں اور عقل کے دشمنوں کا کام ہے (دیباچہ ستیارتھ پرکاش صٹ) اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص زید کو جو ایک انسان بھی ہے اور حیوان بھی ہے۔ (حیوان کے معنی جاندار)

بھی ہے کہ حیوان کی کئی قسمیں ہیں۔ گائے، بھینس، گھوڑا، ہاتھی، بھیڑ، بکری، کتا، بلا، انسان وغیرہ۔ مگر زید کی حیوانیت کو متعین کر دے۔ کہ فلاں [illegible] ہے تو اس پر اعتراض کرنے والا کل داناؤں کے نزدیک گو اور سوامی [illegible] جی کے ہاں خصوصاً بڑا ہی جاہل اور متمرد عقل سے خالی ہوگا (حوالہ مذکور) پس اگر متکلم کی تشریح معتبر اور ضروری ہے تو سنئے قرآن اپنی تفسیر آپ کرتا ہے کہ الہام کی کس قسم سے مضمون ارشاد ہے۔ "اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ" یعنی قرآن خدا کی طرف سے اترا ہے۔ روح الامین جبریل فرشتے نے اس کو تیرے دل پر نازل کیا ہے۔ تاکہ تو لوگوں کو خدا کے حکم پہنچا دے۔

ایک مقام پر فرمایا فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ یعنی جبرائیل فرشتے نے اس کو تیرے دل پر نازل کیا ہے۔

اس مطلب کی تشریح کرنے کے لیے گنجائش چاہیئے۔ ہم مسلمانوں کے مذہب کے مطابق خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو کئی طرح سے پیغام ہدایت پہنچایا کرتا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و۔ کبھی تو بذریعۂ کشف کوئی بات خدا کی طرف سے پہنچائی جاتی ہے جو بغیر ظاہری
اسباب سوچ وفکر کے محض باطنی صفائی سے مبدأ فیض خداوند تعالیٰ کی
طرف سے دل پر القا ہو جاتی ہے
ب۔ کبھی ایسی صورت پیش آتی ہے کہ پردۂ غیب سے کوئی آواز آتی ہے جس
کو وہی سن سکتا ہے۔ مگر نہ ایسی کہ اس کی کیفیت وہ یا کوئی اور بتا سکے۔ بلکہ
بلا کیف بات اس کے کانوں میں آتی ہے۔ اور وہ اس کا مطلب سمجھ جاتا ہے
ج۔ کبھی یوں ہوتا ہے کہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے براہ راست القا تو جبرائیل
فرشتے پر ہوتا ہے۔ پھر وہ روحانیات کی ایک جماعت کے ساتھ روحانی
طور پر پیغمبر کے پاس آ کر روحانی طور سے اس کلام کو نبی کے دل پر ڈالتا
ہے اور خوب یاد کرا کر واپس جاتا ہے۔ ہم مسلمان کوئی دعویٰ قرآن کے
ذمہ نہیں لگائیں گے۔ جو اس نے خود نہ کیا ہو بلکہ جو کچھ قرآن شریف نے
خود کہا ہے وہی کہیں گے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ بس سنئے:۔

وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ
وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ (پ ۲۵ ع ۶)

یعنی خدا کے ہاں دستور ہے کہ وہ جب کسی آدمی سے بات
کرتا ہے تو بذریعہ وحی (قسم اول) کے کرتا ہے یا پس پردہ (قسم ثانی
سے) کرتا ہے۔ یا رسول کو فرشتہ بھیج کر (قسم ثالث) سے جو چاہتا
ہے الہام کرتا ہے۔ ان تینوں قسموں کے الہام کو الہام شرعی کہتے ہیں
ثالث ان تینوں قسموں کے مطابق نبی اور رسول تو ان تینوں قسموں پر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک ہیں۔ یعنی نبیوں کو ان تینوں قسم کے الہام ہو سکتے ہیں۔ مگر اولیاء کرام جو انبیاء کے پورے تابعدار اور جانشین ہوتے ہیں ا پچھلی قسم کے سوا پہلی دو قسموں سے حصہ ملتا ہے۔

(از صلہ تا صٹ)

آریوں سے امر تنقیح

الہام کی تعریف میں تو ہم (مسلمانوں اور آریوں) کا اتفاق ہے۔ چنانچہ سوامی دیانند جی بھومکا مترجمہ نہال سنگھ ص ۱۰ اور ستیارتھ پرکاش ص ۲۶۶ پر تسلیم کرتے ہیں اور بابو نہال سنگھ (مترجم بھومکا و ستیارتھ پرکاش) اس کو واضح لفظوں میں لکھتے ہیں۔

"الہام اس علم کو کہتے ہیں جو ایشور (خدا) کی طرف سے دل میں پیدا ہو" (دیباچہ بھومکا اردو صفحہ ۵)

اس کے قریب ماسٹر آتما رام جی امرتسری نے مباحثہ نگینہ میں اظہار کیا تھا (دیکھو پرچہ اول) اصل تعریف تو الہام میں دونوں قوموں کا اتفاق ہے ہاں آریہ سماج کی طرف الہام کے متعلق چند شرائط لگائی جاتی ہیں۔ جن کا ثبوت دینا انہیں پر ہے ہم پر نہیں ص ۹......"

۷۔ جہاد وید

صفحات ۴۰۔ ثنائی پریس امرتسر
طبع دوم بماہ جولائی ۱۹۲۳ء عیسوی

"جس میں جہاد کا ثبوت ویدوں اور ہندو دھرم کے شاستروں سے کافی وافی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی پر مہر لگا دی گئی ہے" (سرورق)
مولانا اپنے معمول بہ عنوان "پہلے مجھے دیکھئے" کے تحت میں فرماتے ہیں۔

اسلام علاوہ اعتقادی تعلیم کے عملی تعلیم میں سے جس حکم پر فخر کر سکتا ہے۔ وہ مسئلہ جہاد ہے (ن) اور مرزا صاحب قادیانی اپنے اپنے جس الہام پر فخر کر سکتے ہیں وہ ہے۔ ع اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال) ہم خدا لگتی کہنے سے نہیں رہ سکتے کہ اسلام میں جہاد کی پاک تعلیم موجود ہے اور سچ تو یہ ہے کہ اگر اسلام میں جہاد کی تعلیم نہ ہوتی تو ہمارے خیال میں اسلام کے غلط مذہب ہونے کی یہی ایک دلیل کافی ہوتی کہ اُس میں جہاد نہیں۔

اما جن شرائط سے جہاد کی تعلیم دیتا ہے۔ ان کے بیان کا محل اور ہے۔ یہ رسالہ ان شرائط اور مواقع کے بتانے کے لیے نہیں بر خلاف اس کے مخالفین خصوصاً آریہ سماجیوں نے ایسے پاک اور ضروری مسئلہ پر چونکہ اعتراضات کیے اور اپنی تعلیم کو چھپایا۔ اس لیے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک رسالہ لکھا جائے کہ اس رسالہ میں آریہ دھرم کی معتبر کتابوں سے جہاد کا ثبوت دیا ہو۔ چنانچہ یہ رسالہ اسی غرض سے لکھا گیا ہے اور اسی بنا پر اس کا نام تجویز ہوا ہے

جہاد وید

متن کتاب

بذیل تقسیم جہاد مولانا فرماتے ہیں:۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہمارے صاحبی دوست جب سنتے ہیں کہ ویدوں میں جہاد کا حکم ہے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ جہاد مذہبی نہ تھا" نہیں معلوم یہ کہنے سے وہ اپنا کیا فائدہ سمجھتے ہیں۔ اس لیے پہلے ہم جہاد کی تقسیم بتلاتے ہیں۔

دنیا میں جنگ دو قسم کی ہوتی ہے۔

۱۔ مذہبی ———— ۲۔ ملکی

مذہبی جنگ سے مراد وہ لڑائی ہے جو بوجہ اختلافِ مذہب مخالفین مذہب سے ہو جاتا ہے۔ یعنی ایک فریق دوسرے فریق کا ہم خیال ہو جائے تو مذہب جنگ بند کرنے کا حکم دیتا ہے۔ دوسری جنگ کا خاتمہ فتح ملک پر یا مصالحت ہوتا ہے خواہ اس کے دونوں فریق ایک ہی مذہب کے ہوں۔ جیسے گزشتہ ایام میں چین اور جاپان کی لڑائیاں

یہ ظاہر ہے کہ مذہبی کتابوں کے اندر جن لڑائیوں کا ذکر ہوگا وہ مذہبی ہوں گی۔ اور جن لوگوں کو مذہبی کتابوں میں دشمن کہا ہوگا وہ اس دین اور کتاب کے منکر مراد ہوں گے۔ جس کتاب میں ان کا ذکر ہوگا۔ مثلاً اگر قرآن شریف میں لکھا ہو کہ دشمنوں کو مارو تو ان دشمنوں سے وہی لوگ مراد ہوں گے جو دین اسلام کے مخالف اور مسلمانوں کے بحیثیت اسلام دشمن ہوں اسی طرح ویدوں میں بھی سمجھنا چاہیے۔

اس واجبی تمہید کے بعد وید کے جہاد کے احکام سنئے:-

۱۔ اے دشمنوں کے مارنے والے! اصول جنگ میں باہر ایسے خوف و

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہراس وشپر جاوو جلال عزیزو اور جواں مرد! اتم سب رعایا کے لوگوں کو خوش رکھو، پرمیشور کے حکم پر چلو اور بد فرجام دشمن کو شکست دینے کے لیے لڑائی کا سرانجام کرو۔

تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے جو اس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم تن اور فولاد بازو ہو اپنے زور بازو سے دشمنوں کو تہ تیغ کرو۔ تاکہ تمہارے زور بازو اور الیشور کے لطف و کرم سے ہماری ہمیشہ فتح ہو (اتھروید کانڈ ۶۔ انوواک ۱۰ ورگ ۷، ۹ منتر ۲)

کس زور شور سے جہاد کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ پہلے واقعات بتلا کر روئے زمین پر سکہ جمانے کا حکم ہے۔ آگے چلئے:۔

۲۔ اسی طرح صفحہ ۲۵ تک ۸، حوالے ہیں۔ آخری حوالہ جن میں (۸) عبارتیں سوامی دیانند صاحب کی مرقومہ ہیں۔ مثلاً

(نمبر ۷) جو اپنے ملک کا راج ہوتا ہے وہ سب سے افضل ہوتا ہے اور غیر ملک والوں کا راج پورا آرام دہ نہیں ہے (ستیارتھ پرکاش نمبر ۸ ص ۲۹) سوامی جی کے اس سے پہلے کے حوالے یہ ہیں:۔

(نمبر ۱) جب اپنا اقبال ترقی پر ہو تب بداندیش دشمن پر حملہ کرنا راجہ کا فرض ہے (ستیارتھ پرکاش ص ۱۹۰)

(نمبر ۲) کوئی دشمن اس کے رخنہ اور کمزوری کو نہ جان سکے اور خود دشمنوں کے رخنوں کو معلوم کرتا رہے۔ جس طور پر کچھوا اپنے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعضا کو چھپائے رکھتا ہے۔ اسی طرح دشمن کی دخلیابی کے رخنہ کو پوشیدہ رکھے۔ (ستیارتھ صفحہ ۱۹۹)

مولانا فرماتے ہیں " اب ہم اپنے ناظرین کو ذرا اور اوپر لے جانا چاہتے ہیں۔ یعنی ویدوں کی سلطنت کے زمانے میں! مگر ہماری رسائی تو وہاں تک نہیں۔ اس لیے کسی بڑے کامل اور واقف رہنما کی ضرورت ہے الحمدللہ کہ ایک بڑا ماہر واقف حال ہندو لیڈر ہم کو مل گیا۔ جن کے وسیلے سے ہم اس دربار تک پہنچے ہیں۔ یہ لیڈر ہندو قوم کا فخر، ہندوستان کا چمکتا ہوا ستارہ انڈیا کونسل لنڈن کا ہندو ممبر، مشہور فاضل رائیش چندر دت ہے۔ مسٹر موصوف نے ایک انگریزی کتاب لکھی ہے۔

جس کا ترجمہ اردو میں "قدیم ہندوستان کی تہذیب" کے نام سے شائع ہوا ہے۔ فاضل ممدوح جو لکھتے ہیں۔ ناظرین عموماً اور ہمارے سماجی ممبر خصوصاً اُسے ٹھنڈے دل سے سنیں۔ فرماتے ہیں:۔

ہم رگوید میں اکثر ان لڑائیوں کا بیان بھی پاتے ہیں۔ جن میں اُن کو قدیم باشندگانِ ہند سے لڑنا پڑا تھا۔ چنانچہ ان بیانوں میں سے بعض فقروں کا ترجمہ جن سے بے انتہا خصومتوں اور عداوتوں کا ایک مناسب خیال ذہن نشین ہو گا، یہاں پر کیا جاتا ہے۔ واقعات کثیر التعداد ہیں۔ جن کے انتخاب میں ہم لوگوں کو کمال دشواری واقع ہوتی ہے۔ لیکن جہاں تک ہم سے ہو سکا۔ ہم نے ایک فقرہ کا ترجمہ انتخاب کرکے درج ذیل کیا ہے:۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ______

اندر نے جس سے اکثر لوگ ظاہر و پوشیدہ مناجات و دعا
کرتے ہیں اور جو اپنے باوقار رفقاء کے ہمراہ رہا کرتا ہے اپنے
بجر (صاعقہ) سے دسیو اور سمیو فرقوں کو تباہ کر ڈالا یہ زمین پر بود و
باش رکھتے تھے۔ پھر اس نے اپنے سفید رنگ کے دوستوں
(آریوں) کو کھیت تقسیم کر دیئے۔ وہ گرجنے والا سورج کو روشن
کرتا اور مینہ برساتا ہے۔ (۱ × ۱۰۰ - ۱۸)
اندر نے اپنے ہتھیار (بجر) سے پورے زور کے ساتھ
رودسیوں کی بستیوں کو خاک میں ملا دیا اور اپنی مرضی سے اِدھر اُدھر
گشت لگاتا پھرا۔
اسے بجر کے رکھنے والے! تو ہمارے منتروں کا قبول کرنے
والا ہو۔ اندر اپنے ہتھیاروں پر جھک اور آریہ کی قوت و
شہرت دو چند کر! (۱ × ۱۰۳ - ۳)
اسی طرح مسلسل تقریباً (۱۶) اقتباس) میں خلقت ______ ہے
مولانا صلى ۳ پر فرماتے ہیں ہ

ناظرین

ہم آپ کی زیادہ سمع خراشی نہیں چاہتے۔ واقعات کے مطابق
نتیجہ آپ لوگوں کی رائے پر چھوڑتے ہیں۔ ہمارے سماجی منتریوں
کا ہم کو جہاد کی بابت ملزم گردانا اور بار بار جہاد و فساد کے دل آزار کلمے
لکھنا اور ویدک جہاد سے چشم پوشی کرنا کہاں تک واقعات پر مبنی ہے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ | ہاں اتنا کہنے سے بھی ہم نہیں رک سکتے کہ حوالہ جات مذکورہ بالا سے یہ امر بآسانی سمجھ میں آتا ہے کہ وید ابتداء دنیا سے نہیں بلکہ ایسے وقت میں تصنیف ہوئے جس وقت دنیا میں بہت سی قومیں پیدا ہو چکی تھیں۔ جن میں جنگ و جدال کا سلسلہ برابر جاری تھا۔

(ابوالوفا ثناء اللہ امرتسر)

اگر ہندوستان کے ہنود نے جن میں آریہ سماجی بھی ہیں پاکستان پر ماہ ستمبر ۱۹۶۵ء میں جارحانہ حملہ نہ کیا ہوتا تو ہم مشورہ عرض کرتے کہ مولانا ثناء اللہ کا یہ رسالہ (جہاد وید) ہندی بھاشا رسم الخط میں چھپوا دیا جائے۔ مگر بھارت کی موجودہ حکومت تو جہاد سے چار ہاتھ آگے بڑھ گئی ہے (ن)

۳۔ بحثِ تناسخ

ضخامت ۳۰ صفحات۔ مباحثہ مولانا ابوالوفا اور مہاشہ تمارام جی آریہ پرچارک
آفتاب برقی پریس امرتسر

مہاشہ تماجی سے مولانا کا ایک مناظرہ مسئلہ الہام پر ہوا۔ جس کا تبصرہ اسی حصہ میں ہے۔

یہ مناظرہ تناسخ پر ہے اور تناسخ ہے مرنے کے بعد فوراً کسی اور وجود (جون) میں جا بسنا۔ اس مسئلہ پر غازی محمود دھرمپال مرحوم نے "تناسخ چکر اور سوامی دیانند" میں لکھا ہے۔ کہ میں نے جب برہمن استری سے شادی کی ہے اس کے بطن سے سوامی دیانند پیدا ہوں گے"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت مناظرہ یہ ہے :۔

(سوال نمبر۱) مولوی صاحب : انسانی قالب روحوں کے لیئے اصل ہے یا کسی نیک کام کے عوض یا گناہوں کی سزا بھگتنے کو ملتا ہے۔

آریہ صاحب : قالب انسانی روحوں کو سزا جزا بھگتنے کے لیے ملتا ہے اگر نیک اعمال زیادہ ہوں تو یہ قالب ملتا ہے۔

(سوال نمبر۲) مولوی صاحب : ابتدا میں خدا نے مختلف اجسام (اقسام) پیدا کئے تھے، یا ایک ہی، اگر ایک ہی تھا تو کون تھا ؟

آریہ : ابتدا سے آپ کی مراد کیا ہے ؟

مولوی صاحب : ابتدا سے وہ زمانہ مراد ہے جس سے پہلے اجسام مخلوق نہیں تھے۔

آریہ (جواب نمبر۲) ہم ایسی کوئی ابتدا نہیں مانتے۔ کیونکہ ہم مانتے ہیں کہ روح، خدا اور مادہ تینوں ہمیشہ سے قائم ہیں۔ جس طرح ہم ہمیشہ کے لیئے لفظ ابتدا استعمال نہیں کر سکتے۔ اسی طرح یہاں بھی ابتداء کا لفظ عائد نہیں ہو سکتا۔ البتہ موجودہ دنیا جب ہوئی تو مختلف اقسام حیوانات کے اور انسانوں کے ہوئے۔ لیکن یہ مختلف اقسام ان کے پچھلے جنموں کے کرموں کے موافق دیئے گئے تھے۔ ہم کبھی روح کو یا سرشٹی دنیا کا انتہا یا ابتدا، نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ جو چیز ہمیشہ سے ہوتی ہے اس کے واسطے ابتدا اور انتہا عائد نہیں ہو سکتی۔ سندھیا کا منتر جو ہے اس میں بھی لکھا ہے کہ سوریا چندرمسو دھاتا یتھا پوروم کلپیت (یعنی موجودہ سرشٹی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روحوں کے پچھلے اعمال کے مطابق رچی گئی

مولوی صاحب: (جواب نمبر ۴) اگر آپ روحوں اور مادہ کو قدیم اور انادی مانتے ہیں۔ لیکن اس ترکیب کو تو حادث جانتے ہوں گے اور حادث جانتے ہیں تو حادث یعنی نوپید کے لیے کوئی زمانہ ایسا ہونا چاہیئے جس سے وہ پہلے نہ ہوں۔

آریہ (نمبر ۴): ترکیب سے کیا مطلب؟

مولوی صاحب (نمبر ۵): ترکیب سے مراد وہ تعلق ہے جس کی وجہ سے ان دونوں کے مجموعہ کو ایک کہا جاتا ہے۔ مثل انسان و حیوان وغیرہ۔

آریہ (نمبر ۵): ہم کوئی ایسی ترکیب نہیں مانتے جس سے روح اور مادہ کے تعلق کو ایک کر سکیں۔ روح ہر ایک حالت میں روح ہے اور مادہ ہر حالت میں مادہ ہے اور انسان یا حیوان موجودہ شکل میں آنے سے پہلے بھی مادہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یعنی انسانی یا حیوانی روح اس جسم کے ملنے سے پیشتر سوکشم شریر (جسم لطیف) سے ملبوس تھی اور موجودہ سرشٹی ہونے سے پہلے جو حالت تھی اس حالت میں یہ جسم کثیف گو روح کو نہ ملا تھا لیکن اس حالت میں بھی اس کا خدا یا مادہ سے تعلق جدا نہ تھا۔ گو (پرلے) بالکل فنا کی حالت میں یہ افعال نیک و بد نہیں کر سکتی تھی۔ جیسا کہ انسان خواب کی حالت میں ہوتا ہے

(ن) ــــــــ تا بآخر!

05973

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حدوث وید

یہ کہ آریہ ادعا کے مطابق، وید قدیم نہیں۔ نکتہ استدلال یہ ہے:۔

اے انسانو!

تم میرے بتائے ہوئے پڑا انصاف و بے تعصب راستی کی صفت سے موصوف دھرم پر چلو اور ہمیشہ اس پر قائم رہو اور اس کے حاصل کرنے کے لیے ہر قسم کی مخالفت چھوڑ کر آپس میں ملو۔ جس طرح زمانۂ قدیم کے صاحب علم و معرفت راستی شعار طرفداری اور تعصب سے خالی عالم اور ایشور اور دھرم کے حکم کو عزیز جاننے والے تمہارے بزرگ تمام علوم سے ماہر اور لائق گزر چکے ہیں مجھ عبادت کرنے کے لائق، قادر مطلق وغیرہ صفات سے موصوف ایشور کے حکم سے تعمیل یا میرے بتائے ہوئے دھرم پر عمل کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح تم بھی اسی دھرم کے پابند رہو تاکہ وید میں بتائے ہوئے دھرم کا تم کو بلا شک و شبہ علم ہو جائے

(دیکھو مکار ترجمہ بابو ہنال سنگھ آریہ ساکن کرنال صہ)

" یعنی اے لوگو! جس طرح زمانہ قدیم کے صاحب علم و معرفت راستی شعار طرفداری اور تعصب سے خالی عالم اور ایشور اور دھرم کے حکم کو عزیز جاننے والے تمہارے بزرگ ———— "

اس سے معلوم ہوا کہ وید نازل ہونے سے پہلے ایسے لوگ گزر چکے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے جو عالم اور خدا کی عبادت کرتے۔
پس جب ایسا تھا تو وید قدیم کیسے ہوئے؟

۵۔ شادی بیوگاں اور نیوگ

بر صفحات ۔ ۱۶

مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر در ماہ جنوری ۱۹۲۸ء

شادی بیوگاں کا مفہوم ظاہر ہے کہ ہر بیوہ استری کے لیے دوسرا نکاح کر لینا جائز ہے۔ مگر آریہ سماجی اصول کے مطابق اس میں کئی جھول ہیں۔

۱۔ یہ کرم صرف ۳ - ورن - برہمن - کھشتری اور دیش کی استری کے لیے مباح ہے۔ مگر شودر - کہار - نائی وغیرہ کے لیے روا نہیں۔

۲۔ عورت غیر مدخولہ ہی کر سکتی ہے۔ مدخولہ کے لیئے روا نہیں "جس عورت یا مرد کا پانی گرہن پاتر سنسکار ہوا ہو (محض رسومات شادی ادا ہوئی ہوں) اور میل نہ ہوا ہو۔ یعنی اکھشت یونی استری (باکرہ عورت) اور اکھشت ویرج مرد ہو۔ ان کا دوسری عورت یا مرد کے ساتھ پنر دواہ (مکرر ازدواج) ہونا چاہیئے۔ (ستیارتھ پرکاش صـ ۱۴۶ باب ۴ فقرہ ۱۰۹)

یعنی زن مدخولہ دوسرا عقد نہیں کر سکتی۔ خواہ برہمن، دیش، کھشتری کیوں نہ ہو۔

اور نیوگ؟ | سوامی دیانند ایسے ہی ایک سوال پر لکھتے ہیں :-

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، نہیں! کیونکہ اگر عورت مرد برہم چریہ میں قائم رہنا چاہیں تو کوئی طبی خرابی برپا نہ ہوگی۔ اور اگر خاندان کے سلسلہ کو جاری رکھنے کے لیئے کسی اپنے ذات والے کا لڑکا گود میں لے لیں گے اس سے خاندان چلے گا۔ اور زناکاری بھی نہ ہوگی۔ اور اگر برہم چاری نہ رکھ سکیں تو نیوگ کرکے اولاد پیدا کرلیں۔

(ستیارتھ پرکاش ص۱۴۶)

نیوگ آریہ مت کے مطابق جس عورت کے ہاں مرد کی کمزوری وغیرہ سے بچہ پیدا نہ ہو تو مرد عورت کو اجازت دے کر:۔

اے نیک بخت! اولاد کی خواہش کرنے والی عورت تو مجھ سے علاوہ دوسرے خاوند کی خواہش کر۔ کیونکہ اب مجھ سے تو اولاد پیدا نہیں ہوسکے گی۔ تب عورت دوسرے مرد کے ساتھ نیوگ (مجامعت) کرکے اولاد پیدا کرے۔ (ستیارتھ پرکاش ص۱۲۵ طبع اول)

مگر نفس نیوگ کے متعلق ستیارتھ پرکاش کے اندر کچھ تفصیلات ایسی بھی ہیں جنہیں مولانا ہی نے قلم انداز فرما دیا ہے تو ہم بھی انہیں کیونکر بیان کریں۔ فمن اھم اقتدیٰ۔ البتہ ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۲۷ پر ملاحظہ فرمائیے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از نکاحِ آریہ

صفحات - ۴۰

مطبوعہ بازار امرتسر در ۱۹۲۵ء - بہ ماہ ستمبر

فرماتے ہیں:-

نوٹ نمبر ۱: آریوں کا دعویٰ اور نہایت زبردست دعویٰ ہے کہ کل علوم کا مخزن وید ہے۔ مگر عملی طور پر وہ اپنے گرو سوامی جی کی کی تصنیفات ہی کو پیش کرتے ہیں، اس لیے کہ سوامی جی کی کسی تصنیف سے حوالہ دینا ہر ایک آریہ کے نزدیک گویا آریہ دھرم کا حوالہ ہے۔

نوٹ نمبر ۲: نکاحِ آریہ میں ہمارے زیرِ نظر چند امور رہوں گے۔

۱۔ نکاح کی ضرورت اور غرض

۲۔ نکاح کس عمر میں ہونا چاہیئے۔

۳۔ نکاح کس قسم کی عورت سے ہو۔

۴۔ نکاح کے اقسام۔

۵۔ نکاح کرنے کا طریقہ

۶۔ میاں بیوی کے ملاپ کا طریقہ

۷۔ نکاح دائم۔ لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ

۸۔ نکاح بیوگاں۔

از مولانا: ہم پوچھتے ہیں کہ اول تو یہ سارے احکام اسلام میں نہیں، اور اگر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں بھی اور بقول آپ لوگوں کے کہ ظلم کرنا روا نہیں تو مسلمانوں کو اس ظلم اور ناروا کارروائی سے آپ کا ظلم کیوں کر جائز ہو سکتا ہے ـــ اصلی اور تحقیقی جواب یہ ہے کہ ان اسلامی مسائل کو شادی بیوگاں اور نیوگ سے کوئی تعلق نہیں۔

طلاق طلاق تو یہ ہے کہ بوقت ضرورت اور نا اتفاقی کے خاوند بیوی کی علیحدگی ہو جاتی ہے۔ چونکہ یہ مصنوعی تعلق ہے۔ اس لیے قابل انفصال ہے (مفصل دیکھو ترک اسلام)

اس لیے بھی اس کو شادی بیوگان اور نیوگ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس میں انفصال تو اس میں وصال ہے۔ دونوں کو ایک دوسرے کی نظیر بتلانا ان سجنوں کا خیال ہے۔ تعجب ہے کہ خود تو یہ حکم دیں:-

"عورت بانجھ ہو تو آٹھویں برس بیاہ سے آٹھ برس تک عورت کو حمل نہ ٹھہرے۔ یا اولاد ہو کر مر جائے تو دسویں برس۔ جب اولاد ہو تو تب لڑکیاں ہی ہوں، لڑکے نہ ہوں تو گیارھویں برس تک، اور جو بدکلام والی ہو تو جلدی ہی اس کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرے"

(ستیارتھ پرکاش ص ۱۵۵ باب ۴ (۱۳۹

کیا یہ حکم طلاق سے کچھ ہے بلکہ طلاق میں تو عورت دوسرے خاوند سے نکاح کر کے با آرام زندگی گزار سکتی ہے مگر اس نیوگی کی عورت کو جس کو اس نے چھوڑ رکھا ہے کیا کرے گی؟

متعہ ایسے ہی متعہ کی ماہیت معلوم کرنے کے بعد معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ بھی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے تعلق ہے۔ عرب میں قدیم سے دستور تھا کہ جب کوئی شخص کہیں مسافری میں جاتا تو اس جگہ چند روز قیام کے لحاظ سے کسی عورت کے ساتھ چند روزہ عقد کر لیتا۔ اتنے دنوں تک وہ اس کو بیوی اور یہ اُسے خاوند سمجھتی۔ مرد بعد فراغت اپنی راہ لیتا۔ اولاد اگر ہوتی تو اُس مرد کی ہوتی اور مثل دوسری اولاد کے اس کی وراثت ہوتی غرض مدت متعینہ میں مرد عورت مثل ناکح و منکوحہ کے ہوتے مگر اسلام نے اس رواج کو بتدریج اُٹھا دیا۔ اس کو بھی نیوگ سے کوئی تعلق نہیں۔ اس میں اولاد صاحب الفراش (نطفہ والے) کی ہوتی ہے۔ نیوگ والے کو بالکل جواب ہی دیا جاتا ہے

عزل ایسا ہی عزل بھی عرب میں ایک دستور تھا۔ کہ عورت کا حاملہ ہو جانا پسند نہ کرتے اور خاتمہ کے وقت نطفہ باہر گراتے کہ عورت حاملہ نہ ہو جائے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا کہ ہم عزل کریں۔ فرمایا یہ کیوں کرتے ہو؟ یہ تو ایک فضول حرکت ہے۔ جو بچہ خدا کو پیدا کرنا منظور ہے وہ ہو کر ہی رہے گا۔ بلکہ ایک حدیث میں فرمایا کہ ذالک وادخفی (یہ بھی ایک قسم کا اولاد کو زندہ درگور کرنا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عزل کوئی اسلامی حکم نہیں بلکہ منع ہے۔ اور اگر فرض ہو تو بھی اس کو شادی بیوگان اور نیوگ سے کیا تعلق ہے؟ عزل میں تو نطفے کا ضائع کرنا ہے۔ برخلاف اس کے نیوگ میں مفقود غیر کے نطفے کو اپنا بنانا ہے۔

تعداد ازواج یہ بھی ایک بے تعلق بات ہے۔ اس میں نہ تو عورت کو جذبہ منافرت سے روک ہے۔ نہ کسی غیر کا نطفہ اپنا بنایا گیا ہے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ بات صرف اتنی ہے کہ جس مرد کی طاقت اتنی ہو کہ ایک عورت اس کو کافی نہ ہو وے اور ساتھ ہی صاحب وسعت بھی اس قدر ہو کہ متعدد بیویوں کے اخراجات کا متحمل ہو سکے۔ پھر بڑی بات یہ ہے کہ عدل و انصاف کرنے پر اس کی قدرت ہو یہ خوف نہ ہو کہ ایک طرف جھک کر دوسری کو لٹکائے رکھے۔ ایسے شخص کو جائز ہے کہ تعدادِ ازدواج کے مسئلہ پر عمل کرے۔ غور سے سنو۔

فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً

یعنی اگر تم مالدار بھی ہو اور تم میں طاقت بھی ہو۔ پھر بھی اگر تمہیں یہ خوف ہو کہ تم متعدد بیویوں میں بانصاف نہ کرسکو گے تو تم ایک ہی بیوی پر قناعت رکھو اور بس!

آریہ سجنو! اسے بھی شادی بیوگان اور نیوگ سے کیا تعلق ہے؟ کیا اس میں کسی دوسرے کے نیچے کو لے کر اپنا بنایا گیا ہے۔ یا خلافِ قانون قدرت بیوہ کو تمام عمر ایک جائز اور فطری خواہش کے پورا کرنے سے روکا گیا ہے۔

(نوٹ) "تعدادِ ازدواج کی مفصل اور فلسفیانہ بحث تفسیر ثنائی جلد دوم میں ملاحظہ ہو۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ اصول آریہ

مطبوعہ طبع اول ۱۹۲۶ء طبع دوم نومبر ۱۹۲۹ء عیسوی

یہ رسالہ مادہ۔ روح اور سلسلہ کائنات کا حدوث دلائل عقلیہ سے ثابت کر کے آریہ تعلیم یافتوں کے نام ڈیڈیکیٹ (نذر) کیا گیا ہے۔"

مسئلہ زیر تنقیح آریاؤں کے عقیدہ میں جس طرح پرماتما ازلی ہے۔ اسی طرح روح اور مادہ دونوں ازلی ہیں۔"

دیباچہ آریہ سماج ہندوؤں کی ایک شاخ ہے۔ مگر ہندوؤں سے بہت سے امور میں مختلف، خیالات میں مختلف، اعمال میں مختلف طریق گفتگو میں مختلف، طرز کلام میں مختلف اور طرز استدلال میں مختلف ہے ہندو اپنے مذہب کو روایات سے مانتے ہیں۔ آریہ اپنے دھرم کو معقولیت سے ماننے کے مدعی ہیں۔ ہندو اپنے دھرم کی کسی بات کو غیر معقول پا کر چھوڑنے کے اقراری نہیں۔ برخلاف اس کے آریہ غیر معقول بات کو چھوڑنے کے مدعی ہیں۔ یہ قرآن کا طرز کلام اور طرز استدلال ہے جو درحقیقت معقول ہے۔

اہل اسلام سے آریہ سماج کا بہت سے مسائل میں اختلاف ہے الہام حق، نفس وحی ہیں، طریق عبادت میں نوعیت جزا و سزا میں وغیرہ وغیرہ

اصول آریہ (۱) آریوں کا اعتقاد ہے کہ وید چار ہیں۔ اور شروع دنیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا نے انہی لوگوں کو دیئے ہیں جن کے گزشتہ دنیا میں کئے اعمال اس مواد کے قابل تھے۔ اگر سوال ہو کہ اس سے پہلی دنیا کے شروع میں کن کو ملے۔ تو یہی جواب ملتا ہے۔ اس سے پہلی دنیا کے باشندوں پر سوال ہوتا ہے تو یہی جواب ملتا ہے کہ اس سے پہلی دنیا کے اعمال کے عوض میں ملے تھے۔ معلوم ہوا کہ اس عقیدے کا مدار بھی سلسلۂ دنیا کی قدامت پر ہے۔ پس سلسلۂ دنیا اصل اصول ہوا۔

۲۔ آریوں کا اصول دوم یہ ہے کہ پرمیشور دنیا کا خالق ہے۔ مالک ہے۔ مگر خالق کے معنی ترکیب دینے والا ہے نہ کہ پیدا کرنے والا۔ اس لیے کہ روح قدیم ہے بلکہ مادّہ بھی قدیم ہے۔

۳۔ آریہ سماج کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ خدا جامع صفات کمال ہے۔ مگر دونوں موصوف بالکمال نہیں۔ بلکہ ان میں سے ایک (مادہ) تو بالکل بے حس اور بے علم چیز ہے۔ روح البتہ ذی ادراک ہستی ہے۔ مگر صفت قدامت میں تینوں برابر ہیں۔

(ستیارتھ پرکاش ملا)

۴۔ یہ کہ اجسام میں جو اختلاف مراتب ہے۔ یہ روحوں کے پچھلے اعمال کی وجہ سے ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ شروع دنیا میں کیوں اختلاف تھا۔ تو جواب دیتے ہیں کہ اس دنیا سے پہلی دنیا کے اعمال کی وجہ سے اُس میں اور اس سے پہلی کی وجہ سے یہی تھا کیونکہ دنیا کا سلسلہ قدیم ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض مسئلہ تناسخ کا سارا مدار قدامت دنیا پر ہے۔ اس لیے اصل اصول یہی مسئلہ قدامت دنیا ہوا۔

پس اگر سلسلہ دنیا کی قدامت باطل ہو جائے یا روح اور مادہ کی قدامت کا عقیدہ غلط ہو جائے۔ تو آریہ سماج کا کوئی اصول بھی باقی نہیں رہ سکتا۔ اس لیے ہم نے یہ رسالہ لکھا ہے کہ اس اصل اور اصول کو توڑ کر ہم مسلمان ہمیشہ کے لیے سماجی مناظرہ سے فارغ ہو جائیں۔

۱۔ قدامت مادہ پر

۲۔ قدامت روح پر

۳۔ قدامت سلسلۂ دنیا پر

بحث کی نوعیت چوں کہ آریہ سماجیوں کا دعویٰ ہے کہ جو چیز عقلی دلیل سے ثابت نہ ہو۔ وہ ماننے کے لائق نہیں۔ لہٰذا ہم اس بحث میں دلیل کے موقع پر عقلی دلیل ہی پیش کرینگے البتہ فریق مخالف کا عقیدہ معلوم کرنے کے لیئے نقل کا حوالہ ہو گا!

قادیان سے آریوں کی تائید (بالفاظ مصنف) ان کی کتاب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدوث روح اور مادہ کے مطابق ان کا عقیدہ بھی بعینہٖ یہی ہے (کتاب ذکور حدوث روح و مادہ صفحہ ۲۴۴ ، ۲۴۵)

مولانا فرماتے ہیں:۔

قادیانی مرکز عرصہ سے آریہ سماج کے ساتھ میدانِ مناظرہ میں مقابل ہے۔ مگر افسوس کہ آخر کار اس نے آریہ سماج کے سامنے سر جھکا دیا۔ سے

حضرتِ واعظ نے پی کر یہ کیسی چال کی
محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر بن گئے

اصل مسئلہ پر بحث

مادہ کی حقیقت کا اظہار اور قدامت کا ابطال

آریوں کا عقیدہ ہے کہ دنیا میں تین چیزیں قدیم ہیں:۔

(۱) خدا (۲) مادہ (۳) روح

۱۔ خدا کی وحدت تو شخصی ہے یعنی ذات ستودہ صفات اپنی ہستی میں ایک ہی فرد ہے۔

روح اور مادہ مگر روح اور مادہ میں وحدت شخصی نہیں بلکہ وحدت نوعی ہے۔ کیونکہ روح ایک نہیں کئی ایک بے حساب ہیں۔ اسی طرح مادہ (جس کی حقیقت کا بیان آگے آتا ہے) ایک نہیں بلکہ کئی ایک عدد ہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تشریح سے آریوں کے عقیدے میں بے حساب اور بے اندازہ اشیاء قدیم ہیں۔ مگر روح اور مادہ کی وحدت کو حل انسان کے وحدت نوعی قرار دے کر کہا جاتا ہے کہ آریوں کے نزدیک تین چیزیں ہیں۔ چنانچہ آریوں کے گرو سوامی دیانندجی لکھتے ہیں:۔

قدیم اشیاء تین ہیں:۔

ایک ایشور، دوسرا جیو، تیسرا پرارتی (علت)

انہی کو نتیہ (ابدی) بھی کہتے ہیں۔ جو چیزیں نتیہ (قدیم) ہیں۔ ان کی صفات، حرکات اور حواس بھی نتیہ ہوتے ہیں۔

(ستیارتھ پرکاش بیان منتوبہ نمبر ۷)

از مولانا صاحب:۔ ان تین قدیم اشیاء میں سے ایک واحد حقیقی (خدا) کی ہستی تو فریقین میں مسلم ہے۔ بلکہ یوں کہیے کہ کل دنیا کو مسلم ہے۔

جہاں متفق بر الہیتش

باقی دو (روح اور مادہ) کی قدامت پر بحث ہے۔ چنانچہ ان میں سے پہلے مادہ کی قدامت کا ابطال کیا جاتا ہے۔

ہم کہہ چکے ہیں کہ ہمارے اس رسالہ میں دلائل عقلیہ ہوں گی۔ ہاں فریقین کا مذہب بتانے کے لیے نقل کی ضرورت ہوگی سو مادہ کی حقیقت کے متعلق آریوں کا عقیدہ بتایا جاتا ہے۔

نوٹ: ہر مصنوع چیز کے لیئے فلاسفروں کے نزدیک چار علتیں ہیں

ا۔ علت مادی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ علت صوری

۳۔ علت فاعلی

۴۔ علت غائی

آریہ سماجی انسانی صنعت پر خدائی صنعت کو قیاس کرکے اس میں بھی چاروں کی ضرورت کے قائل ہوئے ہیں۔ سوامی دیانند لکھتے ہیں :۔

علت مادی پرکرتی اور پرماتو (ذرے) ہیں

(ستیارتھ پرکاش باب ۸ نمبر ۹)

یعنی دنیا کی علت مادی جس سے دنیا بنی ہے وہ چھوٹے چھوٹے باریک ذرے ہیں۔ جن کی حقیقت حسب ذیل ہے :۔

سب سے لطیف جزو یعنی جو کاٹا نہیں جاتا اس کا نام پرمانو (ذرہ) ہے (ستیارتھ پرکاش باب ۸ صفحہ ۱۵۰)

اس مادہ کو دنیا کی پیدائش میں کمال تک دخل ہے۔ سوامی جی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے :۔

جیسے کپڑا بننے سے پہلے جولاہا روئی کا سوت اور نلی وغیرہ موجود ہوں تو کپڑا بنتا ہے۔ اسی طرح پیدائش عالم سے پیشتر پرمیشر پرکرتی (مادہ) کال (زمانہ) اور آکاش اور نیز جیو (روح) جو ازلی ہیں۔ موجود ہوتے ہیں۔ ان سے دنیا کی پیدائش ہوتی ہے اگر ان میں سے ایک بھی (کوئی ایک) خدا یا مادہ یا روح نہ ہو تو دنیا نہ ہو (ستیارتھ پرکاش باب ۸ صفحہ ۱۵۰)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو منتشر دی :۔ پھر یہ ماننا مشکل ہی ماں (صاحب قدرت) ہی کیا ہو۔ یہ تو صرف صنعت ہے کہ یہ ادوں سا ان مل گیا اور ایک نئی شکل متشکل کر دی!
چہ جائے کہ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْن
(جب خدا کسی شے کی تخلیق کا ارادہ کرتا ہے تو صرف ہو جا فرماتا ہے اور وہ شے ہو جاتی ہے)

مولانا صاحب فرماتے ہیں :۔

پہلے بتایا گیا ہے کہ سب سے زیادہ لطیف جزو جو کاٹا نہیں جاتا۔ آریہ اصطلاح میں پرمانو (مادہ) ہے جو عربی اور فارسی کی اصطلاح میں جزو غیر منقسم ہے۔ پس! ....

ان حوالجات سے آریوں کا مذہب مادہ کے متعلق معلوم ہو گیا کہ وہ ازلی ابدی ہے نہ مخلوق ہے نہ قابل فنا ہے پس!

قابلِ غور بات یہ ہے کہ جس پرمانو کو ناقابل تقسیم کہا گیا ہے کیا اس کی عدم تقسیم بوجہ کسی باریک آلہ نہ ملنے کے ہے یا اس کی ذات میں تقسیم کی قابلیت نہیں۔ اگر ذات میں تقسیم کی قابلیت ہے۔ مگر ان کے کاٹنے کا ایسا باریک آلہ مہیا نہیں ہو سکتا۔ جس سے وہ کٹ سکیں تو اس صورت میں معاملہ بالکل آسان ہے کہ وہ پرمانو (ذرہ) طول و عرض رکھنے کی وجہ سے مرکب ہو کر منفصل بنا ہوگا۔ اور جو مرکب منفصل ہو اس کے اجزا اتصال سے پہلے منفصل (جدا جدا) ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے سامنے مشاہدہ ہے کہ دیوار جو اپنے اجزا سے مرکب ہے ایک وقت ضرور ایسا آتا ہے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کے اجزا اتصال سے پہلے منفصل تھے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے
کہ جس مادہ کو سوامی دیانند نے بسیط غیر منقسم اور قدیم نے کہا ہے وہ قدیم
نہیں بلکہ بوجہ ترکیب کے حادث (نوین) ہے۔ مگر ایسی مرکب چیز کو قدیم
کہنا فلسفہ اور سائنس کے بالکل خلاف ہے (ص ۳)

اور اگر یہ خیال ہو کہ جس پرمانو (ذرہ) میں کسی قدر بھی طول ہے وہ
مرکب ہونے کی وجہ سے بے شک حادث ہے۔ مگر اس کو حل کرتے کرتے
جس آخری حد پر پہنچیں گے وہ بسیط اور قدیم ہے تو اس کا جواب دوسری
صورت میں ملاحظہ ہو۔

دوسری صورت اگر پرمانو (اجزائے مادہ) بذاتہ غیر قابل تقسیم ہیں۔ یعنی
اُن اجزا میں کسی قسم کا طول عرض نہیں تو مطلع صاف ہے۔

کیونکہ ان اجزاء میں تین اجزاء ہم اس طرح (—) بالکل ملا کر رکھتے
ہیں اور دیکھتے ہیں کہ درمیانی پرمانو (جُز غیر منقسم) کناروں کے دونوں جز ملنے
کو ملنے سے مانع ہے یا نہیں۔ اگر مانع ہے تو درمیانی پرمانو کی تقسیم ہو گئی اس
لیے کہ مانع ہونے کی صورت میں ایک کنارہ اس کا دائیں جانب سے ملتا ہوگا
تو دوسرا بائیں طرف اور یہ تقسیم کی علامت بلکہ خود تقسیم ہے۔ جب کہ ایک
جزو (پرمانو) تقسیم ہو گیا۔ تو باقی اجزاء بھی قابل تقسیم ہوں گے۔ کیونکہ نوع سب
کی ایک ہے۔ جب قابلِ تقسیم ہیں تو بسیط نہ ہوئے بلکہ مرکب ہونے کی
وجہ سے سارے پرمانو (اجزا) حادث ہوئے۔ چنانچہ سوامی دیانند
اس اصول کو تسلیم کرتے ہیں کہ :-

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اتصال سے پیدا ہوتا ہے وہ ازلی ابدی کبھی نہیں ہو سکتا"

(ستیارتھ پرکاش باب ۱۲ صہ ۲۷)

دونوں صورتوں میں مادہ ایک ثابت ہوا۔ لہٰذا اس کے حادث ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ سوامی دیانند باوجود اس اعتقاد کے جو مادے کے متعلق ان کو ہے اتصال عدم اتصال کے متعلق اقرار کرتے ہیں کہ

"جو شے اتصال سے بنتی ہے وہ اتصال سے پیشتر نہیں ہوتی اور انفصال کے آخیر میں بھی نہیں رہتی۔"

(ستیارتھ پرکاش باب ۸ صہ ۲۸)

نتیجہ صاف کہ جس مادہ کی یہ حقیقت ہے جو سوامی دیانند جی نے بتائی ہے وہ مادہ دنیا میں کوئی چیز موجود نہیں بلکہ محض ایک فرضی بلکہ وہمی خیال ہے۔

نوٹ منجھر جی: یہی عوارض مادہ کے بعد روح کی ازلیت کے ہیں۔ لہٰذا بقیہ بحث کو قلم انداز کیا جاتا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸- ہنود، آریہ سماج اور مولانا ثناء اللہ

ہنود کی طرف سے اسلام پر نکتہ چینی کا باقاعدہ آغاز کتاب تحفۃ الہند کی وجہ سے ہوا۔ جو مولانا عبید اللہ نو مسلم (ساکن قصبہ پائل ریاست پٹیالہ) نے لکھی۔ اس کتاب میں سناتن دھرم پر اعتراض تھے۔ آریہ سماج تو ابھی تک پروان بھی نہ چڑھا تھا۔ لیکن مولانا عبید اللہ نے تحفۃ الہند کے اندر یہ جو لکھ دیا کہ جن ہندوؤں کو مسلمان کیا تو ان کا نام عبید اللہ رکھا۔ جس پر آریہ سماج کا خون کھول گیا۔ تحفۃ الہند کا ایک جواب منشی اندرمن مراد آبادی نے تحفۃ الاسلام (فارسی میں) لکھا۔ ان کے بعد دیوان کرپا رام مدار المہام ریاست جموں اور ان کے بھائی اننت رام دونوں نے علیحدہ علیحدہ جواباً فارسی میں لکھے سوامی دیانند سرسوتی کی مرتبہ کتاب ستیارتھ پرکاش کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکا تھا۔ جس کے آخر میں (۱۴ سمولاس[1]) کا اضافہ انہی پنڈت اندرمن مراد آبادی نے کیا۔ جس میں اسلام پر ۱۵۹ اعتراضات ہیں۔

ان اعتراضات کی پناہ دھرم پال (نو مسلم آریہ) نے لی۔ اور اپنے "ترک اسلام" کی داستان اسی نام (ترک اسلام) پر پھیلا دی۔ یہ زمانہ ہمارے بد شعور کا تھا۔ ترک اسلام ہم نے بھی حاصل کی۔ اسلام پر وہی اعتراض ہیں جو ستیارتھ پرکاش کے مذکورہ ۱۵۹ میں آچکے ہیں ہیں مگر تمام مسلمانوں کے مطالعہ میں ستیارتھ پرکاش نہ آنے سے ترک اسلام نے تہلکہ مچا دیا۔

---

[1] سمولاس یعنی باب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے کئی جواب نکلے۔ مگر ان میں سب سے پہلا جواب مولوی ثناء اللہ کی طرف سے "ترک اسلام" نام سے شائع ہوا۔ اب سے مولوی صاحب ممدوح اور مہاشہ دھرمپال دونوں ایک دوسرے کے بالمقابل ہوکر میدان میں آ گئے۔ دھرمپال کے قلم میں روانی زیادہ اور منطق کم تھی۔ جس سے وہ بات کو بار دیتے۔ احسان کے حریف (مولوی ثناء اللہ) کے قلم میں متوسط درجہ کی روانی کے ساتھ منطق کی اس قدر کثرت تھی جیسے سہ

ٹپکی پڑتی ہے تیری آنکھ پہ مستی ساقی
اتنی مے ہے کہ سماتی نہیں پیمانے میں

اب مہاشہ ممدوح نے تہذیب الاسلام کے نام سے دوسری کتاب لکھی۔ اس کی وجہ تصنیف اپنے مسلمان حریفوں سے بدلا لینا مقصود تھا، خوب حملے کیے۔ لیکن اعتراضات میں اپنی پہلی تصنیف "ترک اسلام" ہی کو تو دہرا لیتہ کر دیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اسلام پر حملوں میں طبعاً غیور اور مقابلے کے لیے دل و جان کی بازی لگا دینے کے لیے سربکف رہتے مہاشہ ممدوح کی اس کتاب (تہذیب الاسلام) کے جواب میں تغلیب الاسلام مرتب فرمائی۔ جس کے جواب میں دھرمپال نے تبرا اسلام کی پناہ لی۔ جو مولانا ثناء اللہ کے "تبرا اسلام" سے کٹ کر رہ گئی۔ جس کا اعتراف خود مہاشہ صاحب نے اپنے رسالہ المسلم (دسمبر ۱۹۱۲ء) میں کیا ہے۔

مولوی ثناء اللہ نے دھرم پال کے اسلام پر تہمتوں کا جواب اور سماج

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اپنی طرف سے حملوں کے لیئے اخبار اہل حدیث کا دفتر کھول دیا جو اس دور کے پرچے دیکھنے سے واضح ہے۔ اس کے ساتھ ایسے ہی ایک اور حریف سے مقابلہ کی اُفتاد آ پڑی جو عبدالغفور کے دھرمپال بن جانے کے بعد نوجوان غلام حیدر ستیہ دیو کے روپ میں اُبھر آئے۔ یہ صاحب خود کو نسلاً سید اور سنداً جامع ازہر مصر کے فارغ التحصیل بتاتے (مگر بعد میں ثابت ہوا کہ وہ فارغ التحصیل نہ تھے) ستیہ دیو عربی میں مناظرہ کا چیلنج دیتے اور جابجا تقریروں میں اسلام پر وہی اعتراض کرتے جو ستیارتھ پرکاش کی رُد بکاری میں دھرمپال نے کیئے تھے۔ دھرمپال کے ساتھ ستیہ دیو کے سنجوگ نے مسلمانوں کو اور پژمردہ کر دیا۔ مولانا نے ان کی کتاب کتاب اللہ دید ہے یا قرآن" کا جواب بھی دیا۔ جس کا ذکر آگے آتا ہے۔

ادھر پنجاب کی جدید نبوت (مرزائے قادیان) نے مسلمانوں میں خلفشار پیدا کر رکھا تھا۔ جس کی وجہ سے اخبار اہل حدیث کو ان پر بھی متوجہ ہونا پڑا جس سے اخبار اہل حدیث میں آریہ سماج کے لیئے جگہ کم ہو گئی۔ تب آپ نے غیر مسلم محاذ کے لیئے دوسرا ہفتہ وار اخبار مسلمان جاری کر دیا جس میں کسی اسلامی فرقہ کے خلاف کوئی حرف نہ آتا۔ زیادہ تر سماج ہی پر لکھا جاتا۔ اخبار مسلمان (طبع ثانی) صرف ۶ ماہ تک جاری رہا۔ اس مدت میں مولانا ثناء اللہ صاحب نے سماج پر جو کچھ لکھا اس کی فہرست اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں:۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۱۔ اسلامی نجات اور آریہ سماج کے ہفوات [1]	۷ر جون ۱۹۱۰ء	۵
۲۔ مولانا ست دیو	۱۰ر جون ۱۹۱۰ء	½ کالم
	۲۸ر جون ۱۹۱۰ء	۱½ صفحہ
۳۔ غلام حیدر کون ہے؟	۱۲ جولائی ۱۹۱۰ء	۱ صفحہ
۴۔ قہر البشری بر نعرۂ حیدری	۱۹ر جولائی ۱۹۱۰ء	۱۶ صفحے (الجہود پمفلٹ)

---

[1] مناظروں میں ہفوات و ہذیانات و خرافات جیسے الفاظ شیعہ مناظرین کی وجہ سے آگئے جن میں حق تقدم مولانا مقبول حسین صاحب مترجم کلام پاک کو حاصل ہوا اور مجالس میں طعن و طنز کا آغاز بھی مولانا ممدوح ہی کی شیریں بیانی کی بنا پر ہوا۔ ۱۰ اس بارے میں ان پر مقدمہ بھی چلا اور سزا بھی ہوئی۔ مگر ان کی ظلمنیت ان امور پر سدا غالب علی الکل غالب رہی۔

غلام حیدر کے شدھ ہونے پر سماج نے گنگا کو الٹا بہا دیا۔ مولوی ثناء اللہؒ کی دیدہ وری نے بھانپ لیا۔ ۱۰ خبار آریہ مسافر آگرہ نے اپنے تازہ شکار کی نمائش بن بے سمجھے بوجھے حماقت فرمائی اور ان کے اسلام پر اعتراضات بڑے فخر سے اپنے اخبار (آریہ مسافر) میں شائع کرنے بیٹھ گئے۔ مثلاً

اسلام اور عیسائیت

ابی بن کعب کے باپ سے روایت ہے کہ فرمایا (باقی اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحات	تاریخ اخبار	آریہ سماج
۱½ کالم	۱۲ر جولائی ۱۹۱۰ء	۵۔ آریہ مسافر امرتسر میں مع غلام حیدر
ایک صفحہ	۱۹ جولائی ۱۹۱۰ء	۶۔ مصنف نورا حیدری اور اس کی حقیقت
	۲۶ر جولائی ۱۹۱۰ء	۷۔ مسافر منتا ہے؟ ایضاً در بارہ غلام حیدر

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ حضرت محمد نے کہا اگر ہجرتؐ کی ہوتی تو میں مرد انصار سے ہوتا۔ پھر آپؐ نے کہا کہ اگر انصار (یعنی عیسائی) کسی گھاٹی یا وادی میں چلیں گے تو میں ان کے ساتھ ہوں گا (ترمذی) ان حدیثوں سے ظاہر ہے کہ در اصل محمد صاحب دل سے عیسائی تھے۔ نہ معلوم پھر آج کل مسلمان عیسائیوں سے کیونکر جھگڑا کرتے ہیں۔ (آریہ مسافر ۱۵ر جولائی ۱۹۱۰ء)

مسلمان! محمد صاحب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دل کا حال معلوم ہو یا نہ ہو مگر آریاؤ! تمہاری لیاقت اور قابلیت کا اندازہ تو ہو گیا کہ تم انصار کو "نصاری" سمجھے۔ الخ
(مسلمان ۲ر اگست ۱۹۱۰ء صفحہ ایک)

اخبار آریہ مسافر ۱۵ر جولائی ۱۹۱۰ء میں انہی غلام حیدر صاحب کے تجزیہ پر یہ سطور کندہ ہیں:۔

انس بن مالک سے روایت ہے کہ (باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۸ - مسافر کی تنقید	۹ راگست سنہ ۱۹۱۰ء	۲¼
۹ - آریہ صاحبان کی خدمت میں عرض	۱۴ رجون سنہ ۱۹۱۰ء	۲
۱۰ - وید اور اس کا ایشور	۱۴ رجون سنہ ۱۹۱۰ء	۲
۱۱ - جاپان میں اسلام	۲۱ رجون سنہ ۱۹۱۰ء	ایک صفحہ
۱۲ - آریہ جہاد اور وید مقدس کی خونخوار تعلیم	۲۱ رجون سنہ ۱۹۱۰ء	۳
۱۳ - تضحیک از آریہ (مسلسل)	۲ - ۹ - ۲۳ و ۳۰ راگست سنہ ۱۹۱۰ء	ایک صفحہ، ۱¼ ″، ۲ - ۲¼ ″

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ: حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہا انصار میرے بھید کی جگہ اور میرے خواص ہیں اور عام لوگ جلدی ہی بہت ہو جائیں گے اور یہ کم (ترمذی) یہ پیشگوئی بھی حضرت کی الٹی ہی پڑی - کیونکہ عیسائیوں کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔

اس پر اخبار مسلمان میں لکھا گیا ہے کہ:۔

"دیانندیو! ایسے شخص سے قرآن جدید لکھواتے ہو جو کیونکہ غلام حیدر صاحب نے شدھ ہونے کے ساتھ ہی اپنی طرف سے دوسرا قرآن مرتب کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحات	تاریخ اخبار	آریہ سماج
۱½ صفحہ	۲۸ جون ۱۹۱۰ء	۱۴۔ آریہ سماج کی دیانند سے بیزاری، اور قرآن شریف کی پیروکاری
۴½ صفحے	۵ جولائی ۱۹۱۰ء	۱۵۔ عدم نجات آریہ از کتب دیانند
۲½ صفحے	۱۲ جولائی ۱۹۱۰ء	۱۶۔ گوشت خوری پر چند سوالات
¾ کالم	//	۱۷۔ مسلمانوں کی ہمت
۱¾ کالم	۱۹ جولائی ۱۹۱۰ء	۱۸۔ الہامی قصص اور سماجی تصدیق
ایک صفحہ	۱۹ جون ۱۹۱۰ء	۱۹۔ لاہور میں مباحثہ [1]

---

[1] لاہور میں مذاہب اسلام پر مختلف عنوان سے لیکچر ہوتے۔ یہ مناظرہ لاہور کی ایک مجلس آریہ ڈیبیٹ نے کرایا۔ پہلے انہوں نے دفتر انجمن مجاہدین اسلام میں مباحثہ کے لیے درخواست بھیجی۔ جس پر مولانا ثناء اللہ کا تقرر ہوا۔ اور اُدھر سے ماسٹر دیوی دیال پروفیسر آریہ سماج مقرر ہوئے۔ مناظرہ ہوا مگر حاضرین پروفیسر صاحب سے خوش نہ ہوئے۔ ۱۸ جولائی سوموار ۱۹۱۰ء کو پھر مناظرہ ہوا۔ اس روز سماج کی طرف سے لالہ کاشی رام وید پیش ہوئے اور (باقی اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۲۰- کیا آریہ سماج ملیچھ ہے[1]	۲۶ر جولائی ۱۹۱۰ء	½ صفحہ
۲۱- آریہ جواب دینے سے عاجز ہیں	۲۶ر جولائی ۱۹۱۰ء	½ صفحہ
۲۲- آریوں کا طرز عمل	۲۶ر جولائی ۱۹۱۰ء	½ "
۲۳- دیانند مقرر نہیں تھا[2]	" " "	۱½ "

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) صدر ڈاکٹر پرمانند تھے۔ مگر ان سے بات بنائے نہ بنی۔ (مسلمان ۱۹ و ۲۶ر جولائی ۱۹۱۰ء)

[1] یہ مضمون دھرمپال کے اخبار ارجن ۱۵ر جولائی ۱۹۱۰ء صفا سے منقول ہے۔ ہوا یہ کہ لاہور کے لالہ گوکل چند دبارکھی آریہ نے بنارس میں پنڈتوں کو جمع کرکے آریہ سماج کو بھرشٹ، ملیچھ اور کتوں کی مانند بھونکنے والا بتایا" (ارجن)

[2] یہ مضمون لاہور کے ناستک اخبار "جیون تت" (۱۵ر جولائی ۱۹۱۰ء) سے نقل کیا گیا ہے۔ جس میں سوامی دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج کے متعلق یہ ناگوار بحث ہے کہ انہوں نے نیوگ کا پرچار (اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں) جو کیا تو سوامی جی خود بھی نیوگ ہی کا کرشمہ نہ ہوں۔ مذہبی مباحث میں پیشوایان مذہب کی ذات کے متعلق یہ طریق گفتگو عیسائی مشنری اور ان کے مصنفین کی پیدا کردہ ہے۔ جس کے چند نمونے مصری فاضل محمد حسین ہیکل مرحوم نے اپنی کتاب حیات محمد صلعم میں جمع کیے ہیں۔ جن میں سے (باقی اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انیساج	تاریخ اخبار	صفحات
۲۴۔ مسافر سنتا ہے	۲۶ر نومبر سنہ ۱۹۱۰ء	۲۰ ص ۱
۲۵۔ سوامی دیانند کے باپ کا ثبوت [1]	۲۷ر نومبر سنہ ۱۹۱۰ء	۲ کالم
۲۶۔ آریہ جواب دینے سے عاجز ہیں [2]	۲۶ر نومبر سنہ ۱۹۱۰ء	ایک کالم
۲۷۔ آریوں کا طرز عمل	،	
۲۸۔ آریوں میں اوہام پرستی [3] نمبر ۱، ۲	۹ر اگست سنہ ۱۹۱۰ء	۲ صفحے
۲۹۔ آریوں میں اوہام پرستی نمبر ۳	۱۶ر اگست سنہ ۱۹۱۰ء	۲ ،

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) وہ نمبر یہ ہیں :۔

۱۔ حضرت محمدؐ نے شراب کی مستی میں جان دی اور اس کے پیروؤں نے اس کی لاش میلے کے ڈھیر پر پھینک دی۔

۲۔ مسلمان اپنی مسجدوں میں (حضرت) محمدؐ کی مورتی یا تصویر قبلہ کی طرف رکھتے ہیں۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

[1] از عبدالحکیم مدرسہ سبحانیہ الہ آباد۔ [2] از سعید احمد فاروقی۔

[3] حوالہ از ہر دو نمبر۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۳۰- شیر بکری کو ضرور کھا جائے گا	۱۶ راگست ۱۹۱۰ء	۲½ صفحہ
۳۱- مسافر کی تنقید نمبر۲	۲۳ راگست ۱۹۱۰ء	۲ "
۳۲- ایڈیٹر مسافر کی غلط بیانی اور ہرزہ سرائی	۲۳ راگست ۱۹۱۰ء	۲ "
۳۳- نیک بخت اور عالی حوصلہ	۳۰ راگست ۱۹۱۰ء	½ کالم
۳۴- آریہ مسافر جالندھر کی ایمانداری	۳۰ راگست ۱۹۱۰ء	۱½ صفحہ
۳۸ سنوہ اشد ہو گئے	۳۰ اگست ۱۹۱۰ء	ایک کالم

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابق) ہندوستان میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے ساتھ مسیحی مشنری تو آنا ہی تھی۔ کمپنی اور اس کے بعد جن لوگوں کے ہاتھ میں ہند پر قبضہ کیے حقوق منتقل ہوئے۔ دونوں انگریز ہی تھے۔ دوسروں نے بھی پہلوں کی مانند عیسائی مشنریوں کو ملک میں ریل دیا۔ یہ خود تو نہایت معصومانہ بھروپ بھرے رہتے۔ ہندوستان کے عام رواج کے مطابق ان کے چہروں پر ڈاڑھیاں بھی پھیلی رہتیں۔ بازاروں میں مجمع لگاتے اور منادی کرتے۔ چند بلے لوٹ باتوں کے ساتھ ایسی دریدہ دہنی (باقی اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۳۶۔ مسافر پکڑا گیا۔ در بارہ مناظرہ نابھن جنیبہ	۶ ستمبر ۱۹۱۰ء	۳½ کالم
۳۷۔ مسافر کے غم میں ہم بھی شریک ہیں	۶ ستمبر ۱۹۱۰ء	۱½ کالم
۳۸ مسافر کی جدائی	۱۳/۲۰ ستمبر ۱۹۱۰ء	۳ کالم
۳۹۔ قفل خاموشی (مسافر آگرہ سے خطاب)	۶ ستمبر ۱۹۱۰ء	۱½ کالم
۴۰۔ قہر البشری بر نعرۂ حیدری	۱۳/۲۰ ستمبر ۱۹۱۰ء	۲ صفحے
۴۱۔ ایڈیٹر مسافر کی مصطفےٰ آباد میں گت	۱۳/۲۰ ستمبر ۱۹۱۰ء	۲ "
۴۲۔ آریوں کے دس اصول	۱۳/۲۰ " "	۲ "

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) شروع کر دیتے۔ جس سے لوگ گھبرا کر گھر سے نکل آتے مگر زبان سے کچھ نہ کہہ سکتے۔ ان کے جواب انگریزی حکومت کا خوف تھا کہ ابھی ابھی بیت چکی ہے۔ حاکم

جسے دیکھا حاکم وقت نے کہا یہ تو قابل دار ہے

یعنی غدر ۱۸۵۷ء میں ؛ مسیحی مشنریوں کی۔

میں سوامی دیانند سرسوتی ظاہر ہوئے۔ ان کے بانی ہیں ر باقی اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۴۳۔ مقام حیدرآباد آریہ دینڈت بھوجدت ایڈیٹر مسافر آگرہ کی جہالت و نادانی (نامہ نگار)	۱۳/۲۰ ستمبر ۱۹۱۰ء	۱½ صفحہ
۴۴۔ آریہ پبلک خبردار رہے دھرمپال کی خطرناک چال (منقول اردو ٹریبیون گزٹ)	۱۳/۲۰ ستمبر ۱۹۱۰ء	۱½ کالم
۴۵۔ میں مسلمان ہو گیا ملا ایک شدھ کردی آریہ سماج نور محمد کا خط	۲۳/۳۰ ستمبر ۱۹۱۰ء	۱ کالم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) کتاب ستیارتھ پرکاش تھی۔ شعلۂ جوالا کی صورت میں ! اس کے ۱۴ ویں سمولاس کو چھوڑیئے۔ خود سوامی جی نے ہندوؤں کے فرقہ بام مارگی کا کھنڈن جس لہجہ میں فرمایا ہے۔ بام مارگی سادھوؤں کے پرستار اسے گوارا نہ کر سکے۔ ادھر سوامی دیانند کے ظاہر ہونے کے وقت ہندوستان کے ہندو جو بام مارگی سادھوؤں کو پرماتما کا روپ سمجھتے۔ ستیارتھ پرکاش (پرکاش یعنی اجالا) کی روشنی سے ان کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ اور وہ اس کے مصنف پر کوئی ایسی تہمت تراشنے میں مصروف ہو گئے جو ان کے سادھوؤں اور مہنتوں کی خدائی میں استحکام و استقرار کا باعث ہو سکے۔ انہوں نے سوامی جی پر دو اعتراضات اس قسم کے کئے۔ جن میں ایک اعتراض (باقی اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۴۶۔ قہرالیشری بجزہ جیدکی حصہ دوم	۲۷ر ستمبر ۱۹۱۰ء، ۱۴ر اکتوبر ۱۹۱۰ء	۱½ صفحہ
۴۷۔ ہندوستان میں اسلام کس طرح پھیلا		۲½ "
۴۸۔ مباحثہ نابھ کی نسبت پرکاش کی غلط بیانی	۲۷ر ستمبر، ۱۴ر اکتوبر	½ کالم
۴۹۔ کیا آریہ سماجی دیانندی مقلد ہیں[1]	۲۷ر ستمبر، ۱۴ر اکتوبر	۲ صفحے
۵۰۔ زندگی کیونکر ہوگی[1]	۲۷ر، ۱۴ر اکتوبر	۱½ کالم
۵۱۔ ایڈیٹر مسافر اور ایڈیٹر اندر[3]	"	۱½ کالم

[1] منقول از اہل حدیث امرتسر [2] انا الہدایت دہلی [3] از الحق دہلی

(بقیہ صفحہ گذشتہ) ان کے مسیحی مشنریوں کے متقدم یہودی راہبوں نے ان کے حضرت مسیح کی ولادت پر کیا تھا۔

اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ بُرا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدچلن تھی (تو یہ کیا کر بیٹھی)۔

یا اخت ھارون ما کان ابوک امرأ سوء وما کانت امک بغیا

(۱۹: ۲۷ بترجمہ اہل الکلام) (باقی اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۵۲۔ نومسلموں سے متعلق ضروری اعلان	۲۷/۱۴ اکتوبر	ایک صفحہ
۵۳۔ ماہ رمضان کی ناقدرکشی	"	ایک
۵۴۔ آریہ فتنہ یا مفسدہ پردازی	"	دو "
۵۵۔ مسافر آگرہ کی بے سمجھی	"	ایک "
۵۶۔ تضحیک آریہ	۱۰/۱۸ "	دو صفحہ
۵۷۔ " "	۲۵ "	۱½ "
۵۸۔ خبریں	۱۱/۱۸ "	

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) سناتن دھرمیوں کا سوامی دیانند پر یہ اعتراض اسی نوع کا تھا کہ وہ اپنے باپ کی صلب سے نہیں!

مولانا مرحوم نے یہ مضمون جیون تت سے نقل کیا۔ جیون تت سکھ گرکل کا تھا نا ستک اور باطن سناتن تھے۔ جب وہ سوامی دیانند کی گرفت سے خود کو بے ستگار نہ کر سکے تو ان پر اس قسم کی تہمتیں لگانا شروع کر دیں۔

حضرت ابوالوفا "جیون تت" کی نیت کو سمجھتے تھے۔ مگر اس اثنا میں سنہ بارہ برکش میں منشی اندرمن نے ہم ادیں ممولاس میں اسلام پر جس انداز سے گفتگو کی۔ اس میں رسول صلعم پر کئی باتیں غیر مناسب لہجہ میں تھیں۔ اتنے میں دھرمپال اور آریہ مسافر (اخبار) آگرہ نے بھی اسلام اور اس کے بانی م پر در باقی اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۵۹۔ لالہ تھوڑا لال کا مسلمان ہونا	۱۶/۱۲ اکتوبر	ایک کالم
۶۰۔ میں نے اسلام کیوں چھوڑا	//	۲ کالم

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اسی قسم کے بے مناسب الزام عائد کرتے رہے مولوی ثناء اللہ کو خود سیاسی عسرت تھے۔ انہیں جیون نت کی کسی ہوئی بات مل گئی۔ جسے اپنے اخبار (مسلمان) میں لبعیر کسی حاشیہ کے شائع کر دیا۔

یہاں تک لکھ چکا۔ کہ غازی دھرمپال سے ملاقات کا ارادہ جو کئی روز سے تھا۔ عمل میں لانے کے لیے ان کے دولتکدہ پر پہنچا۔ تو ان کے صاحبزادے فرش پر بیٹھے تھے۔ میری دریافت پر انہوں نے کہا۔ انہیں تو ہم نے رات کے ۹ بجے میانی صاحب میں دفن کر دیا ہے[1]۔ میرے وہ تمام مسودے خاک میں مل گئے۔ جن میں غازی ممدوح مرحوم اور مولانا ثناء اللہ مغفور کی باہمی ردو کد تعمیذ کرنا مدنظر تھا۔ اب یہ داستان بھی مطبوعہ لٹریچر کے سہارے پر لکھنا پڑے گی۔

---

[1] آج ۱۲ مارچ (۱۹۶۰ء) (دکشنبہ) ہے۔ غازی صاحب نے پرسوں رات کے ۹ بجے انتقال فرمایا۔ اور ان کی وصیت کے مطابق مرحوم کی لاش کل رات کے ۹ بجے تک رکھی رہی۔ انہوں نے اپنے بچوں سے کہا تھا کہ بعض حالتوں میں انسان سکتے سے دم بخود ہو کر رہ جاتا ہے۔ (باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۶۱۔ کیا ہندو اور آریہ دو مترادف الفاظ ہیں	۱۱/۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۱۰ء	۲ ۳/۴ صفحے
۶۲۔ کیا ہندوؤں اور مسلمانوں میں اتحاد ممکن ہے؟ (سید سلیمان پھلواروی)	۱۱/۱۸ اکتوبر	۱ ۱/۲ صفحہ
۶۳۔ سابقہ انعامی اشتہار کے جواب میں آریانہ گپوڑے	؍	۲ ۳/۴ ؍
۶۴۔ مسلمانوں کی دردناک فریاد من المسلمین والمسلمات	؍	۱ ؍
۶۵۔ شرارت کا زبردست مرکز (لندن ٹائمز بحوالہ پرکاش لاہور) مولوی صاحب کا ریمارک	۲۵ اکتوبر	۲ ۱/۴ صفحے

(بقیہ حاشیہ در حاشیہ صفحہ گذشتہ) اس حالت میں ۲۴ گھنٹے رہے اس کی نبض دوبارہ لوٹ آتی ہے۔ مرحوم مذہبی میدان کا یہ صف شکن تھا۔ شعلہ بجو اسلامی کیمپ میں کھلبلی ڈال دی۔ اور واپس لوٹا تو آریہ لشکر میں ابتری پھیل گئی۔ راقم نے ان کے سب دور (مطالعہ کے ذریعے) دیکھے۔ میں ان کے اخبار (اہلحدیث) ہفت روزہ کا خریدار بھی تھا۔ غازی صاحب زندگی کی ۷۹ ویں منزل میں تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۶۶. آریہ سماج کی موجودہ حالت (ایک عیسائی کے قلم سے)[1]	۲۵ اکتوبر	۲ صفحہ
۶۷. سلطنت روس اور	۱۵ ستمبر ۱۹۱۰ء	دو کالم

[1] : (از حضرت ابوالوفا) (منقول از اخبار نور افشاں (جو مسیحی پرچہ ہے))
راقم مضمون نے بڑی خوبی سے آریوں کی عیب چینی کی۔ مگر ویدک دھرم کے عالمگیر ہونے اور عیسائی مذہب کے عالمگیر ہونے پر جو زور دیا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ انجیل شریف کی ناواقفیت پر مبنی ہے۔ مذہب اور اہل مذہب کی نسبت دراصل ہو کل اور وکیل کی سی ہے جو دعوی مؤکل نہ کرے۔ وکیل بھی وہ نہیں کر سکتا اسی طرح جو دعوی خود مذہب نہ کرے۔ بلکہ وہ اس کی تکذیب کرے۔ وہ اہل مذہب بھی پیش نہ کریں۔ ورنہ کہا جائے گا کہ پیراں نے ——— انجیل شہادت دیتی ہے کہ جناب مسیح کے پاس ایک غیر اسرائیلی عورت نے اپنا حال عرض کر کے دعا کی دعا کی درخواست کی تو جناب ممدوح نے فرمایا:- "میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا" (متی ۱۵ کی ۲۴) حالانکہ عورت مذکورہ کی درخواست صرف دعا کی تھی۔ تاہم جناب مسیح نے اس سے صرف یہ فرمایا تو ثابت ہوا کہ مسیحی تعلیم اور مسیحی مذہب تمام عالم کے لیے نہیں بلکہ خاص بنی اسرائیل کے لیے ہے۔ پھر نہیں معلوم کہ عیسائی مشنری اس کو عام کیوں کہتے ہیں اور کیوں غیر قوموں کو عیسائی مذہب میں داخل کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں لوگ بھی انجیل یا مسیح نہیں ؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۶۸ - ویدوں کی اصل	۲۵ر اکتوبر ۱۹۱۰ء	½ کالم
۶۹ - دخل در معقول	یکم نومبر "	۱½ کالم
۷۰ - سماج بھائی اور ہندوؤں کی طاقت	" از اخبار عام[1] لاہور	۱⅙ کالم
۷۱ - عالی جناب سید علی صاحب بلگرامی اور آریہ سماجی سردمہری	"	۲⅕ کالم
۷۲ - اثبات ہستی صانع عالم	ابوتراب	۴ صفحہ
۷۳ - مسافر (اخبار) کے نئے درشن پر ہمارا چھینا در	۱۵ر اکتوبر	۲¼ کالم
۷۴ - لحاف میں وحی	"	¾ "
۷۵ - انعام دینے سے پھر گئے	"	¾ "
۷۶ - حدوث مادہ نمبر ۱	ابوتراب ۲۲ر نومبر	۳ "
۷۷ - حدوث مادہ	" " "	۲¼ "
۷۸ - ستیارتھ پرکاش کی بابت عدالت کا فیصلہ	۱۵ر نومبر	۲¼ "
۷۹ - اسلام عیسائی ممالک میں	۲۲ر نومبر	۲½ "

[1] اخبار عام لاہور کا ہندو اخبار تھا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

صفحات	تاریخ اخبار	آریہ سماج
½۱ صفحہ	۲۲ر نومبر ۱۹۱۰ء	۷۹۔ اسلام عیسائی ممالک میں
دو کالم	۱۵ر " "	۸۰۔ نیوگ کرانے کا الٹی میٹم
¾ "	۱۵ " "	۸۱۔ سنگھو سبھا
½۱ کالم	۲۲ " "	۸۲۔ مسافر (اخبار) کو پرکاش (اخبار) نے خوب جواب دیا
½۲ کالم	" "	۸۳۔ مسافر کی چیں بول گئی
¼ "	" "	۸۴۔ دہجارام غور سے سنئے
۲ صفحے	" "	۸۵۔ اٹاوہ میں آریوں سے مباحثہ
۲ صفحے	" از جیون تت	۸۶۔ آریہ سماج میں ستیارتھ پرکاش کی پوزیشن
ایک کالم	"	۸۷۔ ہندوستان کا گوشت
ایک کالم	"	۸۸۔ قرآن مجید کا تمام مسلّم کتابوں سے مختلف ہونا
¾۲ صفحے	۲۹ر نومبر	۸۹۔ آریہ جواب دیں
۲ صفحے	"	۹۰۔ ایک آریہ کے مسلمانوں سے چند سوالات بغرض جواب
¾ صفحہ	جیون تت ۲۹ر نومبر	۹۱۔ خدا اچھا یا ہاتھی

www.KitaboSunnat.com

آریہ سماج	تاریخ اخبار	صفحات
۹۲- قدیم ہندوستان کی تہذیب	۲۹ر نومبر اخبار کیسل	ایک صفحہ
۹۳- حق گوئی کی بےقدری ہے	"	¾ "
۹۴- تنقید از آریہ نمبر ۱ (ر مسافر آگرہ)	۶ر دسمبر	۳¾ "
۹۵- " " " نمبر ۲	۲۷ر دسمبر	۲ "
۹۶- کیا آریہ سماج پنچایتی مذہب ہے	۱۳ر دسمبر	۴ "
۹۷- ابطال تناسخ	"	۲½ "
۹۸- مسافر انعام نہیں لیتا ہے	"	۱¼ کالم
۹۹- اسلام میں شرک	۲۰ر دسمبر	۲ صفحے
۱۰۰- تو نے ہمیں جگا دیا	"	¾ صفحہ
۱۰۱- اسلام سماج سے ہار گیا	۳ر جنوری	۳½ "
۱۰۲- ہندو، مسلمان اور آریہ	" " اخبار عام	۲½ "

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو ضروری سوالات

مفصلہ ذیل دو سوالات مولوی ثناء اللہ صاحب ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر کی خدمت میں بھیجے گئے تھے۔ ناظرین "المسلم" کی ضیافت طبع کے لیئے سوالات کو مع مولوی صاحب موصوف کے جواب کے درج کیا جاتا ہے:۔

سوال :۔

مکرم بندہ جناب ایڈیٹر صاحب اہل حدیث

السلام علیکم

۸ ستمبر ۱۹۱۲ء کے اہل حدیث میں بابو غلام حسین صاحب کا ایک ضروری سوال اور اس کا جواب میری نظر سے گزرا۔ بابو صاحب موصوف نے قرآن مجید کی متعدد آیتیں پیش کر کے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہمیں حنفی شافعی، حنبلی، اہلحدیث، وغیرہ کہلانے کی بجائے صرف مسلمان کہلانا چاہیئے۔ اس پر میرے دو سوالات ہیں امید ہے کہ بابو صاحب موصوف یا آپ خود میرے ان دو سوالوں کا جواب بذریعہ اہل حدیث دے کر مجھے ممنون فرمائیں گے۔

اوّل :۔ "مسلمان" کس زبان کا لفظ ہے۔ کیا قرآن مجید میں یا کسی معتبر حدیث میں "مسلمان" کا لفظ آیا ہے یا نہیں ؟

دوئم : کیا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لیئے "مسلمان" کا لفظ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کرتے تھے اگر کرتے تھے؟ تو ثبوت درکار ہے۔

ان سوالات کے پوچھنے سے میرا مدعا یہ ہے کہ اکثر احباب مجھ سے استفسار کرتے رہتے ہیں۔ کہ میں حنفی، شافعی، حنبلی، شیعہ، اہلحدیث وغیرہ کس گروہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ اور میں اپنے آپ کو مسلمان کی بجائے "مسلم" کیوں لکھتا ہوں۔ میں ایسے احباب کو عموماً یہ جواب دیتا ہوں کہ جو لوگ اپنے آپ کو قرآن مجید کی موجودگی میں حنفی۔ شافعی۔ اہل حدیث وغیرہ کہتے ہیں، وہ تو بدعتی ہیں۔ ہاں جو لوگ اپنے آپ کو "مسلمان" کہتے ہیں وہ بھی بدعتی ہیں۔ بنا بریں میں اپنے ساتھ حنبلی۔ شافعی حنفی شیعہ۔ اہل حدیث کا دُم چھلا لگا کر بدعتی بننے کی بجائے اپنے آپ کو مسلمان نہیں بلکہ "مسلم" کہتا اور لکھتا ہوں۔ اس لیے کہ جس کلام پاک کو میں اپنی دینی کتاب مانتا ہوں اس نے مجھے یہی سبق دیا ہے کہ میں اپنے آپ کو "مسلم" ہی لکھوں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ یا ابو صاحب موصوف مہربانی کر کے یہ بھی ارشاد فرما دیں گے کہ آیا میرا اپنے احباب کو مذکورہ بالا جواب دینا از روئے قرآن مجید درست ہے یا غلط؟

(غازی محمود دھرم پال اڈیٹر المسلم۔ لدھیانہ)

جواب: از مولوی ثناء اللہ صاحب

اصل سوال کا جواب تو آسان ہے مگر آپ کی اس تحریر سے جو ہمیں حیرت یا مسرت ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ آپ اب اسلام میں ایسے پکے ہو گئے ہیں کہ ان سب فرقوں پر بدعتی کا فتویٰ لگاتے ہیں جس پر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا کوئی مخلص اگر یہ کہے تو بجا ہے۔

خدا تیرا بُت کافر دراز سن تو کرے
جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

کچھ شک نہیں کہ لفظ مسلمان فارسی میں مستعمل ہے۔ اصل میں عربی لفظ مسلم کو بزیادتی الف۔ نون اہل فارس نے مسلمان بنالیا۔ چونکہ ہندوستان میں اسلام اہل فارس کے ذریعہ آیا ہے۔ اس لیے نام (مسلمان) بھی انہی کا تجویز کردہ مروج ہوگیا۔ ورنہ اصل میں مسلم ہے۔

لطیفہ: عربی قاعدہ سے مسلمان تثنیہ کا صیغہ ہے۔ اہل فارس نے اس لفظ کو جب لیا ہوگا۔ تو ان دنوں اہل اسلام متاہل (میاں بیوی) مسلمان ہوتے ہوں گے اور میاں بیوی چونکہ ایک ہی حکم رکھتے ہیں۔ اس لیے انہوں نے تثنیہ کا صیغہ واحد پر بھی بولنا شروع کر دیا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جس شخص کی بیوی مسلمہ نہ ہو وہ مسلمان نہ کہلائے۔ چاہے غازی محمود ہو یا دھرمپال[1] یہ میری ذاتی رائے ہے۔ ممکن ہے آپ کے خلاف ہو

اہل حدیث ۱۰ر اکتوبر ۱۹۱۴ء

---

[1] دھرمپال محمود مرحوم سماج سے لوٹتے ہوئے ایک آریہ استری سے شادی کر کے ہمراہ لائے۔ یہ خاتون اب تک زندہ ہیں۔ ان کے بطن سے سات فرزند اور تین صاحبزادیاں ہیں۔ قیام نسبت روڈ لاہور میں ہے۔ (مؤلف)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست کیا ہے؟ مسلم یا مسلمان ۔ جناب مولوی صاحب کے مذکورہ بالا جواب سے یہ بات صاف ہو گئی ۔ کہ اصلی لفظ "مسلم" ہے چنانچہ قرآن مجید میں بھی هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ کے مطابق خداوند قدوس نے ہمارا نام مسلم ہی رکھا ہے ۔ اور تمام قرآن مجید میں ہمیں اسی نام سے پکارا ہے ۔ اگرچہ حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ کے مطابق قرآن مجید کی شہادت کی موجودگی میں ہمیں کسی دوسری کتاب کی شہادت کی ضرورت نہیں ہے ۔ مگر پھر بھی کہا جا سکتا ہے کہ حدیث شریف میں بھی مسلمان کا لفظ نہیں وارد ہے اور خود رسول مقبول نے بھی اپنے آپ کو مسلمان کے نام سے نہیں پکارا ۔ اس کے برعکس ہمیں آنحضرت کا یہ قول ملتا ہے ۔ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ یعنی جس بات کے کرنے کا ہم نے حکم نہیں دیا یا ہم نے خود اس پر عمل نہیں کیا وہ مردود ہے ۔ یہ تو صاف ثابت ہے کہ آنحضرت نے نہ اپنے آپ کو "مسلمان" نام سے پکارا نہ دوسروں کو حکم دیا کہ وہ اپنے آپ کو اس نام سے پکاریں پس ایسی صورت میں جو شخص قَالَ اللهُ وَ قَالَ الرَّسُوْلُ کا قائل ہو کر بھی اپنے آپ کو بجائے "مسلم" کے "مسلمان" یا شیعہ ۔ سنی ۔ حنفی شافعی ۔ مالکی ۔ احمدی ۔ چکڑالوی ۔ اہلحدیث وغیرہ کہتا یا لکھتا ہے وہ ضرور بدعتی ہے اور اس کا یہ فعل مردود ہے ۔ تعجب ہے کہ وہ فرقہ جس کا اصول یہ ہو کہ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کلام اللہ کے دیئے ہوئے مبارک نام مسلم کی بجائے اہل فارس کے بخشے ہوئے نام "مسلمان" کو اپنے لیئے پسند کرے اور اس سے بھی بڑھ کر اہل حدیث کہلائے جانے کی بدعت چلائے اور اسلام میں پارٹی سپرٹ کو بڑھائے !! اے خداوند قدوس ! تو اسلام میں سے اس بدعت یا پارٹی سپرٹ کو دور کر تو نے ہمارا نام "مسلم" رکھا۔ اور تو نے ہمارے لیئے رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ دین اسلام کو پسند کیا۔ وہ جو تیرے دیئے ہوئے نام "مسلم" کے ساتھ الف، نون بڑھا رہے ہیں۔ یا حنفی، شافعی شیعہ سنی۔ احمدی۔ چکڑالوی۔ اہلحدیث وغیرہ نام رکھ کر تیرے مقدس دین اسلام میں بدعتیں برپا کر کے آپس میں سر پھٹول ہو رہے ہیں تو ان بدعتیوں کو راہ راست پر لا اور ان کو "مسلم" بنا!

لطیفہ در لطیفہ: جناب مولوی صاحب نے اپنے مضمون کے آخر میں "مسلمان" لفظ کے متعلق جو لطیفہ لکھا ہے اس کو پڑھ کر مجھے سوامی دیانند یاد آگیا۔ سوامی صاحب نے ستیارتھ پرکاش سمولاس چہارم دفعہ ۱۰۹ میں منوسمرتی کا ایک شلوک درج کیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر زفاف سے پہلے مرد یا عورت کا انتقال ہو جائے تو پس ماندہ کو عقد ثانی کی اجازت ہے۔ یہ شلوک نقل کر کے سوامی دیانند نے مفصلہ ذیل نتیجہ نکالا ہے:۔

اس سے کیا نتیجہ نکلا۔ کہ برہمن، کھشتری، اور ویش ورنوں میں مجامعت شدہ مرد و عورت کا عقد ثانی نہیں ہونا چاہیئے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوامی دیانند نے اسی قیاسی بات پر نیوگ کے خیالی محل کی تعمیر کر ڈالی جو آج تک خالی پڑا ہے اور جس میں کسی دیانندی نے آج تک بغیر کرایہ کے بھی رہنا پسند نہیں کیا۔ سوامی دیانند کے الفاظ میں مولوی صاحب کے استدلال کو یوں ادا کیا جا سکتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ اہل دین اسلام میں سے کوئی رنڈوا یا بیوہ۔ کنوارہ یا کنواری اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے۔"

ذاتی رائے کی مرمت

اپنے لطیفہ میں مولوی صاحب نے ایک مزید چٹکی لی ہے۔ وہ یہ کہ جس کی بیوی مسلمہ نہ ہو وہ مسلمان نہ کہلائے۔ یہ ان کی ذاتی رائے ہے مگر یہ مرمت طلب ہے۔ صحیح یہ ہے کہ جس کی بیوی مسلمہ نہ ہو وہ اپنے آپ کو مسلمان کہے اور جس کی بیوی مسلمہ ہو وہ اپنے آپ کو مسلمان نہ کہے اس لیئے کہ از روئے قرآن مجید مسلمہ کا خاوند مسلم ہونا چاہیئے۔ نہ کہ مسلمان "مسلم اور مسلمہ" تو خدا کے تجویز کردہ نام ہیں۔ اور "مسلمان" اہل فارس کی بدعت ہے۔ غازی محمود دھرم پال "مسلمان" یا فارس کے بدعتیوں کا مقلد نہیں ہے بلکہ وہ "مسلم" ہے۔ اس کی بیوی بھی "مسلمانی" یا بدعتی نہیں ہے بلکہ عملی طور پر "مسلمہ" ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بت پرستی، قبر پرستی، تعزیہ پرستی، باطل پرستی، گنڈے، تعویذ، جادو، ٹونہ، اور ان تمام بدعتوں سے جو کثرت سے مسلمان عورتوں میں موجود ہیں، نفرت کرتی ہے اور خداوند قدوس وحدہٗ لا شریک کے سوا، نہ کسی پیغمبر کی پرستش کرتی ہے نہ کسی غیر سے دعا و مدد مانگتی ہے حالانکہ لَا اِکْرَاهَ فِی الدِّیْنِ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق اس کو میں نے مکمل آزادی دے رکھی ہے۔ مگر پھر بھی جب اس کی ہندو سہیلیوں نے اس کو اپنے ساتھ "تیوں" کے میلے پر لے جانا چاہا تو اس نے اس میلے کو ایک "مخش میلہ" کہکر جانے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ اس میلے میں ہزاروں مسلمان "مستورات" موجود تھیں۔ جب اس کو دوسہرہ پر لے جانا چاہا تو بھی اس نے انکار کر دیا۔ حالانکہ دوسہرہ میں بھی مسلمان" عورتیں موجود تھیں۔ جب اس کو گنگا" پوجنے کو کہا گیا تو اس نے سخت نفرت کا اظہار کیا۔ حالانکہ کثرت سے مسلمان مستورات گنگا پیر پوجتی ہیں۔ اس کے علاوہ جب اس کی مسلمان" سہیلیوں نے اس کو گنڈے تعویذ کی تعلیم دینی چاہی تو اس نے ان کو بھی جھاڑ دیا۔ جب انہوں نے اس کو پیروں کے نام پر چراغ جلانے کے لیے کہا تو ان کو بھی جھڑک دیا۔ "دم کیا ہوا پانی" کا وعظ سنایا تو بھی ڈانٹ دیا۔ جب میرے نماز جمعہ و عید میں شامل ہونے پر اس کی ہندو سہیلیوں نے یہ طعنہ دیا۔ کہ ایلو وہ اپنے بھائیوں میں جا ملا۔ تو اس نے ان کو جواب دیا۔ کہ وہ تو پرماتما کی پوجا کرنے کے لئے اپنے بھائیوں میں جا ملا۔ مگر جو ہندو لوگ کنجریوں کے پاس جاتے ہیں۔ وہ کس مطلب کے لیے اپنی بہنوں سے ملتے ہیں"؟ یہ جواب سن کر اس کی ہندو سہیلیوں کا دم خشک ہو گیا۔ بیشک ایک مسلم پارلیمنٹسٹ کی بیوی بھی مسلمہ پارلیمنٹسٹ ہی ہونی چاہیئے۔ (منقول از رسالہ المسلم اکتوبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۳۲۵ تا صفحہ ۳۲۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبح کے وقت مہاتما[1] جی کے دوبارہ درشن ہوئے اور کچھ مختصر سی بات چیت بھی ہوئی۔ چند روز کے بعد میرے لیئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ میں گروکل میں ہی مستقل طور پر قیام کروں۔ قیام کے فیصلہ کے بعد کام کا فیصلہ ہونا تھا۔ چونکہ اہلِ اسلام کی طرف سے ترکِ اسلام کی بدولت آریہ سماج اور آریہ دھرم پر نہایت زور شور سے گولہ باری ہو رہی تھی اور آریہ سماج کی طرف سے اس بات پر زور دیا جا رہا تھا کہ میں ان کتابوں کا جواب دینا شروع کروں۔ بنا بریں مہاتما صاحب موصوف نے مجھے اس گولہ باری کے مقابلہ پر کھڑے ہو جانے کا مشورہ دیا۔ اور میرے لیے یہی کام تجویز کیا گیا۔ اگر بغور دیکھا جاوے تو میرے لیے اس کام کے تجویز کرنے میں بڑی دور اندیشی اور عقلمندی سے کام لیا گیا تھا۔ کیونکہ یہ کام "لکڑی اور کلہاڑی" کی پالیسی پر مبنی تھا جنگل کو کاٹنے کے لیئے اسی جنگل کی لکڑی کا دستہ بنا لینا بہت حکیمانہ فعل تھا۔ میں نے اس خس و خاشاک کی جھونپڑی میں ڈیرہ لگا دیا اور اہل اسلام کی طرف سے جس قدر کتب شائع ہو چکی تھیں ان سب کا بغور مطالعہ کر کے میں نے نتیجہ نکالا کہ ان کتابوں میں سے زیادہ حصہ ایسا ہے جو بد مذاق قلم کی پیدائش ہے۔ جن میں رنجیدگی

---

[1] مہاتما منشی رام (سوامی شردھانند) جو دلی میں عبدالرشید کے ہاتھ سے قتل ہوئے۔ (مؤلف)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متانت ہے۔ نہ اصولی بحث ہے بلکہ محض دشنام دہی سے کام لیا گیا ہے۔ چنانچہ ایسی تمام کتب کو میں نے ناقابل التفات سمجھا۔ دوسرا حصہ ایسی کتابوں کا تھا جن میں سر سے پاؤں تک الزامی حملے کیے گئے تھے اور معترض کو قائل کرنے کے لیئے الزامی دلائل سے کام لیا گیا تھا۔ اس قسم کی کتب کو بھی میں نے نظر انداز کر دیا۔

تیسری قسم میں وہ کتابیں شامل تھیں جن میں متانت و سنجیدگی کے علاوہ اصولی بحث کرتے ہوئے ہر ایک مسئلہ کے دونوں پہلو دکھائے گئے تھے۔ ان کتابوں میں ذاتی حملوں یا محض طعن و تشنیع سے کام نہیں لیا گیا تھا۔ گو ان میں کہیں کہیں مذاقیہ سپرٹ پائی جاتی تھی۔ مگر وہ مذاق عامیانہ یا سوقیانہ نہ تھا بلکہ عالمانہ تھا۔

حکیم نور الدین قادیانی اور مولانا ثناء اللہ اس قسم کی صرف دو ہی کتابیں میری نظر سے گزریں۔ ان میں سے ایک کا نام "نور الدین" تھا۔ دوسری کا نام "ترکِ اسلام" پہلی کے مصنف مولانا مولوی نور الدین صاحب قادیانی تھے۔ دوسری کے مصنف مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری تھے۔ ان ہی دو کتابوں کو میں نے جواب الجواب کے لیے پسند کیا۔ ان دونوں کتابوں کی سپرٹ ایک دوسرے سے مختلف تھی۔ "نور الدین" میں جنگی یا سپاہیانہ سپرٹ سے کام لیا گیا تھا۔ اس کے مصنف نے ملّا ازم کو قطعی ایک طرف رکھ کر اسلام کو پیش کرنے کی کوشش کی اور

www.KitaboSunnat.com

جس طرح اس کے ملازم کو بے رحمی سے کاٹا تھا۔ اسی طرح اس نے میرے اعتراضات کو بھی بڑی سختی سے کاٹنے کی کوشش کی۔ اس کے مصنف کا مدعا مجھے زیادہ تر یہی معلوم ہوتا تھا کہ جس طرح بھی ہو اسلام کو بچایا جائے اور مخالف کو نیچا دکھایا جائے۔ اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے نیا یا پرانا جو بھی ہتھیار کارگر ہو سکتا ہو اسے بڑی دلیری اور جرأت کے ساتھ استعمال کیا جاوے۔

حکیم نورالدین جری ہیں

چنانچہ "نورالدین" کا مصنف مجھے جری سپاہی کی شکل میں نظر آتا تھا جو نئے اور پرانے ہتھیاروں سے مسلح ہو جو صلح نہیں بلکہ موت یا اطاعت کا پیغام سنا رہا ہو۔

مولانا ثناء اللہ صاحب ترک شیرازی

مگر ترک اسلام میں جس سپرٹ سے کام لیا گیا تھا۔ وہ سپاہیانہ نہیں تھی بلکہ ترک شیرازی کی سپرٹ تھی۔ اس کا مصنف مجھے ایک "دلربا" کی شکل میں نظر آتا تھا جو "ترک" کے ہتھیاروں سے بھی زیادہ خطرناک "ترک شیرازی" کے ہتھیاروں سے مسلح ہو۔ مگر وہ ہتھیار ہلاکت یا موت کے لیے نہ ہوں بلکہ دل ستانی کے لیے ہوں۔ اس کے مصنف نے اگرچہ ملازم کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی۔ مگر اس کا زیادہ زور اس بات پر تھا کہ اسلام کو بچانے کے ساتھ ساتھ آہوئے رم خوردہ دیدہ کو بھی رام کیا جائے۔ ان دونوں کتابوں میں جب میں نورالدینؒ کے جوابات کو دیکھتا تھا۔ تو مجھ میں جنگی سپرٹ جوش مارتی اور میں شدید ترین لڑائی کے لئے تیار ہو جاتا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ کی دلربائی

لیکن جب میں ترک اسلام کی تازی دیکھتا تو مجھ میں جعلی سپرٹ جوش نہیں دلاتی بلکہ اس کا مصنف میرے سامنے ایک "دلربا" کی شکل میں آ جاتا جس کا ہر ایک حملہ ہر ایک چوٹ اور ہر ایک ادا سپاہی کے حملے سے زیادہ کاٹ کرتی اور اس کاٹ سے درد کی بجائے لذت اور نفرت کی بجائے محبت میں اضافہ ہوتا تھا۔ یہ دونوں جفا کار اپنا کام کر گئے اور مجھے بتا گئے کہ جن باتوں کو میں نے اسلام سمجھ کر اعتراض کیا ہے وہ "اسلام" نہیں بلکہ مُلّا ازم ہے۔ اور مُلّا ازم کے لئے اسلام جواب دہ نہیں ہے۔ گو مجھے ترک اسلام کا جواب مل چکا تھا۔ مگر مُلّا ازم کی زیادہ صفائی کرنے کے لئے میں نے ان دونوں "جفا کار دل" کے مقابلہ کی ٹھانی اور اسلام پر جو ملاؤں کی طرف سے جس قدر خول چڑھائے گئے ہیں میں نے اس تمام رطب و یابس کو ایک جگہ جمع کرنا شروع کیا اور گھر کی کوٹھڑی میں اسی پیس کی کٹیا میں دھونی رما کر بیٹھ گیا اور چھ ماہ کی مسلسل کوشش سے چار ہزار صفحہ کا مسودہ تیار کر ڈالا۔ جب گولہ بارود کا میگزین تیار ہو چکا تو اس کو شائع کرنے کے لئے میں جالندھر آ گیا۔ جہاں پر لالہ منشی رام صاحب کا چھاپہ خانہ تھا۔ اتفاق سے لالہ صاحب موصوف بھی ان دنوں بوجوہات چند جالندھر ہی میں فروکش تھے۔ صلاح یہ ہوئی کہ مسودہ کو لالہ صاحب موصوف پڑھ لیا کریں۔ اگر اس میں قانونی نقطہ خیال سے کوئی بات اصلاح طلب ہوا کرے تو وہ اس کی اصلاح کر دیا کریں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ میں نے تہذیب[1] الاسلام کے مسودہ کے پہلے چند صفحات لالہ صاحب موصوف کے ملاحظہ کے لیے پیش کیے جن کو پڑھ کر وہ بہت خوش ہوئے اور مسودہ کو پاس کر دیا۔ بلکہ آئندہ کے لیے مجھے اجازت دے دی کہ میں ان کو دکھانے کے بغیر مسودہ کاتب کو دے دیا کروں۔ کتاب کی چھپائی کے اخراجات یا اس کی آمدنی یا خرید فروخت کے ساتھ میرا کسی قسم کا تعلق نہ تھا بلکہ ان تمام باتوں کے ذمہ دار پریس کے مالک لالہ منشی رام صاحب تھے۔ میں نے اس بات کے جاننے کی بھی کوشش نہیں کی کہ کتاب پر کیا خرچ آیا۔ یا اس سے کس قدر آمدنی ہوئی۔ یہ فقرہ میں نے اس لیے لکھا ہے کہ بعض اہل اسلام نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ میں روپیہ کمانے کی غرض سے آریہ سماج میں گیا ہوں۔ ان کا یہ خیال محض بے بنیاد تھا۔ میرا مدعا کسی قسم کے دنیوی مفاد کی تحصیل نہیں تھا۔ جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں۔ میرے دل میں ملاازم سے سخت نفرت اور حد درجہ کی بیزاری تھی اور میں نہایت شدومد سے اس پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ "تہذیب الاسلام" کی چار جلدوں میں میں نے کھل کھل کر "ملاازم" پر گولہ باری کی۔ دو ہزار صفحہ کا مسودہ ابھی اور باقی تھا۔ مگر میں نے اس کو شائع کرنے سے روک لیا۔ کیونکہ فریق ثانی بار بار

---

[1] اسلام کے خلاف مہاشہ دھرمپال کی دوسری کتاب۔ یہ چار حصوں میں ہے۔ مولوی ثناء اللہ نے اس کا جواب "تغلیب الاسلام" کے نام سے دیا (مؤلف)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا اعلان کر دیا تھا کہ جن باتوں کو میں اسلام کے نام سے پیش کر رہا ہوں وہ اسلام نہیں ہے بلکہ مفسرین کے ذاتی خیالات ہیں۔ یا چند موضوع وغیر معتبر احادیث ہیں۔ جن کی صداقت کا اسلام ذمہ دار نہیں ہے۔ بغور دیکھا جائے تو ترک اسلام سے لے کر میری آخری تصنیف تک جس قدر اعتراضات تھے وہ قرآن مجید کے متن پر اس قدر نہیں تھے جس قدر کہ تفاسیر اور موضوع احادیث پر تھے۔ اگر تفسیروں اور موضوع حدیثوں کو الگ کر دیا جاتا تو میری تمام تصانیف جو اسلام کے خلاف لکھی گئی تھیں مردہ ہو کر جاتی تھیں۔ اور ہوا بھی یہی۔ جب مولوی نور الدین صاحب نے "نور الدین" کے ذریعہ اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے "ترک اسلام" وغیرہ کے ذریعہ اسلام اور ملازمہ کے درمیان خط ممیزہ کھینچ دیا تو میری تصانیف کی قیمت ایک دیا سلائی کے برابر رہ گئی۔ میرے اعتراضات کا جواب دینے میں "نور الدین" کے مصنف کا نشانہ علمی معلومات کی بدولت بے خطا ہوتا۔

ترک اسلام کے مصنف کے ساتھ بحث نہیں چل سکتی

مگر ترک اسلام کا داعی زیادہ ستم ڈھاتا

وہ میرے قلعہ کو جو میں نے بڑی محنت جد و جہد کے ساتھ تفسیروں کی بنا پر تعمیر کرتا تھا صرف اتنا سا فقرہ لکھ کر مسمار کر ڈالتا کہ تفسیر کا جواب تفسیر لکھنے والوں سے لو۔ قرآن مجید اس کا ذمہ دار نہیں ہے۔ اس ایک فقرہ نے ترک اسلام اور تہذیب الاسلام کو چھلنی کر ڈالا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے نتیجہ نکال لیا کہ "نور الدین" کے مصنف کے ساتھ تو بحث چل سکتی ہے۔ مگر "ترک اسلام" کے مصنف کے ساتھ جو "ملا ازم" کا سرے سے ہی منکر ہے بحث کا چلنا مشکل ہے۔ مگر لطف یہ ہوا کہ "نور الدین" کے مصنف نے میرے مقابلہ میں دوبارہ قلم نہ اٹھایا۔

ترکِ اسلام

یعنی بابو دھرم پال کے رسالہ ترک اسلام کا سب سے پہلا جواب

در مطبع ثنائی امرتسر

طبع ششم صفحات ۲۰۲

اس کا تذکرہ مہاشہ دھرم پال کے ذیل میں بھی آچکا ہے۔

اعتراض نمبر ۱

قرآن کی تعلیم ہے کہ خدا بڑا مکار اور فریبی ہے۔ دیکھئے:۔ "مَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ" (مکر کیا خدا نے اور مکر کیا کافروں نے۔ اور خدا بہتر ہے مکر کرنیوالوں سے)

جواب

مکر کے معنی عربی کے اصل محاورے میں خفیہ تدبیر کا داؤ چلانے کے ہیں۔ چونکہ خدا کے تمام کام خفیہ ہی ہوتے ہیں جو اپنا کام اندر ہی اندر کر جاتے ہیں۔ ورنہ کون کہہ سکتا ہے کہ کبھی کسی کو خدا نے سامنے آکر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(سورۂ آل عمران آیت ۳۵)

قرآن کی تعلیم یہ ہے کہ خدا
فریب کرتا ہے اور دھوکا بازی
کرتا ہے۔ کسی بھلے مانس آدمی پر جو
سچ مچ فریبی نہ ہو یہ الزام لگایا جائے
تو وہ گلے پڑ جاوے گا اور عدالت
تک پہنچے گا۔ مگر خدا پر فریب بازی
لگانا کسی بڑے ہی من چلے آدمی کا
کام ہو سکتا ہے۔
افسوس میں اس بات کو تسلیم
نہیں کر سکتا۔

طمانچہ یا مکا مارا ہو۔ نہیں! بلکہ اندر ہی
اندر اس کے احکام جاری ہو کر اپنا
کام کر جاتے ہیں۔ انہی معنوں میں خدا
کی نسبت مَكْرَ الله کہا جاتا ہے
قرآن مجید میں خود فرماتا ہے۔
وَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللهِ إِلَّا
الْقَوْمُ الْخَاسِرُونَ ۔
(خدا کے مکر یعنی اس کی تدبیر
اور مخفی احکام سے ٹوٹا پانے والے
ہی بے خوف رہتے ہیں۔

(سورہ انفال آیت ۳۰)

ممدوح نے اسلام چھوڑتے وقت گوجرانوالہ آریہ سماج مندر میں جو
لیکچر دیا وہ لیکچر ترکِ اسلام کے نام سے چھپا جس سے تمام ملک
میں تہلکہ مچ گیا۔ مسلمانوں کا حال۔ ع

مجھ کو بیخود کر کے دل مفت گیا ہاتھوں سے

اور ہنود کو یہ فخر!

کہ ہم نے اسے چھینا کیسا ع

مولانا ثناء اللہ صاحب تو اسی تاک میں رہتے تھے سنا اور تلملا اٹھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھرمپال کی کتاب ترکِ اسلام کا جواب ترک اسلام کے نام سے لکھا۔ اس کے مقدمہ میں فرماتے ہیں:۔

"زمانہ کی رنگینیاں عجیب ہیں جو اپنا اثر کیئے بغیر نہیں رہتیں انسان کچھ سمجھتا ہے۔ ہوتا کچھ ہے۔ ابھی کل ۱۷ر جون ۱۹۰۳ء) کا ذکر ہے۔ ایک نوجوان مسلمان زادہ عبدالغفور نامی اکیس سالہ گوجرانوالہ کے آریہ سماج میں داخل ہو کر دھرمپال بنا۔ اپنا رسالہ "ترکِ اسلام" شائع کیا۔ جس سے مسلمانوں کے اندر اس سرے سے اس سرے تک بجلی کی طرح آگ لگ گئی۔ ہر فرقے نے اس کے جواب دیئے۔ سب سے پہلے راقم کی طرف سے جواب نکلا، جس کا نام تھا "ترک اسلام" اس کتاب کے دیباچے میں راقم نے وجدانی طور پر لکھا تھا کہ "مسٹر دھرمپال کے اسلام میں واپس آنے کی وجدانی طور سے ہمیں اُمید ہے" (صد) یہ فقرہ بھی وجدانی تھا مگر اس کی صحت مثل الہامی کے ظاہر ہوئی چنانچہ مسٹر دھرمپال اسلام میں آکر غازی محمود بنے۔ ان کی واپسی ہم انہی کے الفاظ میں بتلاتے ہیں:۔

از حضرت غازی محمود

۱۲ر جون ۱۹۰۳ء کو میرے بارے میں جس قسم کی نمائشی اور جس قسم کے جلسے یا رسم و رسوم ادا کرنے کا سوانگ رچایا گیا میں دیکھتا ہوں کہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے مجھے ہرگز ہرگز

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کی نمائش جلسے یا رسم رسوم ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ امر واقعہ یہ ہے کہ ۱۴ر جون ۱۹۰۳ء سے پورے گیارہ سال کے بعد یعنی ۱۴ر جون ۱۹۱۴ء کو بغیر کسی شخص کی موجودگی کے تن تنہا اپنے خداوند قدوس کے حضور میں صدق دل سے دوزانو ہو کر میں نے جو اقبال کیا تھا۔ اس اقبال کا میں یہاں پر اعلان کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

وہ اقبال یہ ہے:۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۝ وَاَشْهَدُ اِنَّنِیْ هَدٰنِیْ رَبِّیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝" (المسلم[1] جولائی ۱۹۱۴ء)

مولانا فرماتے ہیں۔ اس انقلاب کا سبب کیا ہوا۔ اور رسالہ "شرح اسلام" نے اس سبب میں کیا حصہ لیا۔ اس کا ذکر بھی انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

"جب مولوی نور الدین صاحب قادیانی نے رسالہ نور الدین

---

[1] رسالہ المسلم حضرت غازی صاحب نے ماہانہ نکالا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے ترکِ اسلام کے ذریعہ اسلام اور قادیانزم کے درمیان خط ممیز کھینچ دیا۔ تو میری تصانیف کی قیمت ایک دیا سلائی رہ گئی۔ میرے اعتراضات کا جواب دینے میں نورالدین کے مصنف کا نشانہ علمی معلومات کی بدولت بے خطا ہوتا۔ مگر ترکِ اسلام کا وار زیادہ ستم ڈھاتا۔ جب کہ وہ میرے قلعہ کو جو میں محنت جدوجہد کے ساتھ تفسیروں کی بنا پر تعمیر کرتا تھا صرف اتنا سا فقرہ مسمار کر جاتا کہ:۔

"تفسیر کا جواب تفسیر لکھنے والوں سے لو قرآن مجید
اس کا ذمہ دار نہیں ہے"

اس ایک فقرہ نے میرے ترکِ اسلام اور میری دوسری تصنیف تہذیب الاسلام" کو چھلنی کر ڈالا۔ اور میں نے نتیجہ نکال لیا کہ نورالدین کے مصنف کے ساتھ تو بحث چل سکتی ہے مگر "ترکِ اسلام" کے مصنف کے ساتھ جو قادیانزم کا سرے سے منکر ہے۔ بحث کا چلنا مشکل ہے۔ اور لطف یہ ہوا کہ نورالدین کے مصنف نے میرے مقابلہ میں دوبارہ قلم نہ اُٹھایا۔ حالانکہ میں آرزومند تھا کہ اس کے ساتھ بحث کا سلسلہ جاری رہے

لیکن "ترکِ اسلام" کے مصنف نے "تہذیب الاسلام" کے جواب پر پھر قلم اٹھایا۔ تو میں نے "ترکِ اسلام کے مقابلہ پر دوبارہ قلم اُٹھانے سے انکار کر دیا۔ اس طرح ہماری پہلی جنگ کا خاتمہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا۔

مگر کچھ مدت بعد مجھے دوبارہ ملازم کو رگڑنے کا خیال پیدا ہوا۔ اس دفعہ میں نے کتب تواریخ سے مدلل۔ اور "تخلِ اسلام" کے نام سے جلی سرخی ہوئی کتاب شائع کی۔ آریہ سماج کے اخباروں نے اس کتاب کا نہایت زوردار الفاظ میں ریویو کیا اور مسلم اخبارات نے اس کے خلاف شور مچایا۔ میں چاہتا تھا کہ پرانے ٹائپ کے مُلّا لوگ میرے مقابلہ میں آئیں۔ تاکہ مجھے اس بات کے جاننے کا موقع ملے کہ وہ ان باتوں کا کیا جواب رکھتے ہیں۔ لیکن میری بدقسمتی سے اس دفعہ بھی وہی "ڈالی نخیرازی" یہ کہہ کر کہ:-

"قرآن مجید یا اسلام تواریخ یا تفاسیر
کا جواب وہ نہیں"

"تخلِ اسلام" (میری ایک اور کتاب کا نام، یہ تبرِ اسلام (مولانا کی طرف سے اس کا جواب ہے) مار کر چلتا ہوا۔ اس طرح پُرانے ٹائپ کے جن ملاؤں کو رگڑنے کے لئے میں نے یہ دوسری کوشش کی تھی وہ بچ کر نکل گئے۔

آخر کار جب میں نے دیکھا کہ ملازم کے ماننے والے تو میدان میں آتے نہیں اور جو میدان میں آتے ہیں وہ ملازم کے ماننے والے نہیں ہوتے تو میں نے ان تمام مباحثوں کا قطعی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کر ڈالا۔ اور

ترک اسلام سے لے کر اپنی آخر تصنیف
تک جس قدر کتابیں تھیں سال سب
کو میں نے ۱۴ر جون ۱۹۱۱ء کو جلا کر
خاک سیاہ کر دیا۔
(المسلم ص۲۹۳ بابت ماہ دسمبر ۱۹۱۴ء)

مولانا فرماتے ہیں:۔
کتاب ترک اسلام کے علاوہ خاکسار کی شخصیت نے اس میں کہاں تک حصہ لیا۔ یہ ایک لطیف داستان ہے۔ گذشتہ اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر دھرمپال ۱۴ر جون ۱۹۱۴ء کو اسلام میں آکر غازی محمود کے نام سے موسوم ہوئے۔ مگر میری ملاقات ان سے بہت پہلے ہوئی تھی۔ اس ملاقات کی ضرورت اور شرح خود انہی کے الفاظ میں لطف دے گی۔

"میری گذشتہ ایک سال کی بے ایماز نگی نے میرے مسلمان بھائیوں کے دلوں پر بھی میرے لیئے اس قدر محبت پیدا کر دی ہے کہ جب ان کو میری بیماری کا حال معلوم ہوا تو وہ جوق درجوق میرے پاس آنے لگے۔ ان میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام خاص کر قابل ذکر ہے۔ مولوی صاحب کے ساتھ تحریری دست پنجہ تو سالہا سال تک ہوتا رہا۔ مگر رُو درُو ہونے کا غالبًا یہ پہلا موقعہ تھا جس کو ایک مبارک موقعہ ہی سمجھنا چاہیئے۔ خواہ وہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماری کی شکل ہی میں نمودار ہوا۔

مولوی صاحب فطرتاً خوش مذاق اصحاب سے ہیں اس لئے سمجھ لینا چاہیئے کہ جہاں ایک طرف "ترک اسلام" اور "تہذیب اسلام" بلکہ "تخل اسلام" کا مصنف بستر مرض پر پڑا ہو۔ اور دوسری طرف "ترک اسلام" اور "تغابیب الاسلام" بلکہ "تبر اسلام" کا مصنف اس کے سرہانے بیٹھا اس کی تیمارداری کر رہا ہو۔ وہاں اگر ملکوت السمٰوات والارض دلی مسرت سے یہ شعر پڑھتے ہوں ؎

شکر ایزد کہ میانِ من و او صلح فتاد
حوریاں رقص کناں ساغرِ شکرانہ زدند

تو کوئی عجیب بات نہیں ہے۔

اس سے پہلے میرا یہ خیال تھا کہ مولوی ثناء اللہ جو احمدیہ فرقے کے ساتھ ملاؤں جیسی چھیڑ چھاڑ کرتا رہتا ہے وہ خود کوئی کٹھ ملا ہوگا۔ یہی وجہ تھی کہ باوجود ان کی کوشش کرنے کے میں کبھی ان سے ملنا نہیں چاہتا تھا۔ لیکن پہلی ملاقات ہی میں معلوم ہو گیا۔ کہ مولوی ثناء اللہ ایک خوش مزاج، خوش مذاق، خوب صورت اور خیب سیرت جنٹلمین ہے اور قدرت نے اس کو ایک دل ربا ادا دی ہے سچ تو یہ ہے کہ اس ابن یعقوبؑ کو دیکھ کر مجھے اپنے دل کو تھامنے میں بڑی دقت پیش آئی۔ مولوی ثناء اللہ ہر تیسرے روز میری خبر لینے کے لیئے لاہور پہنچتے تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اندر[1] صفحہ ۹۲ بابت دسمبر ۱۹۱۲ء)

مولانا فرماتے ہیں :-

اس بیماری سے بہت پہلے کا ایک واقعہ بہت دیرینہ صحبت یاد دلانے والا ہے۔ وہ بھی مسٹر دھرمپال ہی کے الفاظ میں درج ہے۔

حسن اتفاق سے ایک دفعہ سیالکوٹ کے آریہ سماج کے جلسہ میں بضرورت بحث میرا (مولانا کا) جانا ہوا۔ تو بعد مباحثہ دوسرے روز ریلوے اسٹیشن کی سمت جاتے ہوئے دونوں جماعتیں (مسلم اور آریہ) مل گئیں۔ اس موقعہ پر میں سب کے سامنے مسٹر دھرمپال سے بغل گیر ہوا۔ اور کچھ زبان سے بھی کہا۔ جو انہی کی عبارت میں آگے نقل ہیں۔ آہ! اس بغل گیری کا لطف استاذ مومن خاں مرحوم کو حاصل ہوتا تو وہ کبھی مندرجہ ذیل شعر نہ لکھتے۔

رکھ لیویں گے پتھر گراں سنگ دلوں کو
تو بہ ہے کہ سینے سے لگا یا نہ کریں گے

مسٹر دھرمپال اس واقعہ کا ذکر یوں کرتے ہیں :-

نہیں معلوم اسلام میں کونسا جادو ہے۔ اور مسلم قوم میں کونسی سپرٹ کام کر رہی ہے کہ جس کو دیکھ کر میں حیران دشتشدر رہ گیا ہوں۔ اور مجھے بے ساختہ کہنا پڑتا ہے کہ اسلام میں کوئی نہ کوئی جادو ضرور ہے۔ جو میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ اور یہ کہ یہ

---

[1] اندر بھی غازی مرحوم کا ماہانہ میگزین تھا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ایسی بلا کی قوم ہے کہ جس قدر میں اس قوم سے دُور بھاگتا ہوں۔ اسی قدر میرے نزدیک آنے کی کوشش کرتی ہے۔ یہاں تک کہ جن دنوں میں اسلام اور مسلمانوں کے برخلاف میرا قلم نہایت ہی خوفناک آگ برسا رہا تھا۔ عین اس گولہ باری کے دنوں میں میرے حریف نے میری آتش بار قلم کے مقابلہ پر سب سے زیادہ آتش باری کی تھی۔ ایک روز موقع تاڑ کر مجھے سینکڑوں دیانتداریوں کے مجمع میں لپک کر سینے سے لگا لیا اور حسرت بھرے لہجے میں کہا کہ :- "آخر یہ جدائی کب تک!"

سنہ ۱۹۰۳ء سے لے کر آج (سنہ ۱۹۱۲ء) تک مجھے مسلم قوم کی سپرٹ کا دو دفعہ موقعہ ملا ہے اور میں دونوں دفعہ مسلم سپرٹ کی برتری کا قائل ہونے کے لیئے مجبور ہوا ہوں۔

مجھے پہلا موقعہ تو اس وقت ملا جب میں نے اپنا پہلا لیکچر "ترک اسلام" شائع کیا۔ ترک اسلام میں شائع کرنے کو تو شائع کر چکا۔ مگر چند ہی روز میں مجھے معلوم ہو گیا کہ میں نے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالا ہے۔ چنانچہ چھ ہی ماہ کے اندر دو درجن کے قریب مسلمانوں نے اس کے جوابات شائع کیئے۔ اور اس کے بعد بھی کئی سال تک اس کے جواب شائع ہوتے رہے۔ کم از کم تیس ایسے رسالے یا کتابیں تو میری نظر سے گزر چکے ہیں جو کہ مسلمانوں نے میری "ترک اسلام" کے جواب میں لکھے تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جن کے مصنف خود ہی ایک ایک کاپی مجھے بھیجتے رہے۔
اہل حدیث۔ شیعہ۔ سنی۔ نیچری۔ احمدی۔ چکڑالوی، غرضیکہ ہر ایک فرقہ کی طرف سے میری کتاب "ترک اسلام" کے جواب شائع ہوئے۔ چونکہ ان جوابات میں سوامی دیانند کی تعلیم پر بھی الزامی حملے تھے۔ اس لیے ان کتابوں نے ڈبل گولہ باری کا کام دیا۔ ایک تو "ترک اسلام" پر دوسرا آریہ سماج پر گولہ برستا رہا۔ میں تو گروکل کانگڑی کے جنگل میں ایک جھونپڑی میں بیٹھا ہوا چپ چاپ یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ لیکن مسلمانوں کی اس گولہ باری سے آریہ سماج کے اندر ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک ہل چل مچ گئی۔ اور آریہ سماج کی کشتی قعر دریا میں جا پڑی۔ تب آریہ سماج کے کارکنوں نے یہ بات محسوس کی کہ ہم سے کتاب "ترک اسلام" شائع کرنے میں غلطی ہوئی ہے۔ آخر کار جب انہوں نے دیکھا کہ اہل اسلام کی طرف سے آتشباری دن بدن تیز ہوتی جاتی ہے تو انہوں نے یہ خیال کر کے کہ جس شخص کی بدولت آریہ سماج پر یہ آفت نازل ہوئی ہے اس کو آگ میں جھونک دینا چاہیئے۔ اور یہ خیال کر کے لوہا ہی لوہے کو کاٹتا ہے۔ مجھے اہل اسلام کے مقابلہ میں کھڑا ہونے کے لیے مجبور کیا۔ یہ وہ موقع تھا جب میں نے مسلمانوں کی آگ کے مقابلے پر "تہذیب اسلام" (کتاب) وغیرہ کے ذریعہ آگ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برسانا شروع کی۔ اور چھ سال تک آگ برساتا رہا۔ گو میں یہ کام کرتا تھا مگر مجھے بار بار یہ خیال آتا کہ میں ستیارتھ سکندری کے ساتھ ٹکرا رہا ہوں۔ چنانچہ مجھے کامیابی نہ ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میں نے اپنی رفتار کو غلط جان کر اور اپنی طاقت کو ضائع ہوتے دیکھ کر اپنی تمام کتابوں کو جلا دیا۔ اور میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا[1]۔

۱۰۔ حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش

طبع ششم۔ صفحات ۲۴۰

مطبوعہ ثنائی پریس امرتسر ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۸ء

حرف اوّل ہے، سوامی دیانندجی نے ایک کتاب ستیارتھ پرکاش ناگری میں لکھی تھی۔

یہ کتاب بانی آریہ سماج سوامی دیانند سرسوتی کا ذاتی شاہکار ہے۔ سماج کے لیے واقعی ست ارتھ (قول صادق) ہے۔ اس لیے کہ اس میں سوامی جی نے جو کچھ لکھ مارا ہے اس کی تنقید کو رد کرنے کی ہندو میں سکت نہیں۔ سوامی جی نے ویدوں کے حوالے دیئے ہیں۔ ویدوں کی زبان سنسکرت ہے۔ جس کے جاننے والے ہندوؤں میں الوپ ہیں۔ اگر ہیں بھی تو ان میں سے کسی ودوان نے نیوگ پر اعتراض نہیں کیا۔ اور نیوگ ہے۔ خاوند کا اپنی بیوی کے لیے

---

[1] المسلم ص ۴۹-۵۰ بابت ماہ جولائی سنہ ۱۹۱۲ء

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مند مردلانا۔ جیسے وہ خود لبستر لگا کر اپنی دھرم پتنی کے پاس سلائے۔ اگر گرمی کا موسم ہے تو رات بھر پنکھا چلاتا رہے۔ مرد کے لیے ٹھنڈا پانی پاس ہی رکھے یہ اس مرد کا اپنی دھرتی کے لیے نطفہ حاصل کرنا ہے۔

سوامی جی فرماتے ہیں:۔

"کسی دھرتی میں بیج ڈالنے والا نہ تو اس دھرتی کا مالک ہو سکتا ہے نہ اس کی پیداوار کا"۔ بات بھی یہی ہے۔ اور اس بات پر آریہ مہاشے اپنے پیشوا کی تحسین بھی کرتے ہیں۔

ستیارتھ پرکاش میں ایک باب ہندو جوگیوں کی بدکرداریوں کا ہے اسے آریہ مہاشے یوں نہیں چھیڑتے۔ کہ وہ ان مہاتماؤں کے استھانوں میں جاتے ہی نہیں۔ کیونکہ وہ جگہیں آریوں کی نہیں۔ ہندوؤں کی ہیں اور ہندو کے معنی کافر یا چور کے ہیں۔ آریہ چور تو نہیں جو بام بارگی سادھوؤں کے ہاں جاتے پھریں۔

ستیارتھ پرکاش میں ایک حصہ دوسرے مذاہب پر استہزاء کا ہے اور یہ حصہ آریاؤں کو بہت مرغوب ہے۔ کیونکہ وہ نہ تو مذہب کے نفسیات سے واقف ہیں۔ نہ دوسرے مذاہب کے لٹریچر سے آگاہ۔ سوامی جی نے لکھ دیا کہ اس لیے وہ سوامی جی کی تحسین کرنے میں پورا زور لگا دیتے ہیں۔ مولانا ثناء اللہ کا حق پرکاش میں موضوع سوامی جی کے ان اعتراضات کا جواب تھا جو انہوں نے قرآن مجید پر کیے۔ پہلا اعتراض ہے سورۃ فاتحہ پر

شروع ساتھ نام اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے

(آیت اول)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محقق (یعنی از طرف سوامی دیانند صاحب)

جو مسلمان لوگ ایسا کہتے ہیں کہ یہ قرآن خدا کا کلام ہے۔ لیکن اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے۔ کیونکہ اگر یہ خدا کا بنایا ہوا ہوتا، تو "شروع ساتھ نام اللہ" ایسا نہ کہتا۔ بلکہ شروع واسطے ہدایت انسانوں کے ایسا کہتا۔ اگر وہ انسانوں کو کہتا ہے کہ تم ایسا کہو تو بھی درست نہیں کیونکہ وہ اس سے گناہ کا ہونا صادق آئے گا۔ اور اس کا نام بھی بد نام ہوگا۔ تا بہ سطر بعد ۱۸۰ الفاظ (مابر ص ۶)

مدقق (یعنی از طرف مولانا ثناء اللہ)

سوامی جی! اگر اگوید کے منتر اول کا ملاحظہ کر لیتے تو یہ بے جا اعتراض نہ کرتے۔ مہاجیو! غور سے سنو!

"ہم لوگ اس اگنی کی تعریف کرتے ہیں جو کہ ہمارا پورا ہت کرنے والا بگیوں کا ہون کرنے والا۔ جملہ جواہرات کا پیدا کرنے والا ہے۔" (اگوید منتر ایک)

بتلاؤ! اگر اگنی سے (بقول آپ لوگوں کے) خدا مراد ہے اور وید بھی خدا کا کلام ہے تو اس کلام کا قائل کون ہے یہ تو الزامی جواب ہے۔ اب تحقیقی سنئے!

الہامی کتابوں کا محاورہ اور طریق کلام کئی قسم کا ہوتا ہے۔ کبھی تو خدا خود ہی صیغہ متکلم سے مطلب ادا فرماتا ہے اور کبھی غائب سے اور کبھی کوئی ایسا مطلب جو بطور دعا یا اس کے بندوں کو سکھانا منظور ہو۔ اس کو بندوں کی زبان پر بصیغہ متکلم جاری کرایا جاتا ہے۔ سورۂ فاتحہ بھی اخیر قسم سے ہے جس سے سوامی جی نے بوجہ ناواقفی لقب ربانی کے اعتراض کر دیا۔

ہاں! تو یہ خوب کہی کہ گناہ کا شروع بھی خدا کے نام سے ہوگا!

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا ست

نہیں! آپ کو اتنی جلدی کیوں ہے کہ قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کا رد کرنے بیٹھ گئے۔ کسی عربی مدرسہ میں رہ کر قرآن مجید لیتے۔ مگر وہ اری سچائی! کہ اپنا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکتے۔ سوامی جی فقرہ نمبر ۴ میں فرماتے ہیں:-

"جو مذہب دوسروں کے مذہب کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلادے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے۔ اس سے بڑھ کر جھوٹا مذہب اور کون ہو سکتا ہے؟"

(ستیارتھ پرکاش باب ۱۴ نمبر ۲)

بس سوامی جی مہاراج اور ان کے چیلوں کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ قرآن شریف کے ماننے والے کروڑ ہا آدمی ہیں۔ پس جو تم اس کی تعلیم کو جھوٹا اور غلط کہو تو تم سے زیادہ .... کون ہے۔ (صکا)

حق پرکاش چھ مرتبہ تو امرتسر میں چھپی۔ اور ساتویں مرتبہ عربی میں ترجمہ ہو کر غالباً بغداد میں شائع ہوئی۔ یہ اتفاق دوسری جنگ عظیم میں ہوا جب آریہ سماجی مہاشاؤں نے وہاں پر ستیارتھ پرکاش کا پرچار کیا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱ الہامی کتاب (تحریری مناظرہ)

فریق ثانی ماسٹر آتما رام

مترجم ستیا رتھ پرکاش ——— صفحات ۱۹۲

اور فریقین کے چار چار پرچے ہوئے

پہلا اور آخری پرچہ مولانا ثناء اللہ کا ہے۔ مضمون نفس الہام اور الہامی کتاب ہے یہ مکالمہ یک جا بیٹھ کر نہیں ہوا۔ فریقین اپنے اپنے ہاں سے پرچہ لکھ کر بھیجتے اور دونوں کے پرچے رسالہ آریہ مسافر جالندھر میں شائع ہوتے جنہیں بعد میں کتابی صورت میں کر دیا گیا۔ اور مولانا نے فریقین کے متن پر جا بجا اپنے حواشی بڑھا دیئے۔

مولانا .... کے پہلے پرچے کی ابتداء!

خدا کے نام سے شروع

اے خدا! تو ہم کو اپنی سچی کتاب کی راہ دکھلا

ہے — اور آخری پرچہ بر صفحہ ۱۶۶

میرے پیارے ماسٹر!

سلام علیک! آج میں نے آپ کو ایک آیہ قرآنی پر عمل کرنے کے لیے

سلام علیک سے مخاطب کیا ہے۔

مولانا صاحب کے یہ مضامین ۴۳ ، اور ماسٹر آتما رام صاحب کے ۱۱۹ صفحے ہیں

ف مؤلف: یہ حاشیہ مستدل بآیۃ "قَالَ سَلَامٌ عَلَيْكَ سَأَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّي" ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم ہو گئے۔ مولوی صاحب نے تیسرے پرچے (از ص ۴۷ تا ص ۶۶) میں ص ۴۳ سے ص ۶۶ تک موضوع مناظرہ کے دوسرے جزو الہامی کتاب پر اکتفی المعنی الہام کا جزو اول ہے) قرآن کی اعتقادی اور سوشل حیثیت کے ثبوت میں ۲۲ صفحے رقم فرماتے ہیں:۔

ذرا قرآن کے الفاظ بھی دیکھیے کہ دعوئے الہام کس کو کہتے ہیں:۔

۱۔ اِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ (۱) اگر تمہیں ہماری طرف سے نازل کردہ کتاب میں شبہ ہو تو اس کا سا ایک ٹکڑا تو مرتب کر لاؤ۔

۲۔ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا (۲) ہم نے تیری طرف الہام کیا قرآن عربی میں تاکہ تو مکہ اور اس کے گرد و نواح کو ان کے انجام سے ڈرائے۔

۳۔ اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَا اَوْحَيْنَا اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ (یوسف) (۳) ہم نے اتارا ہے قرآن عربی بولی میں۔ تاکہ تم لوگ سمجھ سکو۔ اب ہم تمہیں بہت اچھا واقعہ سناتے ہیں الہام کے ذریعے سے جو اے نبی تیری طرف نازل ہوا اس قرآن میں جس سے تم (اس) واقعہ سے بے خبر تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴. وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ۔ (۴) ہر ایک قوم میں ایک نہ ایک خدا کے عذاب سے ڈرانے والا آیا۔

۵. شَرَعَ لَكُم مِّنَ الدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ (۵) ہم نے تمہیں وہی راہ بتلائی ہے جس کی نوح ابراہیم اور موسیٰ کو ہدایت کی گئی ہے کہ ہم نے اے نبی تیری طرف بھی اسی راہ کا الہام کیا ہم نے یہ کہ دین (توحید) کو مضبوط رکھو اور بکھر نہ جانا۔ اے نبی مشرکوں کے لیے تیری دعوت ناگوار ہے۔

خدا تعالیٰ جو اپنے بندوں کی حاجت کے مطابق ان کے سامان مہیا کرتا ہے۔ اس سچی تعلیم کو بقالب قرآن بیان کر کے صاف لفظوں میں ارشاد فرماتا ہے

۶. اتَّبِعُوا مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِن دُونِهِ أَوْلِيَاءَ (۶) خدا کی طرف سے منزل کلام پر عمل کرو۔ دیگر خود ساختہ پیشواؤں کی باتوں پر

۷. إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ یہ قرآن بنی اسرائیل کی وہ تعلیم بھی انہیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ ...... ارہا ہے جن تعلیم کے بارے میں،
الَّذِیْ هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ آپس میں بھی متفق نہیں۔

۸۔ وَلَقَدْ وَصَّیْنَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا (۸) اے اُمتِ محمدیہ! ہم نے پہلوں کو اور تمہیں بھی
الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَاِیَّاکُمْ اللہ سے ڈرتے رہنے کی ہدایت کر دی ہے۔
اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ

آیت خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ پر

آریاؤں نے یہ آیت عیسائیوں کے منہ سے لی اور اسے قرآن کے خلاف دستاویز بنا لیا۔ ماسٹر آتمارام نے بھی۔ اس پر مولانا.... فرماتے ہیں۔
خَتَمَ اللّٰهُ والی آیت تو ہمارے تجربے اور ڈاکٹری سے تحقیق کو پہنچ چکی ہے۔ نظامِ عالم میں دیکھتے ہیں کہ جو لوگ خدا داد اولیا قویٰ سے مقصد کا کام نہیں لیتے۔ اور ان کو بے کار اور معطل چھوڑے رکھتے ہیں خدا اُن کی طاقتوں کو مسلوب اور ضائع کر کے بے طاقت اور معطل کر دیتا ہے۔ آپ نے بھی بہت ہندو فقیر دیکھے ہونگے جنہوں نے دنیا کی غرض سے اپنے بعض اعضا بے کار کر دیئے۔ اسی طرح جو لوگ خدا کی سچی کتاب اور پاکیزہ تعلیم کو محض ہٹ سے قبول نہیں کرتے تو ان کی وہ طاقتیں جن سے اُنہوں نے خدا کی خوشنودی کا کام لینا تھا ایک وقت پر پہنچ کر سلب ہو جاتی ہیں ...... اس آیت کی تفسیر دوسری جگہ خدا نے خود ہی فرما دی ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ — خدا ہر ایک متکبر سرکش کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

اور یہ مہر لاکھ کی مہر نہیں ہے۔ بلکہ یہ مہر اس حالت کا نام ہے جو عام طور سے خدا سے دُور رہ کر غیروں سے تعلق کرنے والوں کو غفلت ہوا کرتی ہے۔

ماسٹر آتمارام نے پرچہ نمبر ۳ کے آخری صفحہ میں شیطان کے ذکر میں رقم فرمایا تھا کہ:۔

...... شیطان اور اس کے کام بھی قابل غور ہیں۔ شیطان اکیلا ہی مسلمانی خدا کے سلسلہ انتظام کو بگاڑتا رہا۔ اور اس کے بناؤں کو گمراہ کر رہا ہے۔ لیکن حسن انتظام کی خوبی ہے یا یہ کہ خدا ناقابل ہے کہ اپنی حکومت سنبھال سکے یا اس کا بال بیکا کر سکے۔ ایسے شیطان کی موجودگی میں جس نے خدا کا بھی دم ناک میں کر رکھا ہے۔ آپ کا نظام عالم کا فخر کرنا واقعی حیرت انگیز ہے! [1]

جواب از مولانا

شیطان کی نسبت آپ کی حسن ظنی... اپنی ہی ایجاد ہے کہ وہ خدا کا مقابلہ کرتا ہے اور اس نے معاذ اللہ خدا کا دم ناک میں

---

[1] الہامی کتاب صـ۲۶

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکر رکھا ہے آپ صفحہ اس پہ کوئی آیت نہیں لکھی جس سے آپ کا یہ بیان ثابت ہو۔ قرآن میں تو صاف خبر ہے کہ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطَانٌ ۔ اے شیطان میرے نیک بندوں پر تیرا قابو کبھی نہ ہو گا۔[1]

مہاشا آتمارام نے تیسرے پرچے پر (۹) اعتراض میں لکھا:۔

قرآن اور وید کا مقابلہ کرنا ہو تو خدا کی صفات سے چل کر بالترتیب مقابلہ کریں۔ ہر دعویٰ پر ہم آیت قرآنی دیں اور وید منتر لیں۔[2]

جواب: از مولٰینا

یہ جواب مولانا نے کئی حصوں میں منقسم فرمایا ہے۔

حصہ اوّل (ب) انسان کی طبعی حالت جو قدرت نے اس کے لیئے بنائی ہے کئی پہلو رکھتی ہے۔

ایک تعلق اس کا خدا یعنی اپنے خالق سے ہے

توحید

شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُو الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ (آل عمران)	گواہی دی اللہ نے کہ نہیں کوئی معبود مگر وہی اور گواہی دی فرشتوں نے اور علم والوں نے حال یہ کہ اللہ قائم ہے ساتھ انصاف کے نہیں کوئی معبود مگر وہی غالب حکمت والا

[1] الہامی کتاب صفحہ ۳ ۔ [2] الہامی کتاب صفحہ ۲۹

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

اگر تو نے شرک تو تیرے عمل ضائع ہو جائیں گے اور تو خسارہ پانے والوں سے ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ (النساء)

اللہ نہیں بخشتا کہ اس سے شرک کیا جائے

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ (قریش)

انہیں چاہیئے کہ اس گھر کے مالک کی عبادت کریں

ج) دلائل توحید

۱۔ وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ۔ (نحل)

اور اللہ ہی نے تم میں سے کسی کو کسی پر رزق میں فضیلت دی۔ تو جن کو فضیلت دی گئی ہے وہ اپنے غلاموں پر رزق لوٹانے والے نہیں کہ اس میں برابر ہو جائیں۔ کیا وہ اللہ کی نعمتوں سے انکار کرتے ہیں۔ کیا وہ اللہ کی نعمتوں کے منکر ہیں۔

۲۔ وَلَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ

آسمانوں اور زمین کا وہی مالک ہے اور اس کے قریب رہنے والے اس کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَلَا یَسْتَحْسِرُوْنَ ـ تا ـ وَھُمْ بِاَمْرِہٖ یَعْمَلُوْنَ۔ .... عبادت سے سرکشی نہیں کرتے۔

اس بیان (بالا) میں قرآن مجید نے دونوں قسم کے دلائل عقلی ونقلی بتلاکر مشرکین کو شرک کی کمزوری دکھا کر توحید کی طرف بلایا ہے۔

میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس موقع پر آیات قرآنی مجھ سے تقاضا کر رہی ہیں کہ سبھی ہی لکھا جائے۔ تاہم ایک مقام سے بحث مجبور ہوں۔ کہ اُسے درج کردوں۔ وہ مقام ایسا ہے کہ اُس سے دعویٰ اول یعنی ثبوت واجب الوجود اور بیان ثالث یعنی دلائل توحید باری دونوں ثابت ہوں گے۔

ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّکُمْ مِنْہُ شَرَابٌ وَّمِنْہُ شَجَرٌ فِیْہِ تُسِیْمُوْنَ یُنْبِتُ لَکُمْ بِہِ الزَّرْعَ وَالزَّیْتُوْنَ وَالنَّخِیْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرَاتِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ۔ — اسی نے تمہارے لیے پانی مہیا فرمایا جسے تم پیتے اور اپنی کھیتی کو اس سے سینچتے ہو اسی پانی کی بدولت زراعت اور شجر ہائے زیتون وخرما وانگور اور دوسرے اقسام کے پھلدار اشجار پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے وجود میں غور کرنے والوں کے لیے بہت کچھ ہیں۔

وَسَخَّرَ لَکُمُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمُ — اسی نے رات اور دن اور سورج اور چاند اور تاروں کو تمہارے ماتحت کردیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهٖ ۭ اِنَّ فِیْ
ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝
وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ
مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ۭ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّذَّكَّرُوْنَ ۝
وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ
لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا
وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً
تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ
مَوَاخِرَ فِیْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
وَاَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ
اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا
وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝
وَعَلٰمٰتٍ ۭ وَبِالنَّجْمِ هُمْ
یَهْتَدُوْنَ ۝

جن کے وجود میں تمہاری توحید کے لیے بہت کچھ ہے۔

اور اسی طرح تمہاری قسما قسم کی رنگی پیداوار جن میں تمہاری توحید کے لیے بہت سا سبق ہے۔

وہی تو ہے جس نے تمہارے لیے سمندر کو مسخر کر دیا تاکہ تم اس میں کے حلال جانوروں کا گوشت کھاؤ۔ اور اس کی تہ میں سے موتی نکال کر اپنے لیے زینت کے سامان بناؤ۔

اور سمندری سواریاں ہیں جن کے ذریعے نقل و حرکت کر کے تم اپنی معاش حاصل کرتے ہو۔ یہ اس لیے بھی ہے کہ اس کا شکر ادا کرو۔ اور دیکھو اسی نے زمین پر پہاڑ ٹھونک دیئے۔ اور تم نے پہاڑی آبشاروں سے نہریں نکالیں اور راہیں بنالیں اور آسمان کے تاروں سے تم اپنی منزل دیکھتے ہو۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا یہ سب بیان بتلا کر نتیجہ سے آگاہ کرتا ہے کہ:۔

أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ ۚ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ لَغَفُورٌ الرَّحِيمٌ ۝ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّونَ وَمَا تُعْلِنُونَ ۝ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۖ وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝ إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكِرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۝

کیا جو ذات خالق اور دوسری بے خالق ہو، دونوں برابر ہیں۔ ارے! تم تو اللہ کی نعمتوں کا شمار بھی نہیں کر سکتے۔ واقعی اللہ غفور الرحیم ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو۔ اور جنہیں پوجتے ہیں اللہ کے سوا ان کا کسی شے کے خالق ہونا تو کیسا وہ خود خدا کے پیدا کردہ ہیں۔ اور آخر میں موت کا نشانہ، مر کر مٹی ہو جانے والے گروہ ہے سمجھتے نہیں کہ ان کا حشر کیا ہوگا۔ تمہارا معبود تو وہی خدا ہے۔ مگر جو لوگ آخرۃ سے بے بہرہ ہیں۔ ان کے قلوب اس سے منکر ہیں۔ کیونکہ وہ متکبر ہیں۔

آیات مذکورہ بالا سے جو مطلب ثابت ہوتا ہے میری شرح کا محتاج نہیں۔ یہ بات قرآن مجید کے سباق و سیاق سے معلوم ہوتی ہے کہ اس سے مخاطب کو سمجھانا منظور ہے نہ کہ صرف دعویٰ جو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید ان کے سوا دوسرا نہیں سن سکتا۔

اب میں اپنے چوتھے دعویٰ کی طرف آتا ہوں جس کا نام میں نے صفات باری رکھا تھا۔ اس کے متعلق بھی قرآن مجید نے جس خوبی سے بیان کیا ہے عربی سمجھنے والے جان سکتے ہیں:

۱۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ (پوری آیۃ الکرسی)

وہ اللہ ایسے زندہ رہنے والا اور دوسروں پر اپنا تصرف رکھتا ہے۔ جسے نیند اور اونگھ تک بھی خاص نہیں۔

۲۔ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِیُٔ الْمُصَوِّرُ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

(۲) اللہ جو غیب و شہود پر حاوی ہے۔ وہ رحمٰن و رحیم ہے۔ اس کے سوا کسی کی خدائی نہیں وہ بادشاہ ہے۔ پاک اور سلامتی کا مالک امان دینے والا۔ دوسروں کو ان کے برے انجام سے ڈرانے والا۔ بااختیار۔ بے نیاز جو مشرکوں کی سرکشی سے بے نیاز ہے۔ وہ خالق مبدا و مصور ہے۔ ارض و سما و مافیہا کے نقوش اسی نے بنائے۔ اس کے نام حسین ہیں۔ زمین اور آسمان کی ہر شے اسکی تعریف میں رطب اللسان ہے وہ غالب اور سراپا حکمت ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مضمون کو بھی بصد افسوس بوجہ خوف طوالت تمام چھوڑ کے تمدن کے پہلے حصے پر آتا ہوں۔ جس کا نام میں نے تہذیب الاخلاق رکھا تھا۔

(الف) تہذیب الاخلاق

اس عنوان میں یہ آیات لائی گئی ہیں:۔

قل تعالوا اتل ما حرم ربکم : یعنی اللہ تعالیٰ نے تم پر یہ کام حرام کر دیئے ہیں:۔

۱۔ شرک۔	(۱)	ان لا تشرکوا بہ شیئاً
۲۔ ماں باپ کے ساتھ احسان۔	(۲)	وبالوالدین احساناً
۳۔ منع قتل اولاد۔	(۳)	ولا تقتلوا اولادکم من املاق نحن نرزقکم وایاھم
۴۔ ترک فواحش۔	(۴)	ولا تقربوا الفواحش ما ظھر منھا وما بطن
۵۔ قتل ناحق۔	(۵)	ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق
۶۔ مالِ یتیم۔	(۶)	ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن
۷۔ تول ناپ۔	(۷)	واوفوا الکیل والمیزان بالقسط

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ عدل وانصاف (۸) وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ

۹۔ اللہ سے جو عہد کیا ہے اسے
پورا کرتے رہو۔ (۹) وَبِعَهْدِ اللَّهِ أَوْفُوا

بعنوانِ دگر ہمیں مضمون را می فرماشند

۱۰۔ لغویات سے کنارہ کشی (۱۰) عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ

۱۱۔ صدقات برائے حاجتمنداں (۱۱) وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ

۱۲۔ (۱۲) وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ

۱۳۔ ادائے امانات و (۱۳) وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ
ایفائے معاہدات وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ

و ایضاً در تدابیر منزل یعنی اصلاحات و بہبودی عوام
وآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ
وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ
السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا

کونسی عورتوں سے تزویج منع ہے

أُمَّهَاتُكُمْ
بَنَاتُكُمْ
أَخَوَاتُكُمْ
خَالَاتُكُمْ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنات الاخ

امہاتکم التی ارضعنکم

اخواتکم من الرضاعۃ

وامہات نساءکم و

وربائبکم التی

فی حجورکم من نساءکم التی

دخلتم بہن فان لم تکونوا دخلتم بہن فلا جناح علیکم

حلائل ابناءکم الذین

من اصلابکم وان تجمعوا

بین الاختین

بات کرتے ہوئے عدل کا خیال

رکھو۔ اگرچہ سننے والوں میں تمہارا

قرابتی کیوں نہ ہو۔

میاں بیوی کے اختلاف میں

سعیٔ مصالحت

وان امرأۃ خافت من بعلہا نشوزًا

او اعراضًا فلا جناح علیہما

ان یصلحا بینہما صلحًا والصلح خیر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سے زیادہ بیویوں کے متعلق طریق معاملت۔	ولن تستطیعوا ان تعدلوا بین النساء ولو حرصتم فلا تمیلوا کل المیل فتذروھا کالمعلقۃ
طلاق پر انجام خیر کی توقع۔	وان یتفرقا یغنی اللہ کلاً من سعتہ
بیویوں سے حسن سلوک	وعاشروھن بالمعروف

(ج) معاملات (بر ص ۵۶)

انصاف کرو اگرچہ دشمن ہی سے سابقہ ہو یا والدین و اقارب سے	کونوا قوامین بالقسط ولو علیٰ انفسکم او الوالدین والاقربین
دشمن کے لیے دشمنی کی وجہ سے کسی کو بے عدلی کا نشانہ نہ بناؤ۔ عدل کرو جو تقویٰ کی بنیاد ہے۔	ولا یجرمنکم شنآن قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ
مقروض کے ساتھ حسن سلوک وہ غریب ہے تو قرض اسے	فان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ کردو جو تمہارے لیئے بہتر ہے۔	ميسرة وان تصدقوا خير لكم ان كنتم تعلمون
آیۂ دین میں	
میعادی لین دین پر تحریر	اذا تداينتم بدين الى اجل مسمى فاكتبوه
عرائض نویس ایماندار ہو	وليكتب كاتب بينكم بالعدل
مقروض کا اقرار	وليملل الذى عليه الحق وليتق الله ولا يبخس منه شيئا
جب مقروض کم عقل یا حواس باختہ ہو؟ اس کا ولی تمسک تحریر کرے۔	فليملل وليه بالعدل
شہادات	
دو مرد گواہ ہوں۔ اگر دو مرد نہ ملیں تو ایک مرد اور دو عورتیں سہی۔	شهيدين من رجالكم فان لم يكونا رجلين فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشهداء
ترکہ .... در آیات فرائض }	تا بہ آخر آیت (سورہ بقرہ)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاست میں

(الف) اطاعتِ صدر

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم

خدا کا نازل کیا ہوا کلام اور رسول کا بتلایا ہوا حکم مانو اور اپنے میں سے حکومت والوں کی تابعداری کرو۔

(ب) قانونِ فوجداری و دیوانی

(رسول)

الزانی والزانیۃ فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ ولا تاخذکم بہما رأفۃ فی دین اللہ

زانی مرد ہو یا عورت دونوں کو ایک سو درے کی سزا دو بغیر کسی رعایت تخفیف کے۔

تہمت زنا پر

والذین یرمون المحصنات ثم لم یاتوا باربعۃ شہداء فاجلدوہم ثمانین جلدۃ (رسول)

جو لوگ ناحق کسی عورت پر تہمت زنا لگائیں اور اپنی تائید میں چار گواہ نہ حاضر کریں انہیں اسی کوڑے کی سزا دو۔

مرد اور شہادت

ولا تقبلوا لہم شہادۃ ابداً

ایسے تہمت بازوں کی شہادت کبھی بھی قبول نہ کرو۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطع ید

فاقطعوا ایدیھما

چوری پر مرد ہو یا عورت ان کا ایک ایک ہاتھ قلم کرادو۔

ڈکیت کی سزا

...... الذین یحاربون اللہ ورسولہٗ و یسعون فی الارض فسادًا ان یقتلوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض

ڈکیتی جو امن عامہ میں خلل اندازی ہے۔ اس کی سزا بحسب نوعیت واردات چار قسموں پر مشتمل ہے۔

ا۔ قتل۔ ب۔ قطع ید

ج۔ قطع رجل

دایاں ہاتھ اور بایاں پیر یا
بایاں ہاتھ اور دایاں پیر

د۔ دلیس نکالا۔

مولینا ثناء اللہ کے نزدیک قتل اور ضرب دیوانی بھی ہے

کتب علیکم القصاص فی القتلی

مقتولین کے معاوضہ خون میں یہ قانون ہے۔

۱۔ آزاد اگر آزاد کو مارے تو اس کو! یعنی الحر بالحر
۲۔ غلام اگر غلام کو مارے تو اس کو! یعنی العبد بالعبد
۳۔ اور عورت اگر عورت کو مارے تو اس کو مار دو! الانثی بالانثی
۴۔ ہاں (چونکہ شریعت میں قتل دیوانی معاملہ ہے) اس لیے جس خونی کو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وارث مقتول سے کچھ معاف ہو تو اس کی مرضی پر چلے اور جتنے پر صلح ٹھہرے اس کو دے دے۔ یہ خدا کی طرف سے تمہارے لیئے تخفیف اور رحمت ہے۔ پھر بعد اس کے جو شخص کسی طرح کی زیادتی کرے گا (یعنی بدلہ لے کر پھر قاتل کا خون کرے گا یا بدلہ دے کر وارث مقتول کو ایذا دے گا تو اس کے لیئے دکھ دینے والا عذاب کا مستحق ہو گا۔ ۔ لہ یعنی :- فمن عفی لہٗ من اخیہ شیءٌ فاتباعٌ بالمعروف واداءٌ الیہ باحسان ذٰلک تخفیف من ربکم ورحمۃٌ فمن اعتدٰی بعد ذٰلک فلہٗ عذابٌ الیم (البقرہ)

دخل در معقولات

(از نو شہری)

ایک ہی قسم کا جرم مثلاً قتل یا ضرب شدید (وخفیف نیز) فوجداری اور دیوانی دونوں میں محسوب رکھنا مولانا ثناء اللہ کی اصابت ہو یا خطا۔ لیکن عقل کا تقاضا یہی ہے کہ اتلاف مالی پر ضمان ہے یعنی معاوضہ بقدر قیمت شے، کہ ٹیکسی کرا لیے پر لی، خود اس کو ڈرائیو کیا اور وہ تصادم سے ٹوٹ گئی تو کرایہ دار پر اس کی قیمت پڑ جائے گی۔ یہ ضمان ہے مالیات میں، اس لیے یہ صرف دیوانی میں محسوب ہو گا۔

اتلاف جان یا اعضائے انسانی پر ضمان: یا قتل ہے خواہ عمد ہو یا شبہ عمد

لہ تحفہ کتاب ۷۱

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو یا خطا ہو یا شبہ خطا ہو۔ اعضاء وجوارح انسان میں سے کسی عضو کا ضیاع یا آفت رسیدگی کی صورت میں اتلاف ہُوا۔

اگر مالک اعضا یا وارث مقتول قصاص پر قصاص ہی کے لیئے مصر ہو تو اُسے دیت پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

اور اگر وہ دیت پر مصر ہو تو اُسے قصاص پر آمادہ نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر قصاص کی صورت میں یہ کیس فوجداری کہلائے گا۔ اور دیت یا معاوضہ دہی کی صورت میں دیوانی ہوگا۔ مولانا ثناء اللہ کا یہی منشا ہے۔

قرآن مجید کے طریق انصاف و عدل اور ردِ من لاکے انداز النصاف شعاری کو دیکھیے۔ قتل عمد پر اگر وارث مقتول کو ایک سزا دینے مل جاتے ہیں اور قتیل کے وارث یتیم ہیں یا زن بیوہ یا باپ ضعیف ہے۔ تو یہ رقم ان کی کچھ نہ کچھ کفالت کر ہی سکتی ہے۔ اُدھر قتل کرنے والے کی جان بھی بچ گئی۔ وہی انسان جس کے سرقہ پر قطع ید یا زنا پر رجم کو وحشیانہ سزا کہا جاتا ہے۔

نوٹ: یہاں قرآن میں رجم نہ ہونے اور عملاً اس سزا کی صحت دونوں کے تواتر سے بحث نہیں!

الغرض جرم کی حد بندی پر فوجداری یا دیوانی کی تفریق و جمع اپنے اپنے محل پر ہے۔

<u>لعان</u>

جس کا موجودہ متمدن یورپ میں کوئی تذکرہ نہیں۔ باوجودیکہ وہ عورت کو مرد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ حقوق دینے کا مدعی ہے۔ بایں معنی کہ ان کے حق طلاق مرد کو نہیں بلکہ عورت کو ہے۔ اور جب مرد اپنی عورت پر زنا کی تہمت یا کسی اور قسم کا الزام عائد کرے تو ثبوت کے بعد مجسٹریٹ عورت کو مطلقہ قرار دے پاتا ہے۔ لیکن قرآن میں ان راہوں سے ایک مخالف راستہ ہے لعان کا! شوہر مجسٹریٹ کے سامنے عورت کی بدچلنی کا دعوے کرکے اس کی خاوندی سے نجات چاہتا ہے تو صرف شوہر کے رجوع اور گواہوں تک مجسٹریٹ حق طلاق تسلیم نہیں کر سکتا۔ زن و شوہر دونوں کو بایں صورت بر سر اجلاس جواب دہ ہونا ہے کہ پہلے شوہر چار مرتبہ زبت زبت قسم کھا ئے کہ...... انہ لمن الصادقین۔ اب وہ ایک اور قسم پہلے مضمون سے مختلف ہو گا یعنی ان کا لعنۃ اللہ ان کان من الکاذبین۔

شوہر کی ان پانچوں قسموں کے اگر عورت اپنی بریت بہ حسب قرار واقعی ذیل نہ کرے تو زانیہ متصور ہو کر مستوجب سزا ہوگی۔

اور اگر وہ اس مضمون کی چار قسمیں کہ اس کا شوہر میرے اس بارے میں مفتری ہے۔ انہ لمن الکاذبین اور پانچویں قسم میں وہ (عورت) یہ کہے کہ ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین تو شرعاً مندرجہ ذیل نتائج مترتب ہوں گے :-

ا۔ عورت سزا سے بچ جائے گی

ب۔ دونوں میں قطعی تفریق ہو جائے گی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج۔ یہ عورت تحلیل کے بعد بھی اُس شوہر سے نکاح نہ کر سکے گی۔
د۔ مولود کا نسب اُسی (شوہر) سے ملحق ہوگا۔
ھ۔ مولود اُس (باپ) کے ترکہ کا وارث بھی ہوگا۔
مولانا ثناء اللہ صاحب نے (۶۲ صفحہ پر) قرآن کا یہ قانون پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے۔
آج تک کل قوانین شاہی اس (قانون) سے خالی ہیں۔
بخلاف ازیں آریائی قانون میں نیوگ ایسا معاملہ ہے کہ لکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔ تاہم مولانا کی تصنیف شادی بیوگان میں اس (نیوگ) کی طرف اشارہ کرنا ہی پڑے گا۔
مولانا ـــــ نے دو لعان بھی پیش کیں۔

(ج) جنگ یا جہاد

تمہید میں مولانا فرماتے ہیں:۔
اس طرح دیگر مقدمات کے لیئے بھی اصول بتلائے گئے ہیں۔ اب میں اسے چھوڑ کر سیاست کے تیسرے پہلو کی طرف آتا ہوں جس کا نام میں نے "تدبیر جنگ" رکھا تھا۔ جو بغرض حفاظت مال و جان انسان کو طبعی طور پر دشمنوں سے بچنے کے لیئے کرنی پڑتی ہے جس کو ہر قوم نے ہمیشہ کیا ہے اور کر رہی ہے۔ قرآن شریف نے جو بانی فطرت کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ اس ضروری مسئلے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق بھی ہدایات اور احکام بیان کر دیئے ہیں۔ یہ مسئلہ قرآن تو خدا کے فضل سے ایسا مشہور ہے کہ ہر کہ دمہ کی زبان پر گو کسی قدر غلطی اور مبالغہ ہی سے چڑھا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے (ماسٹر آتمارام فریق ثانی ایں مناظرہ) سے سنائے اُسے خونریزی سے تعبیر کیا ہے۔ اور اس پر غور نہیں کیا۔ کہ یہ خوں ریزی تمام قوموں کے اندر بطور نیشنل لا قومی قانون کے مروّج ہے۔

ان لوگوں سے قتال جو حملہ آور ہوں مگر بقید عدم اعتداد

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدو تا لفظ مع المتقین (سورہ بقر)	اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں۔ اور زیادتی نہ کرو۔

اس بارے میں عیسائیوں مشنریوں کا اُگلا ہُوا نوالہ تمام دشمنان اسلام نگل رہے ہیں۔ مولانا ___ نے متذکرہ صدر لفظا مروّج پہ اس کے حاشیہ میں اپنی دوسری تالیف حق پہ کاش بجواب ستیارتھ پرکاش کے فقرہ نمبر ۲ کی طرف جو اشارہ فرمایا ہے۔ اس کا خلاصہ حق پرکاش سے نقل ہے آپ نے رگ وید ___ اور ___ منوسمرتی میں سے الزامی جوابات کے بعد اس بارے میں یہ آیات پیش کی ہیں۔

۱۔ اس بارے میں کہ جو تم سے لڑیں (قاتلوا الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا)

۲۔ اگر مقابل صلح پر آمادہ ہوجائیں تو ان سے صلح کرو: (ان جنحوا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للسلم فاجنح لها (اگر وہ صلح کے لئے آمادہ ہوں تو آپ بھی آمادہ ہوجائیں)

معترضین کی دستاویزات: فان تابوا واقاموا الصلوٰۃ واتو الزکوٰۃ فخلوا سبیلھم (اگر وہ باز آجائیں اور نماز قائم کریں زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔)

یہ آیت اگر مسلمان محاربین خلیفۂ اسلام کے لیے نہ ہوتی جیسا کہ عہد ابوبکر میں مانعین زکوٰۃ کا حادثہ ہے تو مندرجہ ذیل آیت کے معنی کیا رہ جاتے!

افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین[1]

(اے رسول کیا تم لوگوں کے مسلمان ہونے پر مجبور کرو گے یہ استفہام انکاری ہے۔ مبادا ایسا کرو تم! لیکن اس پہ یاران شہر تہمت تراشی سے باز نہیں رہتے!)

مبحث فیما بین الفریقین الہامی کتاب کا اگر بات آ پہنچی جہاد اور اسلام بزور شمشیر پر! جس بارے میں مولانا نے یہ آیت لکھی ہے۔

الذین عاھدت منھم ثم	اے نبی! تم نے جن قوموں کی عہد مصالحت
ینقضون عھدھم فی کل مرۃ	باندھا۔ مگر ہر مرتبہ وہ ناقض عہد ثابت ہوتے
وھم لا یتقون فاما تثقفنھم	ان قوموں سے اس شدت کے ساتھ جنگ
فی الحرب فشرد بھم من خلفھم	کیجیو کہ یہ دیکھ کر دوسروں کو بھی کان ہوجائیں
لعلھم یذکرون۔ فان تخافن	اور اگر کسی قوم نے تمہارے ساتھ باندھے

[1] حق پرکاش ص ۱۹ سطر ۱۲

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من قوم خیانۃ فانبذ الیھم علیٰ سواء ۔ ہوئے عہد و پیمان میں وہ پردہ خیانت کی ہے تو انہیں علی الاعلان کہہ دو کہ ہمارا تمہارا معاہدہ ختم ہے۔

اس مکالمہ میں مولانا ...... کا یہ تیسرا پرچہ ہے۔ از مطبوعہ کتاب ص ۲۶ تا ص ۶۶ جو ۴۰ صفحوں میں پھیلا ہوا ہے۔

جواب این نامہ از ماسٹر آتما رام

متذکرۃ الصدر پرچہ نمبر ۳ کا جواب ماسٹر صاحب نے ۹۸ صفحوں میں دیا۔ (از ص ۶۹ تا ص ۱۶۵) ممدوح کا یہ جواب پڑھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولانا ... کے حریف کیا ہیں۔ ماسٹر صاحب نے قرآن مجید کے غیر الہامی اور وید کے الہامی ثابت کرنے کے بظاہر نہایت عمدگی سے بحث کی ہے۔ کہ جس طرح مولانا نے قرآن سے توحید، اخلاق اور سیاست تمدن اور جہاد و صلح کے مفادات پیش کیے ہیں۔ ان سے کہیں واضح طریق پر ماسٹر آتما رام صاحب نے قرآن کے نقص اور وید کے کمال پر بحث میں قرآن کے راگ میں نہ گائے جا سکنے اور وید کے راگ میں الاپے جانے پر قرآن کو غیر الہامی اور وید کو الہامی ثابت کیا ہے۔

فرماتے ہیں ماسٹر صاحب بر ص ۹۴

قرآن کی آیتیں جیسا کہ سب جانتے ہیں راگ میں نہیں گائی جا سکتیں۔ اور راگ ہی ایک اعلیٰ معیار مکمل زبان کی پہچان کا ہے۔ اگر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشتو ناقص زبان ہے تو پشتو راگ میں مینڈکوں کی آواز ہے۔ لیکن فارسی بہ نسبت پشتو کے مکمل ہے۔ اسی لیے فارسی میں پشتو سے بڑھ کر راگ ہے۔ افریقہ کے وحشیوں کی زبان اگر نامکمل ہے تو ان میں اعلیٰ راگ بھی موجود نہیں، راگ زبان کا جوبن ہے جس طرح مکھن دودھ کا سار (؟) ہے۔ جس طرح پھل درخت کا نتیجہ ہے۔ ٹھیک اسی طرح راگ زبان کا عطر اور زبان کی جان ہے۔ جس طرح بغیر سانس لیے انسان زندہ نہیں کہلا سکتا۔ ٹھیک اسی طرح وہ زبان یا فقرے جو راگ کے طور پر نہیں گائے جا سکتے۔ وہ مُردے ہیں قرآن کی آیتیں راگ میں نہیں گائی جا سکتیں۔ اور قرآن میں راگ کی ہرگز ہرگز تعلیم نہیں۔ پس قرآن کی زبان ایک بیابانی زبان ہے۔ اس کو زرخیز اور فصیح کہنا سراسر غلطی ہے۔ فصاحت کا معراج راگ ہے۔

ہم ان دونوں صاحبوں (مولانا ثناء اللہ — اور — ماسٹر آتمارام) کے ان دلائل پر محاکمہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ ماسوائے اس گزارش کے کہ مولانا ثناء اللہ کے حریفوں میں ماسٹر صاحب ممدوح نہایت جامع الصفات شخص تھے جس کا اندازہ آپ کا یہ پرچہ پڑھنے سے ہوتا ہے۔ فریقین کے یہ پرچے آریوں کے مشہور ماہانہ رسالہ آریہ مسافر میں چھپتے رہے۔ بعد میں جنہیں کتابی صورت میں منتقل کر دیا گیا۔ مناظرہ ۱۸۹۸ء کے اواخر میں شروع ہو کر ۱۸۹۹ء میں ختم ہوا۔ ماسٹر آتمارام جس کا وطن بھی امرتسر ہی ہے۔ سوامی دیانند سرسوتی کی کتاب ستیارتھ پرکاش کا سنسکرت سے ترجمہ ممدوح ہی نے کیا۔ مگر اس کے چودہویں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو اس کی ترتیب میں ان کا دخل نہیں اور کتاب کے ساتھ الحاق میں آپ
بری الذمہ نہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریف آریہ

صفحات مطبوعہ ثنائی برقی پریس امرتسر در ۱۳۶۲ھ

برسرورق سوامی دیانند کی وفات کے بعد ان کی اصلی کتاب ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء میں آریوں نے جو من مانی تبدیلیاں کی ہیں۔ اس کا نمونہ اس کتاب میں دکھایا گیا ہے۔ آریہ مباحثات میں یہ مضمون بالکل اچھوتا اور قابل دید ہے۔" اس کتابچہ میں ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء اور مطبوعہ ۱۸۹۹ء کے ایک ہی سمولاس (باب) کا ایک دوسرے سے فرق بتایا گیا ہے۔ ان عبارتوں میں ہندی الفاظ ہی کو اردو رسم الخط میں لکھ کر ہندی سے ناواقف کے لیئے مشکل ہے۔ اس لیے اسے قلم انداز کرنا پڑا۔

کیا مسلمان ہندوؤں کو گائے کا گوشت کھلاتے ہیں

آریہ اخباروں کو جب سوجھتی ہے، نئی سوجھتی ہے سے

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

کبھی کسی بادشاہ کی نسبت کوئی غلط فسانہ لکھ دیتے ہیں۔ کبھی کسی مسلمان اہلکار کی نسبت شوشہ چھوڑ دیتے ہیں۔ ان سب سے ایک ہی مدعا ہوتا ہے کہ ہندوؤں کو مسلمانوں سے نفرت دلائی جائے۔ ہم حیران ہیں۔ ایک طرف تو ملکی ضروریات

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ سے مسلمانوں کو ساتھ ملانا چاہتے ہیں، بعض دفعہ بیان تک کہہ جاتے ہیں کہ ہم دونوں بھائیوں (ہندو مسلمانوں میں لڑائی ڈلوانے والی کوئی تیسری قوم ہے مگر عملی حالت یہ ہے جو آج کے ایک مضمون سے ہم دکھاتے ہیں۔

لاہور کا اخبار پرکاش لکھتا ہے :-

"اس قسم کی کئی نظیریں ہمارے سامنے آچکی ہیں جن میں مسلمان قصابوں نے ہندوؤں کو بکری کے گوشت کی بجائے گائے کا گوشت کھلایا اور ایک دن نہیں بلکہ ہفتوں اور مہینوں تک جب تک کہ اس فریب کا انکشاف نہیں ہوا۔ تازہ واقعہ جس پر آج کل اخبارات میں بہت لے دے ہو رہی ہے کشمیر کا ہے۔ جہاں گئو کشی قانوناً جرم ہے۔ اس کی حقیقت یوں ہے کہ ایک شخص ایک گاؤں سے گئو مانس لاتا ہوا چونگی پر پکڑا گیا۔ چونکہ مانس گدھے پر لدا ہوا تھا۔ اس لیے اس شخص نے گدھے کو پہلے چوکی سے آگے بڑھا دیا۔ اور خود محصول چونگی کے پاس جا کر کہنے لگا۔ میں چاول لایا ہوں، محصول لے لو۔ محرر چونگی کو یہ بو آئی تلاشی لی گئی۔ اور گئو مانس نکلا۔ عدالت میں ملزم نے بیان کیا کہ میں نو سال سے گئو مانس سری نگر کے قصابوں کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔

اسی طرح چند دن ہوئے لاہور کے دو ہندو ہمارے دفتر آئے۔ اور انہوں نے شکایت کی۔ کہ فلاں مسلمان قصاب کی دوکان سے گئو مانس برآمد ہوا ہے۔

یہ واقعات کیا بتلاتے ہیں؟ مانا کہ مقدمہ چلنے پر ملزم کو سزا مل گئی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن کیا اس سے ہندوؤں کا دھرم بھرشٹ ہونے سے بچ گیا؟ بعض ہندو اخبار نویس یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ ہندو قصابوں سے ماس خریدنا چاہیئے ہم تو کم از کم اپنے بھائیوں کو ایسا مکروہ پیشہ اختیار کرنے کا مشورہ نہیں دے سکتے۔ اس قسم کے دقوعات کو روکنے کی اگر کوئی سبیل ہے تو صرف یہ کہ سب ہندو ماس کھانا چھوڑ دیں۔ اس کے بنا کسی ہندو کا یہ ڈینگ مارنا کہ وہ گؤ ہتیا کے خلاف ہے بے جا ہے۔ اور نہ ہی کوئی ہندو دعوے کے ساتھ کہہ سکے گا کہ اس نے کبھی گؤ ماس نہیں کھایا۔"

اہل حدیث: اس واقعہ کی تصدیق یا تکذیب تو آئندہ زمانہ خود کر دے گا اس لیے سردست ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ البتہ جس طرح پرکاش نے گائے کے گوشت کے متعلق ایک تجویز پیش کی ہے ہم بھی پیش کرنے کا حق رکھتے ہیں۔

ہمارے خیال میں آئے دن کے فساد کا جو گائے کشی کے متعلق ملک میں کہیں کہیں ہوتا رہتا ہے۔ ایک ہی انتظام ہو سکتا ہے کہ دونوں قومیں (ہندو مسلمان) گورنمنٹ کی نگرانی میں یا بطور خود ایک کمیشن کے ذریعہ اس بات کا فیصلہ کرائیں کہ گائے کا گوشت ہندو مذہب میں کیا حکم رکھتا ہے۔ اسی سے گائے کے مسئلہ پر بھی روشنی پڑیگی۔ مگر اس کمیشن میں ہندو، مسلمان، سکھ پارسی اور انگریز جو سنسکرت دان ہوں سب شریک کیئے جائیں۔ سردست ایک شہادت ہم بھی پیش کرتے ہیں۔ ممکن ہے کمیشن میں اور شہادتیں بھی پیش ہوں۔

ہندوستان کی ہندو قوم کے روشن چراغ جناب مسٹر رمیش چندر دت اپنی مشہور کتاب قدیم ہندوستان کی تہذیب ("HE CIVILIZATION OF INCIENT INDIA

www.KitaboSunnat.com

میں لکھتے ہیں۔ وید کے زمانہ میں دھرماتما ہندو گائے کا گوشت کھانے میں کسی قسم کی کراہت یا قید کو پسند نہیں کرتے تھے۔" (کتاب اول صفحہ ۵۴)

کیا ہندو پریس عموماً اور آریہ اخبارات خصوصاً ہماری اس تجویز کی تائید کریں گے

دیدہ باید (اڈیٹر اخبار اہل حدیث)

گائے ذبح کون کرتے ہیں؟

مخفی راز کا انکشاف

(کیسری کی رپورٹ)

گذشتہ ہفتہ کے اہل حدیث میں ہم تاریخی صورت میں بتا چکے ہیں کہ گائے کے حق میں ہندوؤں کا اعتقاد حد اعتدال سے باہر ہو رہا ہے۔ ورنہ بقول مسٹر دت (بنگالی مورخ) ہندوؤں کے بڑے بڑے دھرماتما گائے کا گوشت کھاتے تھے۔ کب؟ کسی کلجگ میں؟ نہیں۔ ست جگ (ویدوں کے زمانہ میں) ہمارا گمان ہے کہ مسٹر دت کی شہادت سے ہندو چیں بجبیں ہوئے ہوں گے اس لئے آج دوسرے پہلو سے ہم اُن کو ایک خالص ہندو بلکہ گائے کے محافظ اور جوشیلے ہمدم کی رائے سناتے ہیں۔ جن سے مراد ہماری اڈیٹر اخبار کیسری لاہور ہے۔ آپ سلطان عیدالبقرہ کا خوفناک ذکر کرتے ہوئے ہندو برادران کو مخاطب کر کے لکھا ہے:-

"اے ہندو جاتی کے نام پر کلنک کا ٹیکہ لگانے والے ہندوؤ! کیا آپ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے کبھی سوچا ہے کہ گئو ہتیا کے لیے کون ذمہ دار ہے۔ ہندوؤ! تم کہاں تک اپنے دھارمک (مذہبی) احکام پر عمل کر رہے ہو۔ تمہارے مذہب میں ماس کھانا کہاں لکھا ہے؟ افسوس تو یہ ہے کہ ویدوں کا پرچار کرنے والے ماس کا پرچار کرتے ہیں۔ کیا یہ امر مسلمہ نہیں ہے کہ ہندو بہ نسبت مسلمانوں کے بدرجہا زیادہ ماس کھاتے ہیں۔ بتاؤ ہندوؤ! تمہارا کیا حق ہے کہ تم کسی دوسرے کو اس بات سے ہٹا سکو جس کے تم خود مرتکب ہو رہے ہو۔ ہندوؤ! بتاؤ تو سہی کہ چھاؤنیوں کے ٹھیکہ دار کون ہیں؟ کیا یہ امر کسی سے مخفی ہے کہ چھاؤنیوں میں روزانہ ہزاروں گئوئیں سپلائی کرنے پر ٹھیکیدار اسی فیصدی ہندو ہیں۔ کیا تمہیں شرم نہیں آتی۔ جب تم مسلمانوں کو گئو ہتیا کے لیے مجرم ٹھہراتے ہو۔ اور اپنا پاپ دوسروں کے سر منڈھتے ہو۔

ہندوؤ! تمہارا ہندو دھرم کہاں ہے؟ کیا یہ رنج کا مقام نہیں ہے کہ قصابوں کا تمام کاروبار ہندو سیٹھوں کے روپے سے چلتا ہے اور اس کے بدلے وہ خوب بھاری سود لیتے ہیں۔ کیا اس سے بڑھ کر بھی تمہیں کسی ثبوت کی ضرورت ہے۔

ہندوؤ! تم ہندو دھرم کو تب سے چھوڑ چکے جب سے تمہارے گھروں میں ڈاسن کے بوٹ درجنوں کی تعداد میں گرگابیاں اور چمڑے کے بکس سینکڑوں کی تعداد میں نظر آنے لگے ہیں۔ کیا ہندوؤ! تمہیں شرم نہیں آتی جب سارے جسم کو چمڑے سے لاد لیتے ہو۔

پیروں میں بوٹ، کلائی میں رسٹ واچ۔ جیب میں بٹوا۔ ہاتھ میں ہنٹر غرضیکہ وہ کونسی چیز ہے جو تم چمڑے کی نہیں رکھتے۔ کیا تمہارا گزارا ان اشیاء کے بغیر نہیں ہو سکتا؟ کیا ہندو اب بھی کہہ سکتا ہے کہ ہندو گئو ہتیا نہیں کرتے؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ کہوں گا کہ ہندو ہی سب سے زیادہ گئو ہتیا کے ذمہ دار ہیں۔ پس اس بات کے پایۂ ثبوت تک پہنچنے کے بعد کہ ہندو ہی گئو ہتیا کے ذمہ دار ہیں ہندوؤں کو کوئی حق نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو گئو ہتیا کے لیے ذمہ دار ٹھہرائیں۔ یا ان سے کسی قسم کی درخواست کریں۔ اس کے ساتھ ہی اب سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ کہ کیا ہندوؤں نے گورنمنٹ پر کبھی اتنے غم و غصے کا اظہار کیا جتنا کہ وہ مسلمانوں پر کرتے رہتے ہیں۔ کیا ہندو اس امر سے ناواقف ہیں کہ ۸۰ فیصدی گئوئیں چھاؤنیوں میں ذبح ہوتی ہیں۔ ہندوؤ! اگر تم اپنے اُوپر سے گئو ہتیا کی ذمہ داری ہٹانا چاہتے ہو تو آج پرن کرلو۔ کہ تم مندرجہ ذیل باتوں کو فوراً عمل میں لاؤ گے۔

۱۔ تمام ہندو مانس کھانا چھوڑ دیں۔ اس کا نتیجہ بہت کم عرصہ میں لازمی طور پر یہ ہوگا کہ کپڑے وغیرہ کا مانس سستا ہو جانے کی وجہ سے گئو ہتیا کم ہوگی۔

۲۔ ہر ہندو کو جو ۱۰۰ روپے ماہوار آمدنی رکھتا ہے۔ اپنے گھر میں گئو رکھنی چاہیئے

۳۔ کوئی بھی ہندو کسی مسلمان کے ہاتھ میں گئو نہ بیچے۔ خصوصاً منڈیوں پر گئو وہیں لے جانا پاپ قرار دیا جائے۔ اور اس غرض کے لئے گاؤں گاؤں میں پنچائتیں ہونی چاہئیں۔ جو شخص اس کی خلاف ورزی کرے سخت سے سخت سزا دی جائے۔ میں نے متھرا کے ضلع میں بہت سی ایسی پنچائتیں دیکھی ہیں جنہوں نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ کوئی گئو نہ بیچے اور سد لیشی کھانڈ گاؤں میں نہ لائے۔ خوشی کی بات ہے کہ پنچایت کے فیصلہ پر اچھی طرح عمل ہوتا ہے۔

۴۔ ذمہ دار ہندو اصحاب کو چاہیئے کہ وہ ان سیٹھوں ٹھیکیداروں سے اس پاپ کے کام میں حصہ لینے سے توبہ کرائیں۔ بہتر ہے کہ وہ باز آجائیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورنہ اس کا سخت سے سخت نوٹس لیا جائے۔

۵۔ سب سے آسان اور ضروری فرض جو ہر ہندو کا ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو چرڑے کی سب اشیاء کو ترک کر دے۔"

محمد رشی۔ صفحات ۲۰

مطبع روز بازار امرتسر ۔۔۔۔ ۱۹۲۳ء

جس میں پیغمبر علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت وید، تورات اور انجیل سے دیا گیا ہے" (سرورق)

اس رسالہ میں مرکزِ استدلال آیۂ: اَلَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِیْلِ (وہ ذات ہے جس کا تذکرہ تورات وانجیل میں مرقوم ہے) ص۲

مولانا فرماتے ہیں:۔

"اس رسالہ میں ہم نے صرف وید، تورات اور انجیل تینوں کتابوں سے پیشگوئیاں نقل کی ہیں۔ ص ۲

حضرت محمد رشی صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت پیشگوئی سام وید میں:

(۱) وہ ہر مقدس گیت کا مرتی (۲) رعد والا (۱) (۳) نہایت تعریف کیا گیا "اندر" (۴) قلعوں کا توڑنے والا، جوان، عقیق اپنے انداز قوت کا پیدا کیا گیا (۵) تو نے اے پیمبر رکھنے والے! اے گایوں سے مالا مال کر کے گڑھے کو بچا لیا۔ یہ

(۱) اس کے معنی ہم نہیں سمجھے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوتا ڈولتے ہوئے تیرے پہلو میں آئے اور خوف سے آزاد ہو کر انہوں نے تیری مدد کی (۶) انہوں نے دعا کے بھجنوں کے ساتھ اس اندر کی شان بیان کی جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے جس کے ہزار مل بلکہ اس سے بھی کہیں کثرت سے عطیے آئے ہیں (سام وید۔ دوسرا حصہ باب پنجم فصل اول پر پاٹھک بستم ص۱۵ مترجمہ بابو پیارے لال صاحب زمیندار بیدمٹھا مطبوعہ ودیا ساگر پریس بروٹھا ضلع علیگڑھ ۱۸۹۶ء)

مولانا فرماتے ہیں ہ۔ اس عبارت میں جس قدر اوصاف و کمالات ذکر کیے گئے ہیں، وہ سب حضرت محمد ہی میں پائے جاتے ہیں اور جن میں یہ سب وصف اجتماعی طور پر پائے جائیں وہ آپ سے پہلے ہوا نہ بعد! لہذا اس بشارت و تعریف کا مصداق آپ کے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا! چنانچہ ہم ان اوصاف کا آپ میں پورا پورا پایا جانا ثابت کرتے ہیں۔ اس عبارت میں ممدوح کا وصف اول یہ بیان کیا گیا ہے۔

(۱) ہر مقدس رسم کا مربی :۔

سو واضح ہو کہ نیکی کا سب سے اعلیٰ رکن توحید الٰہی ہے

۱:۔ ذات میں

۲:۔ صفات میں

۳:۔ استحقاق عبادت میں

اس کے جاری اور قائم کرنے اور اس کی ضد یعنی شرک کے مٹانے میں جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی اس کی نظیر کہیں نہیں پائی گئی۔ اس کے تعلیمی ثبوت کے لیے قرآن شریف کا مطالعہ کرو! جو توحید کی تعلیم اور شرک کی مذمت سے بھرا پڑا ہے۔ اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عملی ثبوت کے لیے آپ کا اطمینانِ خاطر اور حضورِ قلب سے نماز پڑھنا اور اُمت میں اس عادت کو تاکیدی طور پر چھوڑنا کافی ہے۔ اور شرک کے مٹانے کا عملی ثبوت مانگو تو فتح مکہ پر آپ کا اپنے دستِ مبارک سے بتوں کو توڑنا اور کعبۃ اللہ کو ان سے خالی کر کے اسے عبادت الٰہی کے لئے خالص کرنے کو دیکھ لو۔

نیکی کا دوسرا رکن اخلاق فاضلہ ہیں جن کا ظہور یا تو اپنے عادات سے ہوتا ہے یا دوسرے تعلقات و معاملات سے! سو اس کے متعلق بھی آپ نے ہر پہلو سے کامل تعلیم کی۔ اور خود عملی طور پر کر کے دکھایا۔ مثلاً صدق و دیانت، عفت و حیا، جود و سخا، حلم و تواضع، شفقت و رحمت، عفو و کرم، تحمل اور نیز دوستوں سے رفق و ملائمت، مظلوموں کی دادرسی، یتیموں کی پرورش، بیواؤں کی خبرگیری دوستوں اور دشمنوں سے کشادہ پیشانی اور فراخدلی سے پیش آنا، معاملات میں دوست اور دشمن ہر کے ساتھ عدل و انصاف برتنا، جانب حق کی رعایت کرنا۔ ناحق ہر کسی کا ساتھ نہ دینا۔ دشمنوں سے سلوک اور مہربانی۔ دوستوں کی مدارات و خاطر تواضع۔ مناظرات میں محض اصلاح حق کا لحاظ۔ خود سخت کلامی سے پرہیز اور دوسرے کی سختی کو بڑے حوصلہ سے برداشت کرنا۔ ہر ایک سے شیریں کلامی۔ بدانجوں سے نفرت اور بے حیائی سے کراہت۔ جبر و تعدی سے اعتراض، غرض حمید اخلاق فاضلہ اور عادات صالحہ کی تعلیم کامل طور پر حضرت محمد ﷺ نے فرمائی۔ اور خود پورے طور پر اس پر عمل کر کے دکھا دیا۔ ایسا کہ اُس وقت سے لے کر آج تک مخالفین کو بھی سوائے تسلیم کے کوئی راہ نہ ملی ———!

وضاحت اسام وید کے اندر آپ کے متعلق بیان کردہ صفحات میں دعلا والا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا بیان کیا گیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ ایسا صاحب سیاست ورعب ہوگا کہ مخالفین اس سے دبیں گے اور خوف کھائیں گے۔ اور رعد کی طرح دور دور اس کی ہیبت ہوگی۔ یہ وصف بھی آپ میں کامل طور پر پایا گیا۔ جیسا کہ تاریخ کا مطالعہ کرنے والوں پر یہ امر ظاہر ہے کہ آپ نہایت شجاع، بہادر اور جواں مرد تھے۔ مقابلہ کے وقت مخالفوں پر آپ کا رعب چھا جاتا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جن لوگوں سے آپ کو نہایت بے تکلفی اور اکثر صحبت رہتی۔ مجلس میں وہ بھی آپ سے ہیبت کھاتے حالانکہ آپ نہایت شیریں زبان اور نرم طبع تھے۔ حضرت عمر جیسے شجاع اور جری مرد کے کئی واقعات ایسے ہیں جن سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے اور یورپ کے مصنفین نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔

سام وید کی عبارت میں اس برگزیدہ
ومقدس کے لیے تیسرا امر یہ ذکر کیا گیا

ہے ...

اندر جس کے معنی صاحب اقبال کے ہیں۔ اور حضرت محمد ﷺ کا صاحب اقبال ظاہر اور روشن ہے کہ مخالف موافق ہر ایک کے نزدیک مسلم ہے اور کوئی شخص اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ آپ کی پاک زندگی کے حالات ولادت سے وفات تک ایسے صحیح طور پر ثابت اور مشہور ہیں۔"

سوامی دیانند جی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش کے پہلے باب میں اسمائے الٰہی کا ذکر کرتے ہوئے اندر بھی اسمائے الٰہی میں سے ایک اسم کا ذکر کیا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ سب سے بڑھ کر جاہ وحشمت والا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاید کوئی یہ کہہ دے کہ اس عبارت سے سام وید کے اندر جس پر اس وقت بحث کر رہے ہیں ۔ اندر سے مراد خدا تعالیٰ ہے ۔ لہٰذا یہ شبہ دور کرنا ضروری ہے ۔

"سوامی جی نے اس باب کے شروع میں اس سوال کے جواب میں کہ خدا تعالےٰ کے صفات کے لیے ایسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جو لغت کے رو سے دیگر اشیا پر بھی مستعمل ہو سکتے ہیں تو ہم کسی موقعہ پر اس صفت (اندر) کو خدا تعالیٰ سے کس طرح مخصوص کر سکتے ہیں ۔ بیان کیا ہے کہ جس لفظ کے کئی معنی ہوں اس کو ایک معنی میں خاص کرنے کے لیے سلسلہ کلام اور قرائن پر نظر کرنی چاہیئے ۔ اور جیسا موقعہ ہو ویسے معنی مراد لینے چاہئیں" تو !

سوامی جی کا یہ بیان معقول ہے اور ہم کو اس سے اتفاق ہے پس ہم سام وید کے اس قاعدہ بیان کردہ سوامی جی سے ثابت کرتے ہیں کہ اس عبارت میں پہلی مرتبہ جو لفظ اندرا آیا ہے اس سے مراد خدا تعالیٰ نہیں بلکہ اس کی مخلوق میں سے کوئی برگزیدہ صاحب اقبال شخص مراد ہے ۔ اور دوسری دفعہ جو یہی لفظ اندرا آیا ہے ، بیشک اس سے خدا تعالیٰ مراد ہے کیونکہ اول تو اس اندر کی صفت میں اسے "جوان" کہا گیا ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات میں سے نہیں بلکہ اس کی مخلوق میں سے کسی شخص کی صفت ہو سکتی ہے ۔

دوم اس لیے کہ اس کی صفت میں کہا گیا ہے "بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا" تو یہ صفت ہمارے مدعا کو آپ صاف صاف ثابت کرتی ہے کہ محتاج تفصیل نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ سب کا پیدا کرنے والا ہے ۔ نہ کہ پیدا کیا گیا ہے ۔ اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ (پ ۲۴ سورۃ زمر) اللہ ہی سب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر شے کا کارساز ہے۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ اس مقام پر لفظ احمد سے مراد مخلوقِ خدا میں سے کوئی شخص ہے۔ اور چونکہ ہم پچھلے بیان میں ثابت کر چکے ہیں کہ اس سے مراد آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اس لیے آپ کے سوا اور کوئی مراد نہیں ہو سکتا۔ "آنے والے کے اوصاف میں ایک وصف قلعوں کا توڑنے والا ہے"۔ یہ صفت بھی حضرت محمد ﷺ کو پوری پوری حاصل ہے۔ کیونکہ آپ نے عرب کے ایسے محکم قلعے فتح کیے جو کبھی کسی سے فتح نہ ہو سکے۔ اور ان قلعہ گزینوں کو بھی اپنے قلعوں کی مضبوطی اور راستوں کی دشوار گزاری کی وجہ سے بھی کسی سے فتح نہ ہونے کا ایسا گھمنڈ اور گمان تھا کہ وہ کبھی بھی مفتوح نہ ہو سکیں گے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں خیبر (عرب) کے محکم قلعوں اور ان کے رہنے والے اہلِ کتاب کے گمان بلکہ ان کی مضبوطی کی نسبت خود مسلمانوں کے خیال اس طرح بیان کیے ہیں:۔

هُوَ الَّذِىٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ	وہ خدا ہی تو تھا جس نے کفار کتابیوں
كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ	کو ان کے شہروں سے نکال باہر کیا۔
دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ مَاظَنَنْتُمْ	تم کو اے مسلمانوں اس کی توقع بھی نہ
اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّا	تھی۔ اور وہ بھی اس خیال میں مگن
نِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ	تھے کہ ان کو ان کے قلعوں سے کون
اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَ	خارج کر سکتا ہے۔ لیکن خدا کے
قَذَفَ فِىْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ	لشکر (مسلمانوں) نے ان کو آ ہی لیا۔
يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ	جس سے ان کے دلوں میں ایسا رعب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَ اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ۔
(حشر پ ۲۸ - ع - ۱)

بیٹھا کر وہ اپنے انہی قلعوں کو مسمار کرنے لگے۔ اور مسلمان بھی انہیں توڑ پھوڑ رہے تھے۔ تو اے سننے والو! جن کی آنکھیں ہیں وہ اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں۔

اسی طرح سام وید کے اندر اُس (آنے والے) کی ایک صفت اُس کا جولان ہونا ہے۔ اور اسی طرح اس کا عقیل اور پتھر رکھنے والا ہونا ہے۔ یہ پتھر جو کہ خود ہے جس کا واقعہ مشہور ہے۔ بعد ازاں گڑھے کھودنے والا ہے اور یہ اشارہ ہے غزوۂ خندق میں گڑھا کھودنا۔ جیسا کہ تاریخ اسلام میں مذکور ہے۔ یہ تو آریاؤں کی مستند کتاب وید کے ایک حصہ (جس کا نام سام وید ہے) کا اقتباس ہے۔ اب تورات میں حضرت محمدؐ رشی کے ظہور کی بات سنئے۔

مولانا فرماتے ہیں محمد رشی کے ص (۱۵) پر:

تورات جو آج کل بائیبل کے مجموعہ میں سب سے پہلے ہے۔ اس کے ۵ حصے ہیں جن کو ۵۔ کتابیں کہا جاتا ہے۔ ان میں پانچویں کتاب میں جس کا نام استثناء ہے میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کے حکم سے اپنی قوم کو فرمایا:-

خداوند تیرا خدا تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں میری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی طرف کان دھریو.....

انجیل کے اندر حضرت مسیح کے دنیا سے جانے کے بعد مسیح کا شاگرد پطرس حواری اپنے زمانے کے لوگوں کو بطور نصیحت کہتا ہے..

پس توبہ کرو!.......

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ موسیٰ نے باپ دادوں سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے۔ تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے ایک نبی میری مانند اٹھا دے گا۔ جو کچھ وہ تمہیں کہے اس کی سب سنو اور ایسا ہوگا۔ کہ ہر نفس جو اُس نبی کی نہ سُنے وہ قوم میں سے نیست کیا جائے گا!...... (رسول کے اعمال باب ۳)

حضرت مسیح کے الفاظ:-

میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آوے گا۔ پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تم پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آن کر دُنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائے گا۔ ....

(انجیل یوحنا باب ۱۶ - ص ۱۸)

(نوشہروی) راقم نے مولانا رحمہ اللہ کی وہ تمام کتابیں بنظر غائر پڑھیں جن پر اس (کتاب) کے اندر تبصرہ ہے۔ مگر سب کتابوں سے زیادہ اس کتاب نے مجھے متاثر کیا۔ فقط

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در تذکارِ تقلیدیانِ احناف

با سمائے تصانیف مولانا

۱۔ معقولات حنفیہ	صفحات ۲۴
۲۔ اصول الفقہ (عربی)	" ۸
۳۔ اہل حدیث کا مذہب	"
۴۔ تنقید تقلید	" ۷۶
۵۔ فقہ اور فقیہہ	"
۶۔ اجتہاد و تقلید	
۷۔ تقلید شخصی اور سلفی	
۸۔ حدیث نبوی اور تقلید شخصی	

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ معقولاتِ حنفیہ

بر ۲۴ صفحات۔ مطبع ثنائی پریس امرتسر ۱۹۳۶ء

معقولات حنفیہ در اصل نامعقولات حنفیہ ہے۔ اس میں حنفی مسلک کے ان سات مسئلوں کی نامعقولیت ثابت کی گئی ہے

۱۔ مفقود الخبر: جو شوہر مدت العمر تک غفار ہے اس کی منکوحہ کیا کرے

۲۔ زن مرتدہ: جیسا کہ بعض عورتیں کسی غیر شوہر سے سانٹھ گانٹھ کے بعد عیسائی ہو جاتی ہیں۔ جس سے پہلا نکاح فسخ گردان لیا جاتا ہے۔ اب وہ اپنے آشنا کے ساتھ نکاح کر لیتی ہے۔ مولانا نے حنفیہ کی کتاب در مختار کا حوالہ دیا ہے کہ:۔

"جو منکوحہ عورت مرتد ہو جائے ۷۵ درے سزا کے بعد اس کو اسلام میں لانے اور پہلے خاوند ہی سے نکاح کر لینے پر مجبور کیا جائے۔ چاہے مہر تھوڑا سا ایک دینار ہو۔ تاکہ اس سے اور دوسری عورتوں کو تنبیہ ہو۔"

مولانا فرماتے ہیں:۔

"آپ کے دل میں خیال گزرے گا کہ آج ہم (ہندوستانی) کسی عورت کو کس طرح مجبور کر سکتے ہیں کہ تو اپنے خاوند ہی سے نکاح کر۔ جس خاوند سے وہ ناراض ہو کر دین و دنیا برباد کر چکی ہے۔ اور کس طرح اس کو کسی شخص کے ساتھ نکاح کرنے سے روک سکتے ہیں۔"

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مقام تعجب تو یہ ہے کہ فقہا حنفیہ جو ایسی باتیں لکھ گئے ہیں وہ تو ایسے وقت اور ایسے ملک میں تھے جیسا اُن کی حکومت اور انہی کا قانون نافذ تھا۔ لیکن آج جس ملک میں ہم ہیں اس کا حال کسی سے مخفی نہیں۔"

بعض علماء سلف کی پابندی میں آج بھی ویسی ہی باتیں کرتے ہیں اور لکھتے ہیں چنانچہ مفتی مدرسہ دیوبند مولوی محمد شفیع صاحب نے موجودہ مشکل کو محسوس کیا اور اس کا علاج یہ بتایا کہ:۔

ہندوستان میں مشایخ بلخ وسمرقند کے قول پر فتویٰ دیا جائے کہ ارتداد سے نکاح فسخ نہیں ہوتا۔

چونکہ نکاح کا ثابت رہنا مستلزم ہے۔ اس بات کو کہ مرتدہ مذکورہ کے ساتھ ملاپ وغیرہ جائز ہو حالانکہ مفتی صاحب خود اس کو قرآن شریف کے مخالف مانتے ہیں۔ (مغنی)

مفتی صاحب موصوف نے اس کا جواب دیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

مشایخ بلخ کے قول کے موافق جب کہ بقائے نکاح کا فتویٰ دیا جائے۔ تو ساتھ ہی اس امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ تجدید اسلام سے قبل شوہر کے لیئے اس مرتدہ سے استمتاع یعنی جماع اور اس کے دواعی مثل تقبیل ولمس بالشہوۃ وغیرہ کو جائز نہ کیا جائے کیوں کہ آیت کریمہ لا تنکحوا المشرکات حتی یومن سے کافر عورتوں کے ساتھ نکاح اور استمتاع حرام ہونا ظاہر ہے۔ اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر اجماع ہے (ص ۱۲)

مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں :-

سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ کہتے ہیں کافرعورت سے نکاح جائز نہیں۔ حالانکہ قرآن شریف سے کتابیہ (یہودن وعیسائن) سے نکاح جائز آیا ہے تو اس کا جواب مفتی صاحب نے یوں دیا ہے :-

اور کتابیہ کا استثنٰے جو آیت وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ میں وارد ہے۔ اس سے کتابیہ اصلیہ مراد ہے اور مرتدہ اس میں داخل نہیں جس نے اہل کتاب کا مذہب اختیار کر لیا ہے

ناظرین کرام : غور فرمائیں کس قدر اجتماع ضدین بلکہ اجتماع نقیضین ہے نکاح بحال مگر لوازم نکاح معدوم حالانکہ قاعدہ کلیہ الشیٔ اذا ثبت ثبت بلوازمہ اس استحالہ کے مذہب امام ابوحنیفہ ہنوز متروک ہے جس کے متعلق مفتی صاحب کے الفاظ قابل دید و شنید ہیں جو یہ ہیں :-

بحال مگر لوازم نکاح معدوم۔ مگر وہ مرتدہ ہو کر خاوند کی لونڈی بنی رہے گی جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ باوجود مرتدہ ہونے کے خاوند اس سے فوائد مردانہ حاصل کرتا رہے گا۔ مفتی صاحب لکھتے ہیں :-

نوادر کی روایت امام ابوحنیفہ سے یہ ہے کہ عورت دارالاسلام میں بھی کنیز بنا کر رکھی جائے گی۔ اور اس کے خاوند کا تبضہ اس پہ بدستور سابق باقی رہے گا۔

(ہندوستان دارالاسلام نہیں۔ اس میں ہم رہتے ہیں۔ اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیئے مفتی صاحب نے اس کی تفصیل کرنے کی تکلیف نہیں فرمائی")

"لیکن اس روایت میں یہ تفصیل ہے کہ اگر یہ مرتدہ دارالاسلام میں ہو تو اس کا خاوند اُس کو امام المسلمین (بادشاہ) سے قیمت دے کر خریدے گا۔ اگر امام المسلمین اس کو مصرف سمجھیں گے تو اُس کو مفت بھی دے دیں گے۔ بہر حال بغیر اجازت امام (بادشاہ یا اس کے نائب حاکم کے) اس کو اپنے قبضے میں لانا جائز نہ ہوگا۔ اور اگر دارالحرب ہے تو اذنِ امام کی حاجت نہیں بلکہ جب خاوند اس پر قبضہ پالے تو اس کی ملک ہو جائے گی۔ اجازت امام وغیرہ کی کچھ حاجت نہیں۔" ص ۹۸-۹۹

مولانا فرماتے ہیں:۔

اس تفصیل سے بھی یہی نتیجہ حاصل ہوتا ہے کہ مرتدہ کا نکاح ٹوٹ چکا ہے۔ باوجود اس تفصیل کے ہم ہندوستانیوں کی تشنہ کامی کا کوئی علاج نہیں اس لیے کہ ہمارا ملک ہندوستان نہ دارالاسلام ہے نہ دارالحرب۔ کیونکہ اس میں اسلامی حکومت ہے نہ اسلامی جہاد جاری ہے۔ لہذا یہ ملک غایت سے غایت دارالسلم ہے۔ اس لیئے مفتی صاحب دیوبند نے اس میں تفصیل کو جاری کرنے کی رائے نہیں دی۔ بلکہ مشائخ بلخ کا قول پیش کر دیا جس کو خود قرآن شریف اور امام ابوحنیفہ کے قول کے خلاف جان کر کسی طرح مقید کر دیا۔

حل المشکلات | اس میں شک نہیں کہ مسئلہ ارتداد نے علمائے اسلام کو پریشان کر رکھا ہے۔ غالباً اسی لیئے جمعیۃ العلماء کی مجلس عاملہ نے بتاریخ یکم ودوم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک مسئلہ اس کو زیر بحث نہیں رکھا۔ مگر جس طرح اس کو حل کیا گیا ہے اس کی نہ قرآن شریف سے موافقت ہوتی ہے نہ مذہب حنفی (قول امام ابوحنیفہ صاحب) سے ....

اس لیئے ہم اپنا ناقص خیال ظاہر کرتے ہیں ....

مرتدہ دو قسم ہیں:۔

۱۔ کتابیہ (یہود و نصاریٰ)

۲۔ غیر کتابیہ (دہریہ، بھنگی وغیرہ)

آریہ و ہندو کس قسم میں ہیں۔ ممکن ہے قسم اول میں داخل ہوں۔ کیونکہ ان کے مذہب کی بنیاد بھی ایک کتاب (وید) پر ہے۔ جس کی نسبت وہ الہامی کتاب ہونے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ رہا یہ امر کہ ویدوں کی تعلیم الہامی نوشتوں کے خلاف ہے تو اس سے ہمارے دعویٰ کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ اگر ویدوں کی تعلیم خلاف ہے تو توراۃ و انجیل کی بھی اعلیٰ تشریح (نصاریٰ) خلاف قرآن ہے۔ جیسی انہوں نے بگاڑی۔ تاہم ہم اس پر اصرار نہیں کرتے۔ بلکہ ایک اور طرح سے بماتحت قرآن اور بپابندی اصول حنفیہ اپنا خیال پیش کرتے ہیں۔

ہم یہ شق اختیار کرتے ہیں کہ مرتدہ کا نکاح فسخ نہیں ہوتا۔ ہم اس دعویٰ میں کسی قسم کی تخصیص نہیں کرتے۔ مرتدہ عیسائی ہو یا آریہ، جینی ہو یا دہریہ، کوئی ہو۔ جس کا نکاح حالت اسلام میں ہوا ہو۔ حالت ارتداد میں اس کا نکاح فسخ نہ ہوگا۔ ہمارا یہ دعویٰ مندرجہ ذیل حنفی اصول پر مبنی ہوگا۔ ہمارے تینوں آئمہ (امام ابوحنیفہ اور صاحبین) کے نزدیک یہ اصول

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ انتہا میں جو عارض ہو اس کا حکم موجودہ عارض کے خلاف ہوتا ہے۔ مثلاً مفرور غلام کی بیع جائز نہیں۔ اگر غلام کی موجودگی میں بیع کرے اور بعد بیع قبل قبضہ وہ بھاگ جائے تو بیع باطل نہ ہوگی۔

(ابوالوفا) حالانکہ فرار وقت بیع کے مانع بیع ہے۔ لیکن بعد البیع وہ مانع نہیں رہا۔ اس کی تائید میں ایک حدیث پیش ہو سکتی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

جب کوئی شخص سورج ڈوبنے سے پہلے نماز عصر کا یا سورج نکلنے سے پہلے نماز صبح کا ایک سجدہ پائے۔ وہ نماز پوری کرے۔ حالانکہ ایسے وقت میں نماز کی ابتدا جائز نہیں۔

اس اصول حنفیہ اور حدیث کی روشنی میں اس عقدہ لاینحل کو یوں حل کیا جائے۔ کہ جس عورت سے اس کے حالت اسلام میں نکاح ہوا ہے بعد نکاح اس کے کفر سے نکاح فسخ نہ ہوگا۔ جیسے بعد البیع مفرور غلام کی بیع باطل نہیں ہوتی اور اس طرح طلوع شمس سے نماز فجر باطل نہیں ہوتی۔

رہا۔ آیۃ لَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ کی نہی! جو مفتی صاحب دیوبند پر بھی مشکل پڑی ہوئی ہے۔ سو اس کی تفسیر میں نہی للانشاء مراد لی جائے نہ بلا استمرار۔ یعنی معنی آیت کے یہ کیئے جائیں کہ کافر عورتوں سے نکاح مت کرو! اس کو نہی الانشاء کہتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ جس عورت کی حالت بوقت نکاح قابل نکاح ہے بعد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح اگر اس میں تغیر تبدل ہو جائے تو حنفیہ کے مذکورہ اصول کے تحت نکاح فسخ نہ ہوگا۔ واللہ اعلم! ھذا علی اصول الحنفیہ (فا)

مؤلف (نور شہر حدی) ہیں صحابہ د صحابیات بیبیوں کی عصمت پر غیر گرنیدِ لامس" میں اگر حدیث ادراؤ الحدود و بالشبہات جیسی نظر رکھی جاتی تو "یدِ لامس" (کہ قید مشتہیں ہے) کے معنی مادّی اشیا کا سوال ہو سکتا ہے۔ یعنی وہ عورت گھر بار کی کسی شے کے متعلق سوال رد نہیں کرتی ہے جو فی المعنی تبذیر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایسے اشخاص کو اخوان الشیاطین قرار دیتا ہے۔ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین۔

حاشیہ "فا" ممکن ہے ہمارے اس حل پر اس حدیث سے اعتراض ہو کہ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ "جو شخص دین اسلام تبدیل کرے اسے قتل لازم" جب مرتدہ واجب القتل ہے تو اس کے ساتھ نکاح کیسے رہ سکتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ مرتدہ اس طرح واجب القتل ہے جس طرح زانی واجب الرجم ہے تو کیا زانیہ سے نکاح مرد کا نکاح نہیں رہتا؟ حالانکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا حضور میری عورت "لا ترد ید لامس" کسی کا ہاتھ نہیں روکتی فرمایا اسے چھوڑ دے۔ عرض کیا میری اس سے چھوٹی چھوٹی اولاد ہے۔ فرمایا تو اپنی مصلحت دیکھ لے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زانیہ کا محض زنا سے نکاح فسخ نہیں ہوتا حالانکہ وہ واجب الرجم ہے حقیقت اصلیہ یہ ہے کہ سزا ارتداد کی ہو یا زنا کی اس کو جاری کرنا احکام کا کام ہے۔ خاوند کا نہیں۔ آج اگر مرتدہ یا زانیہ کو سزا نہیں ملتی تو حکومت غیر مسلم اس کی ذمہ دار ہے خاوند نا کح ذمہ دار نہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقتباس: لکیر شدہ معنی مولانا ابوبکر شیث صاحب ناظم شعبہ دینیات مسلم یونیورسٹی نے اپنے صاحبزادہ مولوی ضیاء اللہ ندوی کو درس حدیث کے دوران میں بتاتے ہوئے فرمایا کہ حافظ صاحب غازی پوری نے مجھے اس حدیث کے یہی معنی بتائے تھے۔" نہیں اہم اقتدہ!

معقولات حنفیہ لکھنے کی وجہ مولانا ابوالوفا صاحب نے ہر تحریر کسی اہم ضرورت کے اثر سے لکھی۔ اور زیر تذکرہ کتاب (معقولات حنفیہ) بھی اسی اثر سے لکھی۔ دیباچہ (بر ص ۱) میں لکھتے ہیں

وجہ تالیف حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت ہمارا وہی عقیدہ ہے جو حافظ ذہبی (محدث) نے "تذکرۃ الحفاظ" میں لکھا ہے کہ :-

"وہ امام عالم عابد بڑی شان والے تھے حکومت کے وظائف قبول نہ کرتے بلکہ اپنے گزارہ کے لیئے تجارت اور کسب کرتے تھے۔"

چونکہ عصمت فی الاحکام خاصۂ نبوت ہے۔ اسی لیئے کسی امام کے مسئلے کی جانچ کرنا یا اس کی دلیل نہ ملنے سے اُسے واجب العمل نہ جاننا خصوصاً ان کے اتباع کے اقوال کو جو انہوں نے اپنے فہم سے داخل مذہب کر رکھے ہیں بمقابلہ مدلل بات کے ترک کر دینا سوء ظن کا محمل نہیں بسلف سے خلف تک ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے۔ جس کی نظائر ہم نے اپنے رسالہ "تقلید شخصی اور سلفی" میں دی ہوئی ہیں۔

حق یہ ہے کہ انہی بزرگوں سے ہم کو تنقیح مسائل کی ہدایت تعلیماً سکھائی جزاھم اللہ خیرا لجزاء۔ سہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

پہلی ضرورت | ضرورت زمانہ ہے ریاست حیدر آباد دکن میں سرکاری حکم سے بعض مسائل خلع وطلاق پر غور ہو رہا ہے کہ فقہ حنفیہ کے یہ مسائل چھوڑ کر امام مالک کے فتویٰ پر عمل کیا جائے۔

ہندوستان کی اسمبلی (قانون ساز مجلس) میں بھی یہ مسائل بصورت تجویز پیش ہیں۔ انہی حالات کے ماتحت مولانا اشرف علی صاحب ساکن تھانہ بھون ضلع مظفر نگر نے ایک کتاب لکھی جس کا نام حقیقت بتا رہا ہے یعنی "الحیلۃ الناجزۃ للحلیلۃ العاجزۃ"!

موصوف نے اس رسالے میں اس بات پر زور دیا ہے کہ ان مسائل میں امام مالک کے قول پر عمل ہونا چاہیئے۔ ممدوح کی علمی شہرت اور قبولیت مدنظر رکھ کر اس کتاب کو دیکھنے والا باور نہیں کرسکتا کہ یہ کتاب مولانا موصوف کی ہوگی۔ وجہ یہ کہ ساری کتاب پڑھ جایئے کہیں بھی کسی آیت یا حدیث سے استدلال نہیں ملے گا۔ بلکہ قرآن یا حدیث کا نام بھی نہیں! اس وجہ سے میرے دل میں ڈالا گیا کہ مسائل متمدنہ کے علاوہ اور بھی چند مسائل فقہ حنفیہ کے ایسے ہیں جو معقولیت کے درجہ سے متنزل ہیں۔ چند امثلہ ملا کر "معقولات حنفیہ" لکھی جائے۔ چنانچہ رسالہ ہذا اسی مضمون کا حامل ہے۔

اصل غرض | اس سے یہ ہے کہ مسلمان بھائیوں پر واضح کیا جائے کہ اصل اتباع قرآن وحدیث کی ہے کسی عالم یا امام، محدث یا مجتہد کے اقوال کو یہ درجہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعیب نہیں۔

خادم دین اللہ } امرتسر پنجاب۔ ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ
ابوالوفا ثناء اللہ } ۴ فروری ۱۹۳۶ء

۲۔ اصول الفقہ عربی صفحات ۸

مطبوعہ ثنائی پریس امرتسر

سن طباعت ـــــــ ۱۳۵۶ء

<u>ضرورت</u>: بعنوان مقدمہ فرماتے ہیں

نحمد لله الذی انزل کتابًا فیما اصله ثابت وفرعها فی السماء ونصلی علی النبی الذی شرح من الکتاب المجمل بقوله فصار مفسرًا وَاوضحه بفصله فصار محکمًا اما بعد فان العلوم الآلیة کلها خادمة للکتاب والحدیث لاسیما علم الاصول الذی یبتنی علیه مسائل الفقه ورأیت اجلة المصنفین شکر الله مساعیهم انهم بذلوا جهدهم فی تطویل الکلام ولم یولفوا کتابًا یذکر فیهم التعریفات والمسائل الاصولیة. فقط

زیر تبصرہ رسالہ میں اصول فقہ کے مصطلحات اوران کی تعریف ہے اور اس فن میں سب سے پہلی صورت بیان تصنیف!

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التعریفات

الفقہ	الاحکام الشرعیۃ المستنبطۃ من الکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس۔
علم الفقہ	علم ما یتعلق بالاحکام الشرعیۃ المستنبط من الکتاب والسنۃ والاجماع
اصول الفقہ	ھی ما یبتنی علیہ الاحکام الشرعیۃ کالعام والخاص وغیرھما
العام	لفظ یجمع جمیع افرادہ
الظاھر	لفظ وضع لمعنی معلوم او لشئی معلوم علی انفرادہ۔ الی آخر ص

۱۳۔ اہل حدیث کا مذہب

۱۹۲۲ء ـــــ میں لکھی گئی
۱۳۴۰ھ

زیر نظر کتاب جمعیۃ اہل حدیث لاہور نے ۱۹۵۵ء میں شائع کی۔ یہ کتاب اہل حدیث کی دستاویز ہے۔ مولانا اس کی وجہ تالیف بعنوان "التماس مصنف" فرماتے ہیں:۔

اہل حدیث اور حنفیہ کا اختلاف دراصل وہی اختلاف ہے جو ابتداء سے حنفیہ اور شافعیہ میں چلا آتا ہے۔ جسے ناحق زلی کا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہاڑ بنا یا گیا۔ فرقہ اہل حدیث کی نسبت کئی من گھڑت افترا لگائے جاتے ہیں۔ سب سے بڑا افترا جس نے اس فرقہ کو سب کی نظروں میں حقیر اور مطعون کر رکھا ہے۔ اور واقعی وہ افترا در صورت ثابت ہونے سے اس ذلت اور حقارت کو مستلزم ہے کہ یہ لوگ حضرات انبیاء اور اولیاء کی توہین کرتے ہیں (ان ! جس کی بنیاد امام اعظم صاحب کی تقلید سے انکار ہے) بلکہ اس توہین کرنے کو اپنا دینی شعار جانتے ہیں۔ یہ بزرگوں سے منکر ہیں۔ اولیاء اللہ کی کرامات سے انکاری ہیں۔ آنحضرت صلعم کی شفاعت کے منکر ہیں درود نہیں پڑھتے۔ پھوپھی سے نکاح جائز بتلاتے ہیں۔ سور کی چربی کو حلال کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑے بھائی جتنا ادب کرتے ہیں۔ یہ افترا ر توہین انبیاء والے افترا کے صریح متناقض ہیں۔ فافہم وغیرہ وغیرہ۔"

فرماتے ہیں مولانا:۔

ان افترایات کے دفع کرنے میں اہل حدیث نے متعدد بھر کوشش کی جو خدا کے فضل سے پوری موثر ہوئی۔ چنانچہ اسی کوشش کا نتیجہ ہے کہ جس کسی نے اہل حدیث کے مذہب سے پوری واقفیت حاصل کرلی۔ بس یہی واقفیت اس کی ہدایت کا سبب ہوگی۔ یہ رسالہ بھی انہی کوششوں میں سے ایک ہے۔ اس رسالہ میں صرف اہل حدیث سے افترایات ہی کا دفعیہ پیش ہوگا۔ بلکہ بعض ایسے مسائل کا ذکر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موء ثبوت بھی ہوگا جن کو واقعی اہل حدیث مانتے ہیں۔"

آخر کتاب (صفحہ ۱۵۱) پر بعنوان **"اہل حدیث کے مذہب کا بانی کون ہے؟"** فرماتے ہیں:۔

اہل حدیث کے مذہب کے بانی سید الانبیا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ فخر آدم افتخار بنی آدم فداہ ابی وامی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اہل حدیث ایک مسئلہ پر قرآن شریف کی آیت یا حضور اقدس کی حدیث ہی سے مقدمًا استدلال کرتے ہیں جہلا میں مشہور ہے کہ اہل حدیث کے مذہب کا بانی عبدالوہاب نجدی ہے۔ مگر حاشا وکلا ہمیں اس سے کوئی نسبت بھی نہیں۔ یہ تو صاف بات ہے کہ ہر ایک فرقہ اپنے بانی مذہب کے اقوال اپنے فتووں میں نقل کرتا ہے۔ چنانچہ ہمارے بھائی حنفیہ، شافعیہ امامیہ وغیرہم کے طریق عمل اس امر پر شاہد ہیں۔ لیکن آج تک کسی نے نہ دیکھا ہوگا۔ کہ اہل حدیث نے کبھی بھولے سے بھی عبدالوہاب نجدی کے اقوال کو سندًا پیش کیا ہو۔ اور کہا ہو۔ کہ ھذا قول امامنا عبد الوھاب وبہ ناخذ (یہ قول ہمارے امام عبدالوہاب کا ہے اور ہمارا اسی پر عمل ہے)

بلکہ اہل حدیث کے بہت سے افراد کو یہ بھی معلوم نہیں کہ عبدالوہاب کون تھا۔ اور اس کی بود وباش کہاں تھی۔ ہاں تاریخوں سے یہ ثابت ہے کہ ہمارے حنفی مقلد بھائیوں کی طرح وہ بھی ایک مقلد تھا۔ چنانچہ فقہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی معتبر کتاب رد المحتار باب البغاۃ میں صاف لکھا ہے:۔

کانوا اے عبد الوھاب واتباعہ ینتحلون مذھب الحنابلۃ (یعنی عبدالوہاب نجدی اور اس کے اتباع حنبلی مذہب کے مقلد تھے)

مولانا رشید احمد حنفی گنگوہی مرحوم کے فتاوٰی رشیدیہ مطبوعہ مراد آباد کے ص۸ پر لکھا ہے کہ:۔

"عبدالوہاب نجدی بڑا خوش اعتقاد تھا اور حنبلی مذہب کا مقلد تھا"

اور ہمارے نزدیک تقلید کا رہی وہ حال ہے جو ہم اس رسالہ میں لکھ آئے ہیں پس باوجود اس بے تعلقی کے ہم کو عبدالوہاب کا پیرو یا اس کو ہمارے مذہب کا بانی بتلانا صریح جھوٹ اور دل آزاری نہیں تو کیا ہے؟ دراصل ہمارے لیے یہ ناپسندیدہ القاب اُسی عشق محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے کرشمے ہیں جس نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عرب کے لوگوں سے صابی کا لقب دلایا تھا۔

خلاصۂ مذہب اہل حدیث | اہل حدیث کے مذہب کا خلاصہ لا الٰہ

ف ان لوگوں کی ناواقفیت کا یہ حال ہے کہ ان کو یہ بھی علم نہیں کہ نجد کے اس بزرگ کا اسم گرامی محمد بن عبدالوہاب (م ۱۲۰۶ھ) ہے)۔ (از مولانا)

(ن! جب ان کی آنکھیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے بند ہو گئیں تو ان پر جہالت کے تمام پردے پڑ گئے)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ یعنی جو تعلیم سید الانبیا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ قرآن اور احادیث صحیحہ کے مخلوق کو فرمائی ہے۔ اس کا اتباع کرنا ہمارا مذہب ہے اور بس!

۴ تنقید تقلید

جس میں مولینا سید مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی مقلد اور مولنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسر اہل حدیث کا مباحثہ تحریری مسئلہ تقلید پر مفصل درج ہوا

مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر بماہ ستمبر ۱۹۲۶ء صفحات ۷۶

یہ تحریری مباحثہ مولانا عبدالعزیز تقلیدی گوجرانوالہ نے اپنے ہفتہ وار اخبار العدل میں، اُدھر مولنا ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہل حدیث میں شروع کیا جسے بعد میں عنوان بالا تنقید تقلید کتابی شکل دے دی گئی۔

مولانا فرماتے ہیں:۔

شروع مطلب حضرات ناظرین! آج کتب علمیہ اور کتب اصول، و کتب فقہ وکتب کلامیہ بلکہ کتب صرف ونحو میں بعض الفاظ ایسے مستعمل ہیں جن پر سارے علوم کی بنا ہے۔ حالانکہ وہ الفاظ ان معنی کے ماتحت نہ لغت میں ملتے ہیں نہ قرآن میں نہ حدیث میں۔ مثلاً علم نحو میں کلمہ، اسم، فعل، حرف وغیرہ کی تعریفات یا علم اصول میں عام وخاص وغیرہ کی تعریفات کسی آیت یا حدیث میں نہیں ملتیں بلکہ یہ سب الفاظ علمائے فن

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اصطلاحات ہیں۔ اس لیئے انہی کی تصریحات سے ان کا ثبوت دیا جاتا ہے۔ اسی قسم سے لفظ تقلید ہے جو اصطلاحی معنی سے نہ قرآنی لفظ ہے وحدیثی بلکہ علم اصول فقہ کی اصطلاح ہے۔ لہٰذا اس کی تعریف اور اس کے معنی علمائے اصول فقہ ہی کے لفظوں میں بتائے جائیں گے۔ جیسے فعل حرف اور اسم وغیرہ کی تعریفات علم نحو کی کتب ہی سے بتائی جاتی ہیں نہ کہ قرآن یا حدیث یا اقوال سلف سے۔ ایسے امور کا ثبوت قرآن یا حدیث سے طلب کرنے کا نام ناواقفی رکھا جائے۔ یا کچھ اور کہا جائے ہم اس کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ع

اگر گویم زباں سوزد

ہاں! میں خود محو حیرت ہوں کہ میرے مکرم دوست مولانا مرتضیٰ حسن صاحب کس لب و لہجہ میں فرماتے ہیں:۔

اب دیکھنا ہے کہ بلا مقلدین کی کتب کے مطالعہ کے اور ان کی مدد کے مجتہدین زمانہ (اہل حدیث)[1] کیا جواب تسلی بخش ارشاد فرماتے ہیں۔

---

[1]۔ دیوبندیوں میں اہل حدیث کے لیے یہ طنز عام ہے۔ مولانا اشرف علی صاحب نے اپنے رسائل میں جا بجا انہیں ان پڑھ مجتہد جیسے خطاب سے یاد فرمایا ہے)۔ میں کہتا ہوں۔ حدیث میں ہے :۔

اذا امّن الامام فامّنوا۔ کہ جب امام آمین پکارے تو تم بھی آمین پکارو!

(باقی اگلے صفحہ پر)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دوست! چونکہ لفظ تقلید علماء اصول کا اصطلاحی لفظ ہے اس لیے لازمی ہے کہ اس فن سے اس کی تحقیق ہو۔ ورنہ مجتہدین زمانہ (مراد آپ کی غیر مقلدین) سے اگر پوچھیں گے تو مسئلہ بہت جلد حل ہو جائے گا۔ اگر سننا چاہیں تو سنئے!

"تقلید کوئی شرعی لفظ نہیں جیسے چوں چوں کا مربہ کوئی شے نہیں" ہم اہل حدیث اگر اس کو جان سکتے ہیں تو لغوی معنی سے جانتے ہیں کہ "تقلید قلاوہ درگردن انداختن" ہے۔ اس کے سوا علمائے اصول کے اصطلاحی معنی یہ ہیں:۔

التقلید اخذ قول الغیر من غیر حجۃ: مسلم الثبوت ص ۲۸۹

(کسی غیر نبی کی بات بغیر دلیل جاننے کے قبول کرنا تقلید ہے)

چنانچہ یہی مولانا مرتضٰی اپنے مضمون میں بار بار ذکر کرتے ہیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) اس میں اجتہاد کی کونسی بات ہے؟ اور تم کہتے ہو۔ کہ ابوہریرہ اور انس بن مالک اور عقبہ بن عامر کی حدیث اگر صحیح اور مرفوع بھی ہو مگر وہ امام ابوحنیفہ کے قول کے خلاف ہو تو اسے قبول مت کرو! ورنہ تقلید کی راہیں بند ہو جائیں گی۔ فرمائیے ہم ان پڑھ مجتہد ہوئے یا مولانا اشرف علی۔ لا یجرمنکم شنئان قوم علی الا تعدلوا۔ تقلید کا ہیکل سلامت رہے خواہ سنت دنیا سے مٹ جائے مگر واللہ متم نورہ (خدا تو ہر حال میں اپنا نور پھیلاتا رہے ہے) (ن)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسلیم القول بلا دلیل یہی تقلید ہے!! (العدل۔ ۷ مارچ ۱۹۲۷ء)
یعنی تقلید کی تعریف میں داخل ہے کہ مقلد کو دلیل معلوم نہ ہو۔ یہ تو ہے عام تقلید۔
اور تقلید شخصی یہ ہے کہ ایک معین امام کی بات بے دلیل ماننے اور ہمیشہ ماننا ہے۔
نتیجہ صاف ہے کہ:۔
تقلید کے معنی میں بے علمی داخل ہے یعنی مقلد پر تقلید چوں کہ فرض و واجب ہے لہٰذا وہ دلیل کا علم کسی وقت اور کسی زمانہ میں بھی حاصل نہ کرے ورنہ وہ اس تقلید سے نکل جائے گا جو اس کے ذمہ فرض ہے اور فرض کی ضد حرام ہے۔
ناظرین! نتیجہ صاف ہے کہ تقلید کا لازمی اثر یہ ہے کہ مقلد بے علم رہے جس کا عکس بالعقیدہ یہ ہے کہ وجوب تقلید کی صورت میں علوم عقلیہ بالخصوص شرعیہ کا پڑھنا حرام ہے۔ کیونکہ تعلیم تقلید میں خلل انداز ہے اور تقلید واجب ہے اور یہ کون نہیں جانتا کہ جو چیز وجوب میں خلل انداز ہو وہ حرام ہے۔ پس تعلیم علوم شرعیہ حرام ہے۔
(ن) ہم نے یہ اقتباس کتاب زیر تبصرہ "تنقید تقلید" کے صفحہ ۸ تک سے لیئے ہیں۔ اس کے بعد اس قسم کے مباحث بعض مستثنیات کے ساتھ آگئے ہیں۔ جن کا تذکرہ ایسی ان کتابوں میں ہے جن کا ذکر انہی اوراق میں کیا گیا ہے ـــــ اور بس!

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ فقہ اور فقیہ

اس مجموعہ میں مولانا کی ۶ کتابیں ہیں۔ اور ہر ایک مختلف النوع۔ احباب کو علم ہے کہ اہل حدیث اور تقلیدیوں میں یہی ایک مسئلہ ما بہ الامتیاز ہے۔ وہ تقلید کو واجب اور جس امام کے مقلد ہوں۔ اُسے مفترض الطاعۃ مانتے ہیں۔ بخلاف اس کے اہل حدیث عمل بالحدیث کو واجب اور کسی ایک اُمتی کی تقلید کو ناجائز سمجھتے ہیں۔ اس لیے تو وہ تقلید سے دُور ہیں۔

مولانا — کی اس باب میں یہ تصنیفیں ہیں:۔

۱۔ تنقید تقلید
۲۔ تقلید شخصی و سلفی
۳۔ حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔
۴۔ فقہ اور فقیہ
۵۔ اجتہاد اور تقلید

چونکہ تقلید کا محور اجتہاد ہے۔ اس لیے ہم (ن) نے سب سے پہلے اسی کو موقعہ دیا۔ یہ رسالہ اُردو بازار پریس امرتسر سے جولائی ۱۹۲۵ء کو شائع ہوا جس مسئلہ پر مولانا سبب تالیف بتانے کے بعد یوں فرماتے ہیں۔

علمائے فقہ نے فقہ کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے (توضیح جو درسی کتب اصول میں چوٹی کی کتاب ہے۔

تعریف فقہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں یوں مذکور ہے)

معرفۃ النفس مالہا وما علیہا" (ص۹)

(یعنی فقہ اس فن کا نام ہے جس سے انسانی فرائض کا علم اور معرفۃ حاصل ہو)

اس کتاب میں دوسری تعریف اور واضح لفظوں میں یوں لکھی ہے:-

"العلم بالاحکام الشرعیۃ العملیۃ من ادلتہا المفصلۃ علی وجہ التحقیق"

(یعنی احکام شرعیہ واجب العمل کو بادلیل جاننے کا نام علم فقہ ہے)

اس توضیح سے ملتی جلتی تعریف اصول فقہ کی مستند کتاب مسلم الثبوت میں یوں لکھا ہے۔

ج- انہ العلم بالاحکام الشرعیۃ عن ادلتہا التفصیلۃ

ان دونوں (ب اور ج) تعریفوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

یعنی علم فقہ وہ علم ہے جس سے شرعیہ احکام کی پوری معرفت دلائل کے ساتھ حاصل ہو۔

یعنی ہر مسئلہ شرعیہ کو ادلہ شرعیہ (قرآن و حدیث وغیرہ) کے ساتھ جاننے کا نام علم فقہ ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح عقائد میں ہے :-

سمّوا ما یفید معرفة الاحکام العملیة عن ادلتها التفصیلیة بالفقه

یعنی جس علم میں عملی احکام نماز، روزہ کا علم بادلیل حاصل ہو اس کا نام علم فقہ ہے۔

ان حوالہ جات سے بالاتفاق ثابت ہوتا ہے کہ علم "اصول فقہ" اس لیے مقرر ہوا ہے کہ اس کے ذریعہ سے استنباط احکام کے قواعد معلوم ہوں اور اس کے عالم کو قوت اور ملکۂ استنباط پیدا ہو۔

نتیجہ نمبر ۱ حضرات مقلدین نوٹ کرلیں۔ ان تینوں بلکہ چاروں تعریفوں کا نتیجہ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ علمائے اصول (حنفیہ) ہی کے الفاظ میں بتاتے ہیں۔

صاحب مسلم الثبوت (کتاب اصول فقہ حنفیہ) کے الفاظ یہ ہیں

لا یقالُ علی المقلد لتقصیرہ عن الطاقة (ص۳)

یعنی فقیہ کا معزز لقب مقلد پر نہیں بولا جائے گا۔ اس کی کم لیاقتی کی وجہ سے۔

اور صاحب توضیح (حنفیہ کی کتاب اصول فقہ) کے الفاظ یہ ہیں:-

فالمعرفة ادراک الجزئیات عن دلیل فخرج التقلید (ص۱۱)

یعنی تنقیح کی عبارت میں جو معرفت کا لفظ ہے اس سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد یہ ہے کہ مسائل جزئیہ کو اچھی طرح (قرآن وحدیث وغیرہ) کی دلیل سے سمجھا جائے۔

پس تقلید اس علم (فقہ) سے نکل گئی۔ کیونکہ مقلد کو مسائل کا علم ہو تو ہو لیکن اس کو ان مسائل کے دلائل کا علم نہیں۔

نتیجہ نمبر ۲ نتیجہ نمبر دو یہ ہے کہ مقلدین علما جو قرآن وحدیث سے اپنے مسائل کے دلائل جانتے ہیں۔ ان کو مبارک ہو، ہم ان کے علم کی قدر کرتے ہیں۔ مگر اتنا عرض کریں گے کہ وہ اس تعریف کے ماتحت ہیں اپنا نام مقلد نہ رکھیں۔

نتیجہ نمبر ۳ کتب فقہ جو فتووں کی شکل میں محض مسائل پر حاوی ہوتی ہیں۔ اور دلائل قرآن وحدیث ان میں نہیں ہوتے۔ جیسے کنز، قدوری وغیرہ کتب إلا مجازاً۔

نتیجہ نمبر ۴ آج کل دنیا میں ترقی کی خواہش ہے۔ خاصکر کسی معزز جماعت میں شامل ہونے کا تو ہر ایک کو شوق بلکہ حق ہے۔ مگر مقلدین کو انہی کے علماء اصول اس سے محروم رکھتے ہیں۔

یہ ہم اپنے لفظوں میں نہیں کہہ سکتے بلکہ علمائے اصول کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔

مسئلاً اجماع جو علمائے اصول کے نزدیک شرعی دلیل ہے۔ اسمیں کافر اور ملحد دونوں کی رائے بجوئے نارزدم کو ڈی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کام کی نہیں۔ چنانچہ مسلّم الثبوت کے الفاظ یہ ہیں:۔

لا عبرۃ بالکافر ولا بوفاق من سیوجد اجماعاً واما المقلد فالاکثر علی انہ کذٰلک وان کان عالماً۔

یعنی اجماع کے مسئلہ میں کافر کا اعتبار نہیں۔ متفق ہو یا نہ ہو۔ اجماع کے بعد جو پیدا ہوں ان کا بھی اعتبار نہیں۔

اور اکثر علماء کے نزدیک مقلد کا بھی اجماع میں شمار نہیں۔ چاہے عالم ہو (یعنی مقلد کو) اجماع کی کونسل میں ممبروں کی طرح رائے دینے کا حق نہیں خواہ پڑھا لکھا اور مومن کیوں نہ ہو"

اللہ اکبر! آج ہم کو بات بات میں بتایا جاتا ہے کہ دیکھو تقلید پر اجماع ہے پھر تم کیوں انکار کرتے ہو۔ کیا اجماع سے منکر ہو؟ کیا اجماع دلیل شرعی نہیں؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶- اجتہاد و تقلید

مطبوعہ روز بازار امرتسر

صفحات ۸۷ - بار سوم در ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء

جس میں دونوں مسئلوں (اجتہاد و تقلید) نو نصاب اجتہاد، نصاب تفسیر و اجماع اولہ اربعہ اور اصول خمسہ کی معقول اور کافی تحقیق کی گئی ہے۔ مع تصدیقات علمائے کرام۔

مولانا فرماتے ہیں:-

اجتہاد اور تقلید کا مسئلہ ہندوستان کے اندر مدت سے متنازعہ رہا ہے۔ لیکن اس کی تہ میں یہ راز آج تک کسی مصنف نے نہیں کھولا یا میری نظر سے نہیں گزرا کہ منصب اجتہاد کوئی وہبی وصف ہے یا کسبی۔ یہ راز منکشف ہونے پر تقلید و عدم تقلید کا مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے۔ بس یہ اس مختصر رسالہ کا موضوع ہے .... (ص ۲۵)

فصل اول

مجتہد اور اجتہاد

علمائے اُمت نے جو افراد اُمت کی تقسیم کی ہے وہ صحیح ہے کہ بعض ان میں سے جاہل مطلق ہیں تو بعض عالم۔ عالم بعض معمولی درجہ کے ہیں تو بعض اعلیٰ درجہ کے۔ بعض ان میں بھی اعلیٰ تر۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجتہد سب سے اعلیٰ تر علماء کا نام علمائے اصول کے محاورہ میں مجتہد ہے۔

اجتہاد اور مجتہد جس وصف خاص سے اس لقب کے ساتھ ملقب ہوتے ہیں۔ اس وصف کا نام اجتہاد ہے۔

مجتہد کے لیئے بھی ایک کورس (نصاب تعلیم) ہے جس کا پڑھنا اور جاننا بلکہ ازبر کرنا اس کے لیئے ضروری ہے۔ ایسا کورس تبلانا یا مقرر کرنا ہمارا کام نہیں۔ بلکہ علمائے اصول نے خود ہی نصاب اجتہاد مقرر کر دکھا ہے۔ اس نصاب کا بیان کرنا اس رسالہ کا موضوع ہے۔

اصول فقہ ایک علم ہے جس سے علم فقہ کے دلائل اور قرآن وحدیث میں فقاہت اور اعلیٰ درجہ کی سمجھ حاصل ہوتی ہے۔ ہم اس دعویٰ پر اپنی طرف سے کچھ نہ کہیں گے۔ بلکہ جو کچھ علمائے اصول (رحمہم اللہ اجمعین) نے لکھا ہے وہی نقل کریں گے۔

علم اصول کی تعریف اور فائدہ حصول المامول میں ہے :-

(ترجمہ) : علم اصول فقہ ان قواعد کے جاننے کا نام ہے جن کے ذریعے سے احکام شرعیہ فرعیہ کو تحقیقی طور پر دلائل سے استنباط کرنے تک پہنچایا جائے۔

اصول شاشی میں ہے :-

فقہ کے چار (قرآنؔ۔ حدیثؔ۔ اجماعِ امتؔ اور قیاسؔ) اصول ہیں۔ ان کے احوال سے اس لیے بحث کی جاتی ہے کہ استنباطِ احکام کا طریقہ معلوم ہو سکے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"توضیح" اور اس کی شرح "تلویح" میں مذکور ہے :۔

علم اصول فقہ اُن قواعد کے جاننے کا نام ہے جن کے سائقہ علی وجہ التحقیق علم فقہ حاصل ہو سکے وغیرہ از کتب علم اصول (ن)

یہ تو ہے علم اصول کی تعریف اور اس کا فائدہ ۔ اب دوسری فصل میں اس کے قواعد مذکور ہوتے ہیں :۔

فصل دوم

اجتہاد اور اس کا طریقہ

مولانا اس جزئی میں آٹھ مصنفات کی عبارات نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں :۔

مطلب ان تمام حوالجات کا یہ ہے کہ مجتہد وہ ہے جو قرآن وحدیث کو بقواعد علم اصول جانتا ہو اور ان قواعد کی مدد سے قرآن اور حدیث سے مسائل فرعیہ استخراج کر سکتا ہو۔ بعض مرتبہ اس سے غلطی بھی ہو جائے تو یہ اس کے منصب اجتہاد میں دخل انداز نہیں ہو سکتی۔

فرماتے ہیں :۔

شروع فصل سے یہاں تک جو کچھ لکھا گیا ہے ۔ اس کا مختصر مطلب دو لفظوں میں پھر دہرا دیتے ہیں کہ :۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم اصول کا جاننا اور اس کے مطابق قرآن و حدیث سے احکام
کا استنباط کرنا اجتہاد ہے اور ایسا کرنے والا مجتہد ہے اور بس!

فصل سوم

قیاس

مولانا فرماتے ہیں :-

قیاس کی تعریف نور الانوار کے الفاظ میں یہ ہے :-

فرع (جس کو مقیس کہتے ہیں) کو اصل مقیس علیہ کے ساتھ حکم اور علت میں برابر کرنا

مسلم الثبوت کے الفاظ یہ ہیں :-

جس امر کا حکم شریعت میں نہ آیا ہو اس کو منصوص کے ساتھ (جس کا حکم آیا ہو) حکم کی علت میں برابر کرنا۔

مثال قیاس | از نور الانوار ——— ترجمہ

قرآن مجید پر قیاس کی مثال ہے۔ زن حیض کی ناپاکی پر منع مجامعت سے لواطت پر قیاس کرنا ——— وغیرہ

اسی طرح شراب میں نشہ کی وجہ سے دوسرے نشیات (بھانگ وغیرہ) کی حرمت بھی قیاس ہے۔

اور قیاس کے خلاف علمائے | حنفیوں کے علامہ طحاوی نے ابن سیرین سے نقل کیا ہے۔ قیاس نحوست ہے اور سب سے پہلے ابلیس نے قیاس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اور سورج و چاند کی پوجا قیاس ہی سے جاری ہوئی۔ اور قاضی شریح سے نقل کیا ہے کہ حدیث نبوی قیاس کے لیے تلوار ہے۔

فصل چہلم

مجتہد کی تعریف اور اسکی شرائط

صحابہ کو صف اجتہاد سے خارج کر دیا

از توضیح ۱۔ ولم یطلق اسم الفقیہ الاعلی المستنبطین منھم (ص۱۸) یعنی تمام صحابہ فقیہ نہ تھے (ن) خصوصاً وہ صحابہ جن کی مرویات امام اعظم کے اجتہاد کے خلاف ہیں) بلکہ وہی صحابہ فقیہ تھے جو استنباط کرتے تھے (ن؛ اور ان کا استنباط امام اعظم

؎ اسی خوف سے ہندی تقلیدیوں نے نصاب میں حدیث کو کوئی جگہ نہ دی۔ اور اب بھی ان کے یہاں جن علماء کو اپنے مدرسوں میں تحدیث کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک صاحب مولانا حمید زمان صاحب ٹونکی ندوۃ العلماء میں حدیث پڑھاتے تھے جنہوں نے ایک مرتبہ امام بخاری کا امام ابوحنیفہ کے قول پہ معارضہ سن کر فرمایا کہ بخاری سہرا (مسخرا) کیا جانے۔ یہ سن کر مولینا امین احسن اصلاحی نے ان کا سبق ترک کر دیا۔ یہ لطیفہ سید رئیس احمد جعفری کی زبان سے سنا گیا۔ (ن)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اجتہاد کا موید ہوتا۔ ان میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ ہیں)

نورالانوار میں ارشاد ہے:۔

اجتہاد کی شرط یہ ہے کہ قرآن کے معانی لغوی اور شرعی جانتا ہے۔ (ن: وہ صحابی مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کا رہنے والا ہے۔ نہ کہ کوفہ شریف کا باشندہ ہو جو صحابہ ہی نے حضرت عمر کے عہد میں بنایا)

اور جو وجوہات اصولیہ ہم نے تبلائے (ن: بلکہ گھڑے ہیں) یعنی خاص۔ عام۔ امر۔ نہی وغیرہ ' اقسام مذکورہ سے واقف ہو۔ لیکن تمام قرآن مجید کا علم ضروری ہے جس کے ساتھ احکام متعلق ہوں۔ اور اس سے احکام مستنبط ہو سکیں یہ پانسو آیات کے انداز میں ہیں۔ جس کو میں (مصنف نورالانوار) نے تفسیر احمدی میں جمع کر دیا ہے۔

قرآن کے ساتھ حدیث کا علم بھی مع اقسام حدیث و اقسام کتب جانتا ہو۔ یہ بھی تین ہزار احادیث کے قریب ہیں۔

قرآن و حدیث کے علاوہ علم قیاس سے مع اس کے طریقوں اور شرائط مذکورکے جانتا ہو!

مولانا فرماتے ہیں:۔

ان شرائط میں بقدر حاجت کی قید" توضیح تلویح" میں بھی ہے۔ مختصر مطلب یہ ہے کہ جو شخص قرآن و حدیث کو عربی زبان

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سمجھتا ہے اور علم اصول سے واقف اور ان کو استعمال کرنے پر قادر ہے ایسے شخص کا یہ کہنا کہ "میں مجتہد ہوں" ایسا نہیں جو کوئی شخص یہ کہے کہ "میں نبی ہوں" کیونکہ نبوت اور رسالت ایک وہبی مرتبہ ہے

از مولانا: اس حوالہ سے یہ سوال حل ہو گیا کہ مجتہد کا وجود کیوں ممکن ہے اور محال نہیں۔

اب ہم چند ایسے بزرگوں کے نام بتلاتے ہیں جن کو مصنفین نے آئمہ اربعہ کے بعد مجتہد تسلیم کیا ہے۔

۱۔ فاضل ملا حبیب اللہ مرحوم قندہاری مختصر الحصول میں فرماتے ہیں:۔
دو آدمی بھی اس میں اختلاف نہیں کر سکتے کہ ابن عبد السلام اور ابن دقیق العید دونوں اجتہاد کے رتبہ کو پہنچ چکے تھے۔

۲۔ علامہ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں لکھا ہے کہ امام محمد ابن جریر طبری مجتہد تھے۔

۳۔ شیخ ابو داؤد شیرازی نے طبقات میں کہا ہے کہ امام داؤد ظاہری مجتہد تھے۔

۴۔ رد المحتار شامی (مطبوعہ میمنیہ مصر ج ۲ ص ۳۸۸) میں ہے:۔ کہ کمال ابن الہمام درجۂ اجتہاد کو پہنچ چکے تھے۔

۵۔ مولانا عبد العلی بحر العلوم مرحوم شرح مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں:۔
بعض لوگ قطعی طور پر کہتے ہیں کہ علامہ نسفی کے بعد اجتہاد فی المذہب بھی ختم ہو گیا۔ اور مطلق اجتہاد تو آئمہ اربعہ کے بعد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ختم ہے۔ اس لیئے امت کے ان آئمہ کی تقلید واجب
کہتے ہیں۔ اس قسم کے اقوال محض بے ثبوت ہوسات ہیں
جن پر وہ کوئی دلیل نہیں لا سکتے۔

۶۔ ملا علی قاری حنفی بحوالہ میزان کبریٰ شعرانی لکھتے ہیں،
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی علماء
نے مجتہد لکھا ہے۔

۷۔ حضرت استاذ الہند شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں:
بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے امام کا اکثر مسائل
میں موافق ہے اور ان مسائل کے دلائل بھی جانتا اور اُن
پر اس کا قلب بھی مطمئن ہو۔ ایسا شخص مجتہد نہیں۔ یہ خیال
ان کا فاسد ہے۔ اس طرح یہ خیال کہ اس زمانہ میں کوئی مجتہد
نہیں پایا جاتا۔ بنا علی الفاسد یعنی خیال غلط ہے۔

(ت) مولانا نے جن علما کے ناموں سے یہ ثابت کیا ہے کہ مطلق مجتہد ہونے
کی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے گنجائش ہے۔ اور ان میں سے مندرجہ ذیل علماء
اجتہاد کے نام بھی شمار فرماتے ہیں۔

۱۔ ابن عبدالسلام
۲۔ ابن دقیق العید
۳۔ محمد بن جریر طبری
۴۔ امام داؤد ظاہری

مگر ان ہشت آئمہ میں نہ تو کوئی کوفی ہے نہ ان کے مؤیدین میں بخاری یا مدرسہ عالیہ دیوبند سے منسوب الا کہ شاہ ولی اللہ قدس سرہ ان کے نزدیک حنفی سہی مگر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵- ابن الہمام
۶- شیخ جیلانی

وہ تو احناف کیلئے صرف سند حدیث کیلئے بدرقہ ہیں۔ اگر وہ بھی اپنے مکاشفات

میں یہ کشف لے آتے کہ میں نے خواب میں لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پڑھا تو ایک بات بھی تھی۔

بعدہٗ مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں:۔

حضرت شاہ صاحب کی تقریر سے دو باتیں ثابت ہوئیں

ایک یہ کہ:۔

آج کل کے زمانہ میں جو علماء اپنے مذہب کو علی وجہ البصیرۃ بادلیل صحیح جانتے ہیں۔ چنانچہ بوقت تعلیم، تدریس اور بوقت مناظرہ اپنے امام کے مسائل کو قرآن و حدیث سے ثابت کرتے ہیں یا کرنے میں مستعد ہوتے ہیں۔ گو وہ اپنا نام مقلد تجویز کرتے ہیں لیکن دراصل مقلد کہلانا ان کا ایک معنی سے انکسار و تواضع ہے۔ ورنہ اصل میں مجتہد ہیں۔ ایسے علماء کو مجتہد نہ جاننا حضرت شاہ صاحب ظن فاسد اور گمان کا سد فرماتے ہیں۔

(دوم) یہ کہ جو لوگ اس زمانے میں مجتہد کے ہونے کے منکر ہیں۔ ان کا یہ خیال ہی غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ مجتہد کوئی وہبی مرتبہ یا وراء العقل مرتبہ نہیں۔ جس کے اصول و ضوابط کتب اصول میں مذکور ہیں۔ جیسے صرف و نحو و منطق وغیرہ کے قواعد جاننے سے آدمی صرفی نحوی اور منطقی بن سکتا ہے۔ اس طرح نصاب اجتہاد یعنی اصول فقہ بغور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے اور ان پر قدرت رکھنے سے مجتہد بن سکتا ہے۔ وذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

(ن)ع ۔ کچھ اور چاہیئے وسعت میرے بیاں کے لیئے

اب فصل پنجم دربارہ نفس تقلید پر بحث ہے جس میں سے چند حوالوں کا اقتباس کافی ہے۔

مولانا فرماتے ہیں:۔

یہ امر بالکل صاف اور ظاہر ہے کہ جو شخص علم نہ رکھتا ہو وہ علم دار کی پیروی کرے۔

قرآن شریف میں ہے:۔

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون بالبینٰت والزبر۔

اگر تم نہیں جانتے تو جاننے والوں سے دلیل کے ساتھ دریافت کر لیا کرو۔

اس میں کسی کو اختلاف نہیں۔ پھر آج کل تقلید اور عدم تقلید میں کیوں اس قدر اختلاف ہوا ہے۔ کہ یہی مسئلہ دو فرقوں میں حد فاصل بن کر اسلامی جمعیت کو دو مختلف بلکہ متضاد حصوں میں منقسم ہونے کا سبب بن گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس کے متعلق ذرا تفصیل سے لکھیں اور اپنے التزام کے موافق علم اصول ہی سے اس کا حل دریافت کرائیں۔

اجتہاد کی تعریف اتنی مشکل نہیں جتنی "تقلید" کی تعریف کو علماء اصول نے مشکل محسوس کیا ہے۔ عام طور پر تقلید کی جو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف کی جاتی ہے ۔ جو مسلم الثبوت کے الفاظ میں یہ ہے ۔

بغیر دلیل کے کسی کے قول پر عمل کرنا
تقلید ہے ۔

اس تعریف پر ایک بڑا سوال یہ وارد ہوتا ہے کہ لفظ بغیر دلیل کے چونکہ عمل کے متعلق ہے ۔ اس کے معنی یہ ہوں گے کہ کسی شخص کے قول کی بے دلیل پیروی کرنے کا نام تقلید ہے حالانکہ مقلد جو اپنے امام کی پیروی کرتا ہے تو حکم شریعت سے کرتا ہے ۔ کیونکہ قرآن مجید میں ایسا آیا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے تو جاننے والوں کو پوچھو ۔ اس تعریف سے معلوم ہوا کہ آج کل کے مقلد مقلد نہیں کیونکہ تقلید کے معنی ہیں کسی ایسے شخص کی بات کو ماننا جس کی بات ماننے کا حکم نہ ہو ۔ اور امام مجتہد کی بات ماننے کا تو حکم ہے ۔ چنانچہ مقلدین بوقت مباحثہ ان دلائل کا ذکر بھی کیا کرتے ہیں ، تو پھر وہ مقلد کیسے ہوئے ؟ مقلدین کا اس تعریف کو مان کر تقلید کے ثبوت میں دلائل دینا اپنے دعوے کا ابطال ہے ۔

اس مشکل کو علمائے اصول نے خود ہی محسوس کیا ہے ۔ مختصر الاصول ابن حاجب اور مسلم الثبوت میں لکھا ہے کہ : ۔

رسول کی بات ماننا یا اجماع پر عمل کرنا یا عامی کا مجتہد کے قول پر عمل کرنا تقلید نہیں ۔ کیونکہ اس کی دلیل موجود ہے ۔ شریعت نے ایسا کرنے کا حکم فرمایا ہے ۔

دوسرا طریق دوسرا طریق جواب کا وہ ہے جو علامہ ابن السبکی نے اختیار

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ہے کہ تقلید کی تعریف ہی بدل دی یعنی معرفۃ کا لفظ بڑھا دیا۔ یہ ہے کہ:۔
کسی بات کو قبول کرنا اس کی دلیل پہچاننے کے بغیر (جلد ۲ ص۲۵)
اسے باب میں حرف آخر کے طور پر امام اعظم صاحب کا قول کافی ہے۔

قال ابو حنیفۃ حرام علی من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی (میزان شعرانی جلد ۱ ص۱۵)

جو شخص میرے کلام کی دلیل نہ جانے اُسے میرے قول پر فتوے دینا حرام ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ تقلیدِ شخصی اور سلفی!

(مطبوعہ امرتسر مطبع روز بازار ۱۹۴۱ء)

(صفحات ۔ ۵۶)

جس میں مسئلہ تقلید (ہر دو نوع) کی تحقیق اور کتاب حقیقۃ الفقہ مصنفہ مولانا انوار اللہ مرحوم حیدر آبادی اور رسالہ الاقتصاد مصنفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا جواب بھی ہے۔" (شرق)

مولانا فرماتے ہیں:

"تقلید کی تعریف توضیح اور تمثیل"

ہر علم میں منتہائے بحث اور مقطع کچھ نہ کچھ ہوتا ہے جہاں پہنچ کر سوال ختم ہو جاتا ہے۔ (تقلید کے بارے میں) ان منتہائے بحث کیا ہے:

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (پ ع ۵)

یہ آیت صاف دلالت کرتی ہے کہ شرعی احکام میں منتہی کلام اللہ اور رسول کا حکم ہے۔

عرصہ چند یوم کا ہوا ہے کہ خاکسار نے ایک گشتی علماء اعلام حنفیہ کرام کی خدمت میں بھیجی جس سے میری غرض یہ تھی کہ شرعیات میں منتہائے بحث کی تعیین ہو جائے۔ پھر بحث مفید اور منتج ہو سکتی ہو گی۔ وہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹی موجبات کے درج ذیل ہے :۔

مدارس عربیہ دیوبند وغیرہ میں علوم عالیہ خصوصاً علم اصولِ فقہ نہایت محنت اور اعتنا کے ساتھ پڑھائے جاتے ہیں۔ علم فقہ اور حدیث پر خاص توجہ ہے۔ ہاں سب علوم کو ملحوظ رکھ کر روایات فقیہ منقولہ عن الائمہ کی تنقیہ آیات اور احادیث مرفوعہ سے کرنے کے ہم مکلف ہیں یا نہیں۔ یعنی بحیثیت علم ہمارا فرض ہے یا نہیں کہ ہم اقوال آئمہ کی تنقید بھی کر سکیں۔ یا ان اقوال کو بغیر تنقید و تحقیق کے قبول کر لیا کریں جس کو میں دوسرے لفظوں میں یوں معروض کر سکتا ہوں۔ کہ ہر امر میں کوئی نہ کوئی امر منتہائے بحث ہوتا ہے۔ شرعیات میں منتہائے بحث بالاتفاق قرآن و حدیث ہیں اقوال مجتہدین کو اس طرح سمجھنا فرض ہے یا کہ ؟

یہ ایک اصولی مسئلہ ہے جو جناب کے غور اور بعد غور جواب کے لیے ارسال خدمت ہے۔ اُمید ہے کہ آپ اپنے خدا داد علم سے جواب دے کر مشکور فرماویں گے۔

(خاکسار ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری)

اس سوال کی تشریح یوں ہے کہ ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم جو صحیح طریق سے پہنچ چکا ہو سُن کر اس پر چون و چرا کرنا حرام ہے۔ نہ اُس پر سوال ہو سکتا ہے نہ اُس کی دلیل طلب کی جاتی ہے۔ یہ حکم صحیح روایت میں آیا ہے یا ضعیف میں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر بعد ثبوت صحت کے یہ سوال بے جا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم کس دلیل سے دیا۔ کیونکہ مدرسوں کا منصب وجاہت خود اس حکم کی دلیل ہے اسی کے حکم میں ہے۔ ع

آفتاب آمد دلیل آفتاب

پس سوال کا مطلب یہ ہے کہ آئمہ لو بو کے اقوال کو بھی یہ مرتبہ حاصل ہے کہ ان کی دلیل طلب نہ کی جائے۔ یا ان کی دلیل قرآن و حدیث سے تلاش کرنے کی ضرورت ہے؟

پہلی صورت تو کوئی صاحب علم نہیں کہہ سکتا۔ ورنہ آئمہ کے حق میں درجۂ نبوت کا اعتقاد کرنا پڑے گا۔ اس لیے دوسری صورت ہی اختیار کرنی ہو گی۔ الحمد للہ حضرات مجیبین نے بھی دوسری صورت ہی اختیار کی چنانچہ ان کے جوابات درج ذیل ہیں۔

(ن)، مولانا نے اپنا یہ خط مندرجہ ذیل علما حضرات کی خدمت میں بھیجا۔

۱۔ جناب مولانا محمد انور شاہ صاحب مدرس اول مدرسہ دیوبند

جواب:۔ منتہائے بحث شرعیات فقط قرآن عزیز اور حدیث سے اجماع اور قیاس قرآن عزیز اور حدیث کی طرف راجع ہیں۔ کیونکہ اجماع کا کوئی داعی ہونا ضروری ہے۔ اور قیاس کا کوئی اصل پھر اجماع سے مزید قوت حاصل ہوتی ہے۔ الخ .... (ص ۵)

۲۔ جناب مولانا عزیز الحسن صاحب مفتی مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:۔

جواب:۔ بحمد اللہ! یہ مرحلہ طے ہو چکا ہے۔ تنقید روایات فقیہ منقولہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من الائمہ رحمہم اللہ کی پوری تحقیق اور تنقید ہو چکی ہے اور علمائے محققین شکر اللہ سعیہم کی مساعی جمیلہ جو اس بارہ میں مدون ہیں اُن سے اہل علم بے خبر نہیں۔ اور بحمد اللہ اس مدرسہ کے اساتذہ بھی بوقت درس اس کا پورا اہتمام فرماتے ہیں اور تطبیق بین الروایات والاحادیث میں بھی فروگزاشت نہیں فرماتے۔ وقال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اھل اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون وفوق کل ذی علم علیم والسلام

۳۔ جناب مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم مدرسہ دیوبند

جواب: آپ کو خود بیان کا طریقہ معلوم ہے۔ شرعیات میں منتہائے بحث بلاشبہ قرآن و حدیث ہیں۔ ہر ایک مجتہد و عالم کی کوشش اتباع قرآن و حدیث ہے۔ لیکن بربنائے اختلاف روایات و معانی واصول اجتہاد و صحابہ رض قرن زمانہ مجتہدین اور اس کے بعد اختلاف آراء واجتہادات قائم رہا اور رہے گا۔

۴۔ جناب مولانا خلیل احمد صاحب مدرس اعلیٰ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

جواب: مبحث مسؤل کے متعلق علمائے احناف اہل سنت وجماعت کی طرف سے پوری تنقید ہو چکی ہے۔ اور متعدد رسائل و کتب موجود ہیں جن میں اس مسئلہ کو صاف اور مبرہن کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا اب چھیڑ چھاڑ فضول ہے۔ امید ہے کہ جناب مجھ کو اور دیگر مدرسین کو بھی بے سود ارادہ سے معاف فرمائیں گے۔ والسلام

(ن) سنن ابی داؤد کے شارح (عربی میں) آپ ہی ہیں جس کا نام بذل المجہود ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ از جناب مولانا عنایت الٰہی صاحب مہتمم مذکور مدرسہ سہارنپور

جواب: تقریباً خط نمبر ۲ کا بالفاظ دیگر اعادہ ہے۔

۶۔ جناب مولانا سید محمد مرتضیٰ صاحب سابق مدرس اول مدرسہ امدادیہ مرادآباد حال دیوبند

جواب: تنقید روایات فقہ ہر فریق کے اکابر اس امر سے سبکدوش فرما چکے ہیں۔ اب بجز تحصیل حاصل نفع نہیں۔

۷ تا ۱۲۔ جواب (۷) مولانا احمد علی صاحب سابق مدرس اعلیٰ مدرسہ عربیہ شہر میرٹھ حال دہلی۔

۸۔ جناب مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی لکھنوی۔

تا بہ آخر: ان تمام علمائے کرام کے جوابات متذکرہ صدر حضرات سے معناً مترادف ہیں۔

مولانا ـــ ان جوابات پر فرماتے ہیں:۔

یہ جوابات گو الفاظ میں مختلف ہیں۔ مگر مضمون میں سب متحد ہیں۔ کیونکہ ان سب کا مضمون یہی ہے کہ اقوال آئمہ محل تنقید ضرور ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ منتہائے بحث نہیں۔ بلکہ منتہائے بحث قرآن و حدیث ہیں۔

ہاں! ان حضرات کا یہ فرمانا کہ ان اقوال کی تنقید ہو چکی ہے تو یہ بھی اسی بات کی تائید کرتا ہے کہ اقوال آئمہ محل تنقید ہیں تبھی تو تنقید ہوئی۔ ورنہ تنقید کیوں ہوتی۔ پس ان کے محل تنقید ہونے میں اختلاف نہ رہا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی یہ بات کہ ان کی تنقید ہو چکی ہے تو اب حاجت تنقید نہیں"۔
یہ قابل غور ہے کہ جس صورت میں آئمہ مجتہدین عظام کے اقوال محل تنقید ہو کر تنقید کیے گئے تو کیا یہ تنقید جو متاخرین نے کی ہے محل تنقید نہیں؟ حالانکہ ان علماء کا (جنہوں نے اقوال آئمہ کی تنقید کی ہے) درجہ سابقین آئمہ کرام سے بہت کم سمجھا جاتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اعلیٰ کی تنقید تو کی جائے مگر ادنیٰ پر بحث ختم کر دی جائے۔ کیا اس کا نتیجہ یہ نہیں ہو گا کہ آئمہ کرام کے اقوال تو منتہائے بحث نہیں لے مگر متاخرین کے اقوال منتہائے بحث ہیں ؟۔

ولم یقل بہ احد ؟

تقلید کی تعریف | شرعیات میں منتہائے بحث قرآن و حدیث ہوتے تو مسائل شرعیہ کی تحقیق کی انتہا بھی قرآن و حدیث تک پہنچنی چاہیئے۔ ان سے ورے کسی عالم (ایک ہو یا کئی ایک) کے حکم پہنچ کر سلسلہ تحقیق ختم کر دینا یہی تقلید ہے۔

یہ تعریف ہماری خود ساختہ نہیں بلکہ علما نے اصول کی بتائی ہوئی ہے۔
علامہ ابن سبکی جمع الجوامع میں اور علامہ جلال محلی میں یوں رقمطراز ہیں۔

التقلید اخذ قول من غیر معرفة دلیله (انتہیٰ)	کسی قول کو اس کی دلیل جاننے کے بغیر قبول کر لینا تقلید ہے۔
(اخذ القول الغیر مع معرفة دلیله) اجتہاد وافق اجتہاد	کسی کا قول دلیل سے جانچ کر لینا اجتہاد ہے جو قائل کے اجتہاد

لے (ن) غالباً یہ لفظ ہیں ہے اور یہ لفظ نہیں ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القائل (شرح جمع الجوامع جلد ۲ ص۳) کے موافق ہے۔

تقلید و عدم تقلید کی مثال اوّل | زید نے سُنا کہ ایک عالم نے یہ فتوےٰ دیا ہے کہ اس کے سننے سے اُس کو علم صحیح مان کر اُسے واجب العمل مان لیا۔ اور دلیل طلب نہ کی تو زید اس مسئلہ میں مقلد ہے۔

مگر عمرو نے فتویٰ مذکور سُن کر اُس عالم سے دلیل پوچھی۔ عمرو کو اس کی تنقید کی لیاقت نہیں۔ لیکن سوال کرکے دلیل کا علم حاصل کرنے سے عمرو تقلید سے نکل کر تحقیق کے میدان میں آگیا۔ عملی رنگ میں دونوں زید اور عمرو برابر ہیں مگر علمی رنگ میں ایک مقلد ہے اور دوسرا غیر مقلد یا محقق۔

دوسری مثال | زید مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ جا رہا ہے۔ ایک اور شخص عمرو اس کے ساتھ ہو لیا جس کو مطلق خبر نہیں کہ مکہ سے مدینہ کدھر کو ہے اور کتنے میل دور ہے۔ جہاں زید چلتا ہے وہ بھی چلتا ہے۔ جہاں وہ ٹھہرتا ہے یہ بھی ٹھہر جاتا ہے، نہ اس کو رستے کی مسافت کی خبر ہے نہ ارد گرد کی۔

ایک اور شخص خالد بھی ہمراہ چلتا ہے جو راستے میں نشان پوچھتا جاتا ہے۔ اسے یہ معلوم ہے کہ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تقریباً ۲۰۰ سو میل (؟) ہے اس لیے جہاں اس کا ہادی کہیں راستہ چھوڑ کر ادھر یا اُدھر ہوتا ہے تو وہ اُس سے دریافت کرتا ہے جس کا وہ جواب دیتا ہے۔ اتنے فرق سے پہلا شخص مقلد ہے اور دوسرا غیر مقلد یا محقق!

اس تعریف (متذکرۃ الصدر (ن)) کے مطابق کچھ فرق نہیں کہ کوئی شخص ایک

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کے ساتھ یہ برتاؤ کرے یا جماعت کے ساتھ کرے وہ دونوں شخص مقلد ہوں گے۔

اس رسالہ میں ان دونوں قسم کی تقلید کا ذکر ہوگا۔ مگر کسی استدلالی طریق سے نہیں بلکہ محض واقعات کی رو سے۔

نتیجہ ۱ | مروجہ کتب فقہ میں ہدایہ کو بعد مبسوط[1] خاص امتیاز حاصل ہے کہ اس میں ہر مسئلہ فقہیہ پر نقلی اور عقلی دلیل ملتی ہے۔ اپنے امام کی دلیل کے علاوہ مخالف کی دلیل بھی نقل کر کے فاضل مصنف جواب دیتا ہے۔ چونکہ تقلید کی تعریف میں دلیل کی عدم معرفت داخل ہے۔ اس لیے ہدایہ کے مصنف بلکہ متعلم بھی جواب دہ یا کوئی اور کتاب مع اس کی دلائل کے سمجھ کر پڑھاتے یا پڑھتے ہیں۔ ایسے لوگ بلحاظ تعریف مذکور کے مقلد نہیں رہ سکتے۔ مناسب ہے کہ وہ اپنا نام کوئی اور تجویز کریں۔

شہادت | مولانا اشرف علی تھانوی رکن مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں:-

تقلید کہتے ہیں کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتلا دے گا۔ اور اس سے دلیل کا طلب نہ کرنا۔

(الاقتصاد ص۲)

جب تقلید کی تعریف میں عدم علم اور عدم معرفت دلیل داخل ہے تو ہدایہ جیسی مدلل کتاب کو پڑھنے اور پڑھانے والے کیوں کر مقلد رہ سکتے ہیں۔

(فتفکروا یا اولی الالباب)

---

[1] مبسوط بھی احناف کی کتاب ہے (ن)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وسعت بلکہ کوئی مقلد فرد جو کسی فقہی مسئلے کو با دلیل جانے وہ اس مسئلے کی حیثیت سے تقلید سے نکل جائے گا۔ کیونکہ تقلید میں عدم معرفت دلیل داخل فی الماہیتہ ہے۔

لطیفہ آج کل کے حنفی مقلد جو مروجہ بدعات پر دلائل پیش کرتے ہیں۔ اور اپنے مقابلین کو غیر مقلد کہتے رہتے ہیں۔ وہ اگر غور کریں تو عملی طور پر خود غیر مقلد بنتے ہیں۔ مثلاً جب وہ دلیل پیش کرتے ہیں تو

والفجر و لیال عشر کہتے ہیں کہ دس راتیں اور ایک فجر مل کر گیارہ ہو گئیں۔ پس پیر صاحب کی گیارھویں ثابت ہو گئی۔

یہ دلیل صحیح ہو یا غلط۔ اس سے بحث نہیں۔ مگر اتنا تو ثابت ہوا کہ ان لوگوں نے قرآنی دلیل سے یہ مسئلہ سمجھا اور کسی مسئلہ کو دلیل سے سمجھنا ترک تقلید ہے۔ پھر ان لوگوں کے تارک تقلید ہونے میں کیا شبہ ہے۔

الحمدللہ! ~~~ اک ہم درد ہاتھ آیا ہے لبی ہیں

نتیجہ ۲ تقلید کی ماہیت یہ ہوئی۔ کسی عالم کا فتویٰ اس کی دلیل جاننے کے بغیر تسلیم کرنا۔ تو اس کا نتیجہ صاف ہے کہ تقلید فرض واجب نہیں۔ کیونکہ فرض واجب کہنے کی صورت میں لازم ہوتے گا کہ یہ کہا جائے کہ مجتہد یا عالم سے مسئلہ پوچھنا تو فرض ہے مگر اس مسئلہ کی دلیل پوچھنا حرام ہے۔ کیونکہ فرض کی نقیض حرام ہے۔ پس کوئی مقلد مفتی سے مسئلہ پوچھے تو اس کو یہ دلیل ہرگز نہ پوچھے کہ حضرت! اس مسئلہ کی دلیل کیا ہے کیونکہ ایسا پوچھنے سے اس کو دلیل کی معرفت معلوم ہو جاتے گی جس سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مقلد نہ رہے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسئلہ فرضیت تقلید دراصل بے علمی پر مبنی ہے جو علم کی نقیض ہے۔ اعاذنا اللہ من الجہالۃ۔

چونکہ دلیل کا پوچھنا جائز بلکہ اولیٰ ہے۔ اس لیئے تقلید فرض ہے۔ نہ واجب ہے نہ سنت ہے نہ مستحب رہی۔ فافہم۔ آج کل جو لوگ تقلید کو فرض یا واجب کہے جاتے ہیں غالباً وہ تقلید کی تعریف سے واقف نہیں۔ چونکہ تقلید کی ماہیت میں جہالت کو دخل ہے۔ اس لیئے ایسے لوگوں کے دعوے فرض و وجوب میں بھی۔ جہالت داخل ہو تو کیا تعجب بلکہ مناسب ہے۔

خاتمہ ایں مبحث

سلف کا طریق عمل ہم پہلے کہہ آئے ہیں کہ تقلید و عدم تقلید پر فریقین کی طرف سے تحریرات بکثرت شائع ہو چکی ہیں جن میں دلائل و استنباط سے کام لیا گیا ہے۔ کسی میں منقولی دلائل قرآن و حدیث سے بحث کی گئی ہے اور کسی میں معقولی طریق سے۔ لیکن ہمارے اس رسالہ میں کسی استنباطی دلیل سے بحث نہیں ہوگی۔ بلکہ صرف سلف کا طریق عمل اور علمی روش دکھائی جائے گی۔ کہ پچھلے طبقے والے پہلے طبقے سے کیا برتاؤ کرتے تھے۔ نیز آپس میں چھوٹے بڑوں سے مذہبی مسائل میں کس طرح پیش آتے تھے۔ یعنی وہ ان کا قول بے چون و چرا قبول کر لیتے تھے۔ یا اپنا بھی کچھ دخل دینے کا حق جانتے تھے۔ پس جو روش ان سلف صالحین کی ثابت ہو گی اس میں ہم پر اتباع سلف واجب ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلف کون ہیں گو اس میں اختلاف ہے کہ سلف صالحین کون لوگ ہیں۔ علامہ شامی رد المحتار (ج۔۱ مصری مطبع میمنہ صفحہ ۴۲) میں صحابہ اور تابعین تک سلف صالحین سمجھتے ہیں۔ بہت سے علماء تین طبقوں (صحابہ۔ تابعین اور تبع تابعین) تک کہتے ہیں۔ مگر ہم اس بحث میں پڑھنا نہیں چاہتے۔ ہمارا قول ہے۔

ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان

تقلید شخصی

مولانا فرماتے ہیں۔ تقلید شخصی کے قائل دراصل چار فرقے ہیں۔ حنفی۔ شافعیؒ۔ مالکی اور حنبلیؒ یہی چار مذاہب کے پیرو کہلاتے ہیں۔ لیکن ہندوستان میں ہمارا سابقہ حنفیوں سے ہے۔ اس لیئے ہم انہی کے آئمہ سلف کے واقعات بتائیں گے۔

تقلید شخصی کے معنی ہیں ایک خاص امام معین کی پیروی کرنا" حنفیہ امام ابوحنیفہ صاحب کی تقلید کرتے ہیں مگر جب ان سے کہا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ صاحب کے خاص شاگرد بہت سے مسائل میں اپنے استاد امام ابوحنیفہ سے اختلاف رکھتے تھے اپنے امام کی بات کو چھوڑ دیتے تھے۔ جیسا کہ ہدایہ وغیرہ میں مفصل مرقوم ہے تو جواب ملتا ہے کہ امام صاحب کے شاگرد (رحمۃ اللہ علیہم) فروع میں تو استاذ سے اختلاف کرتے تھے مگر اصل میں اپنے استاد کے تابع تھے اس لیئے وہ مقلد ہی تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جواب کی تنقید کرنے پر ہم نے یہ محنت کی ہے کہ بحمد اللہ جس حد تک ہم کامیاب ہوئے ہیں وہ ناظرین کی ضیافت طبع کے لیے پیش ہے۔

علامہ تاج الدین سُبکی لکھتے ہیں

فانھما (اے ابا یوسف ومحمدؒ) یخالفان اصول صاحبھما۔ (طبقات سُبکی ج ۱۰ ص ۲۴۳)

ابو یوسف اور محمد امام ابو حنیفہ کے اصول میں بھی مخالفت کرتے تھے۔

مولانا عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں:-

انھم ادرجوا ابا یوسف ومحمدؒ فی طبقہ مجتہدی المذھب الذین لا یخالفون الامام والاصول ولیس کذلک فان مخالفتھما لامامھما فی الاصول غیر قلیلۃ حتی قال الامام الغزالی فی کتابہ المنخول انھما خالفا ابا حنیفۃ فی ثلثی مذھبہ (مقدمہ شرح وقایہ ص)

علمائے طبقات نے ابو یوسف اور محمد کو مجتہد فی المذہب میں شمار کیا ہے جو اپنے امام کے اصول مقررہ میں اختلاف نہیں کرتے تھے حالانکہ یہ بات صحیح نہیں تھی۔ کیونکہ ان دونوں کو اپنے امام سے اصول میں جو مخالفت ہے وہ بہت زیادہ ہے۔ یہاں تک کہ امام غزالی نے اپنی کتاب منخول میں کہا ہے کہ ان دونوں ابو یوسف اور محمد نے دو ثلث میں اپنے امام کی مخالفت کی ہے۔

نوٹ خاص (قابل توجہ علمائے کرام) آج کل جو علم اصول فقہ پڑھایا جاتا ہے متاخرین کی ایجاد ہے۔ تمام ...

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ائمہ اربعہ میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ یہ اصول متعلقہ الفاظ و دلالات ہیں۔ ائمہ اربعہ کے زمانہ میں علم اصول فقہ بشکل دیگر تھا۔ جو آج کل تو قریبًا مفقود ہو گیا۔ مگر ان دنوں یہی مدار کار تھا۔ وہ علم اصول وہی تھا جس کی طرف استاد الہند شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ العزیز نے اشارہ کیا۔ فرماتے ہیں

بایدہ دانست کہ سلف در استنباط مسائل و فتاویٰ بر دو وجہ بودند
یکے آں کہ قرآن و حدیث و آثار صحابہ جمع مے کردند و ازاں جا استنباط مے نمودند و ایں طریقہ اصل راہ محدثین است
دیگر آں کہ قواعد کلیہ کہ جمع از ائمہ تنقیح و تہذیب آں کردہ اند یاد گیرند بے ملاحظہ مآخذ آنہا۔ پس ہر مسئلہ کہ وارد مے شد جواب آں ہماں قواعد طلب مے کردند و ایں طریقہ اصل راہ فقہا است۔ (مصفّٰی شرح موطا صـ۹)

یہ علم اصول آج کل کے علم اصولِ فقہ اور علم فقہ میں گویا دو زبانی درجہ تھا۔ اس جدید علم میں اشتغال کی وجہ سے اہل علم کو اس سے استغنا ہو گیا۔ حالانکہ وہ علم بھی ضروری تھا۔ (از کتاب تقلید شخصی اور سلفی صـ۶۱)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ حدیث نبوی اور تقلید شخصی

جس میں حدیث نبوی اور تقلید شخصی کی تحقیق اور منکرین حدیث کے جوابات درج ہیں۔ مطبوعہ آفتاب برقی پریس امرتسر
بر ۳۲ صفحات۔ بار سوم

فرماتے ہیں مولانا:۔

حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خطبوں میں یہ ارشاد فرماتے:۔

خیر الحدیث کتاب اللہ وخیر الہدی ھدی محمد وشر الامور محدثاتھا وکل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار

فرماتے ہیں مولانا:۔

اس سے آپؐ کی غرض یہ تھی کہ لوگ میری سنت اور چال پر چلیں ایسا نہ ہو کہ میری سُنت چھوڑ کر اور طرف بہک جائیں۔ چنانچہ اسی فکر میں آپ نے آخری وصیت بھی فرمائی جس کے الفاظ طیبہ یہ ہیں:

ترکتُ فیکم الثقلین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتابَ اللہ وسنّتی

یعنی! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں۔ جب تک تم ان سے متمسک کروگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک کتاب اللہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور دوسری میری سنّتہ ہے۔

باوجود ایسی تاکید کے مسلمان بحکم الانسان حریص علی ما منع سنۃ نبویہ و احادیث مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ سے ہمیشہ غافل رہا ہے۔ ایک زمانہ تو ان پر دہ بھی گزرا جس میں روایات فقہیہ میں توغل اور آراء الرجال میں مشغول ہونے کی وجہ سے احادیث نبویہ سے بے پرواہ رہے۔ لیکن دل میں تعظیم و تکریم ہوتی تھی۔

آخر اہل حدیث کثرہم اللہ کی تحریک سے لوگ حدیث کی طرف متوجہ ہوئے اور ہندوستان میں بفضلہ تعالیٰ کہیں کہیں درس حدیث کی آواز آنے لگی ہی تھی کہ ناگاہ علی گڑھ سے سرسید احمد خاں نے حدیث کی طرف سے اپنے منکرانہ خیالات شائع کیے اس وقت بھی اہل حدیث[1] ہی اس فتنہ کو مٹانے کے لیے سینہ سپر ہوئے۔ وہ شور و شغب ابھی مٹنے نہ پایا تھا کہ لاہور میں ایک صاحب عبداللہ چکڑالوی (سرسید سے بھی آگے بڑھ گئے۔ (ن: ہر کہ آمد عمارت نو ساخت) جنھوں نے یہ باور کرنے کی سعی ناکام کی۔ جسے دیکھ کر سمجھا گیا کہ سرسید پھر بھی غنیمت تھے۔

محررہ در ۱۹۲۲ء

---

[1] مراد از مولانا محمد حسین بٹالوی بذریعہ رسالہ موقفۃ ماہانہ اشاعۃ السنہ (ن)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجیت حدیث کے دلائل

بعد از آیات ذیل:۔

۱۔ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول

۲۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

۳۔ لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ

۴۔ ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ

مولانا کی طرف سے دلیل اوّل:۔

اذا اسرّ النبی الی بعض ازواجہ حدیثا۔ فلما نبات بہ واظھرہ اللہ علیہ عرف بعضہ و اعرض عن بعض فلما نباھا بہ قالت من انباک ھذا؟ قال نبانی العلیم الخبیر۔ (پ ۲۸ ع ۲۹)

جب نبی نے اپنی ایک بیوی کو ایک راز کی سی بات بتائی۔ مگر وہ اس حرم سے وہ بات راز میں نہ رہ سکی۔ تو اللہ نے اپنے رسول کو اپنے حرم کی اس لغزش سے آگاہ فرما دیا تو نبی نے اس حرم کو اس آگہی کا کچھ حصہ تو بتا دیا۔ اور کچھ اخفا میں رکھا۔ تب اُس حرم نے کہا آپ کو میری یہ بات کس نے بتائی؟ نبی نے فرمایا خدائے علیم خبیر نے مجھے آگاہ فرمایا:۔

مولانا فرماتے ہیں:۔

ہمارا استدلال:۔ اس آیت سے یوں ہے کہ جس خبر کی بابت بیوی نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا کہ حضور کو یہ بات کس نے بتائی ہے"؟ تو وہ خبر واقعی قرآن مجید میں نہیں ہے۔ لیکن حضور علیہ اسلام نے اس کے جواب میں فرمایا: "مجھے خدائے علیم نے یہ بات بتائی ہے"۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت کے لیئے خدا کی طرف سے علم کے دو ذریعے تھے۔

ایک قرآن مجید

دوسرا غیر قرآن

...... اُس غیر قرآن کا ہماری اصلاح میں نام حدیث ہے۔ فبایّ حدیث بعدہٗ یومنون۔

دلیل دوم:۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ (پ ۲۸ ع ۲)

اے نبی! تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کانا پھوسی کرنے سے روکا گیا مگر وہ اس حرکت سے باز نہ آئے۔

اس آیت میں جس امر (کانا پھوسی) کی طرف اشارہ ہے۔ تمام قرآن شریف میں تلاش کرنے سے کہیں نہیں ملتا۔ پھر یہ نہی جس کی طرف اشارہ اس نُهُوْا کے صیغہ سے کیا ہے کہاں سے آئی؟ یہ وہی نہی ہے جس کو وحی خفی کہتے ہیں۔

دلیل سوم:۔ (در واقعہ غزوہ بدر و قافلہ مکیاں)

اذ یعدکم اللہ احدی — اللہ تعالیٰ تم سے دو گروہوں میں سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطائفتین انہا لکم و تودون ان غیر ذات الشوکۃ تکون لکم و یرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہٖ و یقطع دابر الکافرین۔ (پ ۹ ع ۱۵)	ایک گروہ کی فتح کا وعدہ کرتا ہے مگر تم تو چاہتے ہو کہ بغیر تکلیف ہی کے کامران ہو جاؤ۔ اور اللہ کا ارادہ ہے کہ حق و باطل کی تمیز ہو جائے اور کافروں کو جڑ بنیاد سے اکھاڑ دیا جائے۔

مولانا فرماتے ہیں۔

ہمارا مطلب اور استدلال اس آیت سے یوں ہے۔ کہ اس میں ایک وعدہ الٰہی کا ذکر ہے جس میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مسلمانوں خدا تمہیں ایک گروہ پر فتح دلیوے گا۔ حالانکہ قرآن مجید میں اس وعدہ کا ذکر نہیں پھر وہ وعدہ کہاں ہے۔ جو یہ مضمون بتلا سکے ۔ جب قرآن مجید میں اس وعدے کا ثبوت صراحۃً یا اشارۃً نہیں تو یہ دو حال سے خالی نہیں۔

۱۔ یا تو یہ بیان غلط ہے (معاذ اللہ! ایسا تو مسلمان کلمہ گو کبھی نہ کہے گا)

۲۔ یا یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بزبان خود وعدہ دیا ہوگا۔ جسے خدا نے اپنا وعدہ قرار دے کر فرمایا کہ میں تم کو وعدہ دیتا ہوں۔

اس کی بھی دو صورتیں ہیں :-

۱۔ رسول اللہ نے یوں فرمایا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ تم کو ایک گروہ پر فتح نصیب ہوگی۔

۲۔ یا یوں فرمایا ہوگا کہ خدا تم سے وعدہ کرتا ہے کہ فتح ہوگی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر صورت اول میں تو وعدہ نہیں حالانکہ آیت قرآنی میں وعدہ کا لفظ آتا ہے۔

اور صورت ثانی میں وعدہ الٰہی کا ذکر بے شک ہے۔

سوال یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ خدا کی طرف کیوں نسبت کیا؟ اور خدا نے حضرت کے قول کی تصدیق کیوں فرمائی۔ جبکہ قرآن مجید میں اس وعدے کا ذکر نہیں اور منکرین حدیث کے خیال میں حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے ذریعہ علم صرف ایک (قرآن) تھا۔ وگر ہیچ۔ پس جب کہ خدا نے اس وعدہ کی تصدیق فرمائی تو ثابت ہوتا کہ حضور کے لیے ذریعہ علم قرآن کے علاوہ اور بھی کچھ تھا۔ جس کو ہم لوگ حدیث یا وحی خفی کہتے ہیں۔

حدیث نبوی اور تقلید شخصی اس کے جزو اول حدیث نبوی پر تبصرہ ہو چکا ہے اور تقلید شخصی پر مولانا فرماتے ہیں:۔

اس مسئلہ نے یوں تو دونوں گروہوں (اہل حدیث اور مقلدین) میں بہت بڑا امتیاز پیدا کر رکھا ہے جس کے آثار دُور دُور تک پہنچے ہوئے ہیں مگر بغور دیکھا جاوے تو ان میں ذرا برابر خلاف نہیں ہم دونوں فریق کے مسلمہ بندگوں کی عبارات نقل کریں گے جن سے ہمارے ناظرین انشاء اللہ صاف مطلب سمجھ لیں گے کہ اصل معاملہ کیا ہے جسے ہمہ بنا کر بعض سادہ مزاج یا خودغرض ناحق بات کا بتنگڑ بنا دیتے ہیں۔ اور صرف اسی مسئلہ (تقلید شخصی) کے انکار کرنے سے منکرین تقلید پر عداوتِ آئمہ کا الزام لگاتے ہیں۔ اور محض

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزاری کرنے کے لیے نام صواعق الهیۃ[1] علیٰ اعداءِ ابی حنیفہ یا ضرب شدید بر جگر منکر تقلید تجویز کرتے ہیں تو ایسے ناموں کے مقابلہ میں جس مصنف کو اپنے نفس پہ قابو نہ ہوگا اس سے تو تعجب نہیں کہ اس قسم کے رسالوں کے جواب کا نام ایسا ہی تجویز کرے۔ یعنی السیف المسلول علی اعناق منکری احادیث الرسول۔ مگر ہم تو اپنے التزام مندرجہ رسالہ اہل حدیث کا مذہب (ص) کے خلاف کرنا کسی طرح پسند نہیں کرتے۔ اس لیئے بجائے کسی کریہہ اور دل آزار نام کے دعا ہے کہ خداوند کریم امام الائمہ امام ابو حنیفہ کے دشمنوں اور ان کے خلاف چلنے والوں کو ہدایت دے۔ آمین۔

ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلاً للذین آمنوا۔

اس قسم کی تحریروں سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ ان لوگوں کو آج تک باوجود اس جدوجہد کے اہل حدیث کے مذہب سے واقفی نہیں ہوئی۔ انہوں نے تو اہل حدیث کے مذہب کا خلاصہ یہی سمجھا ہوا ہے کہ ائمہ دین کو بُرا کہتے ہیں۔

بالفعل یہاں ہماری یہ کوشش ہے کہ ہم یہ امر ظاہر کریں کہ دونوں

---

[1] (ن) اس قسم کا نام دہلی کے مشہور شیعی مصنف شہزادہ سلطان احمد درّانی نے اپنی ایک کتاب کا نام العذاب الباری علی العیم البخاری رکھا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریق کے اندر اس مسئلہ کے متعلق قریب قریب اتفاق کے ہے۔ پس مناسب ہے کہ تقلید کے معنی بھی ہم انہی بزرگوں کے الفاظ میں بتا دیں۔

ہندوستان میں دونوں گروہوں کے مسلمہ بزرگ دو صاحب ہیں۔

۱۔ استاذ العلماء شیخ المشائخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی مرحوم۔ آپ نے اس مسئلہ کے متعلق ایک رسالہ لکھا تھا جس میں فرماتے ہیں:۔

اوّل جاننا چاہیئے کہ تقلید اس کو کہتے ہیں کہ کسی کے قول کو بدون اس کی دلیل کے سمجھنے کے قبول و معمول کر لیوے۔

تو سنو:۔

کہ تقلید کی دو نوع ہیں:۔

ایک نوع یہ ہے کہ مقلد (یعنی امام) کے قول پر کوئی حجت شرعی ہرگز نہ ہو بلکہ مخالف حکم حق تعالیٰ کے ہو (ن: تقلیدیوں کے ہاں ایسے مسائل بھی ہیں!) محض مقلد کا ظن و تخمین ہو اور اس کو قبول کر لیوے۔ باوجود مخالفت کے جیسا کہ رسوم جاہلیۃ پر مشرکین عرب جمع ہوتے تھے۔ اور سوائے

ما وجدنا علیہ آباءنا

کے کوئی دلیل نہ رکھتے تھے۔ اور

مولانا نے فرماتے ہیں

ناظرین! مولانا رشید احمد صاحب کا مضمون ذہن نشین کرکے فریق ثانی کے ایک بزرگ کا بیان بغور سنیں!

مولانا شمس الحق استاذ الاساتذہ شیخ الکل حضرت سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی اس مسئلہ کے متعلق جو ارشاد فرماتے ہیں وہ یہ ہے۔

"باقی رہی تقلید بوقت لاعلمی سو یہ چار قسم ہے۔ قسم اوّل واجب ہے اور وہ مطلق تقلید ہے کسی مجتہد کی مجتہدین اہل سنت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے اپنے آبائی
رسوم کو ضروری جانتے تھے۔ سو یہ نوع تو شرک[1]
ہے۔ باتفاق جملہ علمائے امت کے اور جہاں قرآن
وحدیث واقوال علما میں تقلید کا شرک ہونا وارد ہے
یہی نوع مراد ہے۔

دوسری نوع یہ ہے کہ مومن ناواقف کسی
مسئلہ شرعیہ سے اس مسئلہ کو کسی عالم معتبر سے
پوچھے اور عالم اس کا جواب خواہ صریح نص سے
یا اشارہ و دلالت سے استنباط کر کے دے۔ اور
دلیل اس مسئلہ کی سائل کو نہ بتادے۔ اور وہ
مسائل بدون دلیل سمجھنے کے اس کو قبول کر کے
عامل ہو۔ پس یہاں پر اہل علم پر روشن ہے کہ:۔

مقلد نے جو مسئلہ عالم
معتبر سے پوچھا ہے تو وجہ
یہ ہے کہ وہ یقین رکھتا ہے
کہ یہ عالم حکم حق تعالیٰ سے
جو واقعہ میں ہے ماہر ہے اور مجھ کو

ہے علیٰ غیر التعیین جس کو
مولانا شاہ ولی اللہ نے
عقد الجید میں کہا ہے کہ یہ تقلید
واجب ہے اور صحیح ہے
(باتفاق امت) اور اس کی
علامت یہ لکھی ہے کہ:۔

عمل مقلد کا ساتھ قول مجتہد
کے اس طرح پر ہو جیسے شرط کی
ہوتی ہے۔ اگر وہ قول موافق سنت
کے ہو تو عمل کیے جاؤں گا اور
جب کہ معلوم ہو کہ مخالف ہے
تو اس کو پھینک دوں گا۔

قسم ثانی مباح ہے۔ اور
وہ تقلید مذہب معین کی ہے
بشرطیکہ مقلد اس کو امر شرعی
نہ سمجھے بلکہ اس نظر سے تعیین
کرے کہ جب امر اللہ تعالیٰ

[1] ہندوستان میں تقلید پر لفظ شرک فی الرسالۃ یہیں سے چلا۔ (ن)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حکم حق تعالیٰ سے ہی مطلع کرتا ہے۔ ہرگز کوئی حکم خلاف شرع کے نہ بتادے گا۔ کا واسطے اتباع اہل ذکر کے عموماً صادر ہوتا ہے تو جس ایک مجتہد کا اتباع کریں گے۔ اس کے اتباع سے عہدہ تکلیف سے فارغ ہو جائیں گے اور اس میں مہلت بھی پائی جاتی ہے۔ علامت اس تقلید کی یہ ہے کہ اگر دوسرے مذاہب کے کسی مسئلہ پر عمل کر سکے تو اس سے انکار نہ کرے اور کسی شخص کے عمل کرنے کو بُرا نہ جانے نہ ملامت اور نکیر کرے مثلاً حنفی المذہب کو مسئلہ رفع الیدین اگر معلوم ہو تو اس کے استعمال سے نفرت اور انکار نہ کرے بلکہ کبھی کبھی کر بھی لے[1] اور حنفی ہو کر نہ کرنے والے پر طعن نہ کرے[2]
قسم ثالث حرام اور بدعۃ ہے اور وہ تقلید ہے بطور تعیین کے بزعم وجوب کے برخلاف قسم ثانی کے قسم رابع شرک ہے اور وہ ایسی تقلید ہے کہ وقت لاعلمی کے مقلد نے کسی مجتہد کا اتباع کیا۔ پھر اس کو حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض مخالف مذہب

---

[1] مولانا رشید احمد صاحب جب آخر عمر میں دیسے کھو بیٹھے ، تو ایک روز عشاء کی نماز سے پہلے پوچھا صفوں میں کون کون ہے ؟ عرض ہوا حضور کے مسترشد ہی ہیں۔ فرمایا آج ہم رفع الیدین کریں گے۔ یہ بھی سنتہ ہی ہے۔ اسی طرح قاضی ثناء اللہ پانی پتی فاتحہ خلف الامام پر عامل تھے۔ اور اسی طرح سلطان الاولیا بھی!

[2] مولانا رشید احمد صاحب نے بھی آمین اور رفع یدین کرنے کو صحیح کہا ہے۔ دیکھو سبیل الرشاد۔ مجتبائی ص۲۳ اور فتاوی رشیدیہ جلد دوم ص۸۱ (حاشیہ تقلید شخصی ص۲۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مجتہد کے مثلاً معلوم ہوئی۔ اب وہ مقلد یا تو حدیث قبول ہی نہیں کرتا۔ یا اس میں بدوں سبب کے تاویل اور تحریف کر کے اس حدیث کو طرف قول امام کے لے جاتا ہے۔ غرضیکہ وہ مقلد مذہب اپنے امام کا نہیں چھوڑتا۔ (معیار الحق[1] ص۱۱۶)

مولانا فرماتے ہیں:-

اس کی مثال کہ کیوں کر مجتہد کا قول چھوڑا جاتا ہے، سنئے! مقلد ہو تو سنئے ہدایہ میں لکھا ہے کہ:-

"شہد انجیر، ہو، جوار گیہوں وغیرہ ہم چوں قسم کی شراب (جو آج کل بکتی ہیں) امام ابوحنیفہ اور رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک حلال ہے۔ بشرطیکہ قوت حاصل کرنے کی غرض سے پی جاویں۔ نہ بطور کھیل اور مستی کے"[2] (ہدایہ کتاب الاشربہ)

ایسا ہی کتاب "مالابدہ" میں حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں:-

ایضاً بترجمۃ ــــــ

سوائے چار شرابوں (انگوری خام اور پختہ کشمش اور کھجوروں کی شراب) کے باقی جتنی قسم کی شرابیں ہیں جو، جوار وغیرہ کی جو آج کل مروج ہیں قوت حاصل کرنے کی نیت سے پی جاویں تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک

---

[1] معیار الحق اہل حدیث کے شیخ الحدیث کی کتاب ہے۔

[2] اختصار کے لیے ہدایہ کی عربی عبارت نظرانداز کر دی گئی ہے (ن)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز ہے[1] لیکن یہ قول امام اعظم کا متروک ہے یعنی قابل عمل نہیں کیونکہ حدیث کے خلاف ہے اور امام محمد کے قول[2] پر فتویٰ ہے۔ کیونکہ یہ حدیث کے موافق ہے۔ وغیرہ تا بہ صفحہ ۳۲

۹۔ تقلید شخصی

بر ۴۴ صفحات

"جس میں فریقین (مقلدین اور اہل حدیث کی مکمل تحریری بحث فریقین کے اصل الفاظ میں ہے"

مطبوعہ ثنائی پریس امرتسر ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

فریقین: مولوی محمد شریف از کوٹلی لوہاراں

مولوی ثناء اللہ صاحب (بہ لباس مولانا عبداللہ ثانی امرتسری حال مقیم جرانوالہ

اس (کتاب) میں ایک فصل یہ ہے کہ وہابیوں کے ہاں رشتہ دینا اور لینا

---

[1] ۔ موجودہ انگریزی خوان فقیہان مقلد اس لیے قرآن مجید کے لفظ خمر کو کسی ایک قسم کی شراب بتا کر بقیہ شرابوں کو حلال کہتے ہیں۔ اللہ رے حنفی فقہ کی تاثیر! (ن)

[2] سوال یہ ہے کہ اس مقلد کا حنفی ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ جبکہ اکثر مسائل میں فتوے امام ابوحنیفہ کے فتویٰ کے خلاف ہوتا ہے۔ (ن)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ جس پر مولانا محمد شریف نے تین وجوہ کی بنا پر منع فرمایا ہے۔ یہ وجوہ مندرجہ ذیل ہیں :-

جواب	وجوہ
۱۔ ہم (اہل حدیث) رسول اللہ کو حاضر ناظر جان کر یا رسول اللہ کہنے والے کو مشرک کہتے ہیں۔ جس میں علمائے احناف بھی ہمارے ساتھ ہم نوا ہیں۔ فتاوٰی قاضی خاں میں ہے۔ من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر (جو بزرگوں کی ارواح کو حاضر سمجھے وہ کافر ہو جاتا ہے) (۲) مولانا رشید احمد گنگوہی مرحوم لکھتے ہیں۔ اگر کوئی التحیات میں السلام علیک ایہا النبی پڑھے اور عقیدہ رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود خطاب سلام کا سنتے ہیں (تو) وہ مشرک ہے۔ (فتاوٰی رشیدیہ ص۹۹)	۱۔ ہم لوگ یا رسول اللہ کہتے ہیں اور وہ اسے شرک کہتے ہیں۔
۲۔ ہم توسل بہ مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کو شرک نہیں سمجھتے آپ سے ثبوت طلب کرتے ہیں کیوں کہ قرآن کریم کے اندر دعا کرنے کا جو طریقہ بتایا گیا ہے :- (اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ)	۲۔ ہم مقبولانِ بارگاہِ الٰہی سے توسل پکڑتے ہیں اور وہ اسے شرک

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں۔

۳۔ ہم تقلید کو ضروری سمجھتے ہیں جبکہ یہ لوگ اسے شرک کہتے ہیں

---

۴ (یعنی جو شخص پکے سچے مومنوں کی سبیل کے سوا دوسرا راستہ اختیار کرے ہم اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے اس کا خیال ہے کہ یہ (تقلید شخصی) پکے سچے مومنوں (صحابہ، تابعین اور ان کے اتباع) کا راستہ ہی نہ تھی۔ اس کا جواب بہر تو احسن طریق سے یہاں ہے

(جب مجھے پکارنے والا پکارے تو میں قبول کرتا ہوں) نیز فرمایا:۔ ادعونی استجب لکم (مجھے پکارو میں منظور کروں گا) اس میں وسیلے کا ذکر نہیں اس کے خلاف طریق دعا کا ثبوت ہو تو پیش کیجئے۔

۳۔ اس کا بھی ثبوت مطلوب ہے۔ چونکہ آپ اس (تقلید شخصی) کو مذہبی امر قرار دیتے ہیں۔ اور اس مذہبی امر کو واجب یا فرض تک پہنچاتے ہیں۔ اس لیے ہم اصول کے مطابق ثبوت مانگتے ہیں۔ کہ اس ضروری امر کا وجوب ان ضروریات اسلام میں ہونا چاہیئے۔ حالانکہ قرون خیر میں کوئی اس کو نہ جانتا تھا۔ بلکہ شاہ ولی اللہ نے تو اس کا وجود چوتھی صدی ہجری میں بتایا ہے تو صاف بات ہے کہ اس سے قبل کے مسلمان ایک واجب یا فرض سے خالی رہے تو وہ پورے مسلمان کس طرح ہوئے؟ اگر وہ سچے مسلمان اور مومن تھے اور یقیناً یہی بات صحیح ہے تو کیا وجہ ہے کہ آج صدیوں کے بعد اس امر (تقلید شخصی) کو جزو اسلام قرار دیا جائے...... ہاں جو کوئی تقلید کو ایسا ویسا کہتا ہے اس کے زیر نظر یہ آیت ہوگی:۔ ومن یتبع غیر سبیل المومنین نولہ ماتولی ونصلہ جہنم ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ - ہم مجلس میلاد میں قیام کرتے ہیں اور وہ اسے شرک کہتے ہیں۔	۴ - اس کے متعلق بھی ہم دریافت کرتے ہیں کہ اس کا وجود قرون خیر سے ثابت کیجئے۔ اگر نہ کر سکو اور ہرگز نہ کر سکو گے تو اپنے حنفی علماء کا فتویٰ سنو! مولانا رشید احمد گنگوہی حنفی لکھتے ہیں مولود مروجہ بدعت ہے اور بسبب خلط امور مکروہ کے مکروہ تحریمی ہے (صـ۱۴۱ ج ۱) عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام تداعی اس میں بھی موجود ہو۔ مجالس مولود مروجہ خود بدعت ہے اور اس میں قیام کو سنت موکد جاننا بھی بدعت ضلالہ ہے۔ (صـ۱۴۲) م
۴ فتاویٰ رشیدیہ میں محفل میلاد کے بدعت ہونے پر تقریباً ساٹھ علماء کے دستخط موجود ہیں۔ دیکھو صـ ۱۴۱/۱۶۱	
۵ - ہم تصور شیخ کرتے کراتے ہیں اور وہ اسے شرک سمجھتے ہیں۔	۵ - اس امر کا بھی ثبوت مطلوب ہے۔ عہد نبوی و قرون مشہود لہا بالخیر سے ثابت کیجئے اور یہ بھی بتائیے کہ تصور شیخ نماز میں بھی ہوگا؟ اگر ہوگا تو حدیث نبوی اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ[1] کے خلاف نہ ہوگا؟ اور جب تو نماز سے الگ تصور کرے گا تو یہ ذکر میں شامل ہوگا۔ یا یہ الگ امر ہے۔ اگر یہ بھی

[1] تو اللہ کی عبادت اس طرح سے کر جیسے تو اس کو ان آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ اصول شریعت سے ثبوت دینے کے علاوہ امور مذہبی پر بھی روشنی ڈالیں۔

ذکر ہی ہے تو یہ ذکر الٰہی میں مزاحمل تو نہیں اور آیت شریفہ ام لھم شرکاء لہ من الذین مالعم یاذن بہ اللہ کے خلاف تو نہ ہوگا اور یہ بھی خیال کیجئے کہ تصور شیخ سے شرعی غرض کیا ہے اور توجہ الی اللہ کی بجائے تصور شیخ سے کیا حاصل۔ بہرصورت ہم

۶۔ ہم یا شیخ عبدالقادر پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اور دوسرے شرک سمجھتے ہیں۔

۶۔ یہ بالکل درست ہے کہ ہم ندا لغیر اللہ کو شرک کہتے ہیں۔ اور ہم ہی نہیں قرآن پاک بھیجنے والا کہتا ہے:۔

لا تدع مع اللہ الٰھًا آخر فتلقی فی جھنم (اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو)

اور فرمایا:۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ (اللہ کے سوا بےبس کو پکار کر سننے والا کون ہے؟ جب بھی وہ پکارے)

اگر آیات قرآنیہ سے شبہ رفع نہ ہو تو ایک مقتدر حنفی عالم کی سُنیئے وہ لکھتے ہیں:۔

وظیفہ شیئًا للہ پڑھنا شرک اور موہم شرک ہے۔

(فتاوٰی رشیدیہ ص۱۴۲)

سلہ کیا ان کے سامنے اللہ کے اور شریک بھی ایسے ہیں جن کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ ہم پیر صاحب کی گیارھویں دیتے ہیں اور وہ ایسے شرک جانتے ہیں

۷۔ "وہ" سے مراد مفتی (مصنف) صاحب کے عاملین بالقرآن ہیں جو ما اھل لغیر اللہ پڑھ کر نذر لغیر اللہ کو حرام جانتے ہیں۔

مولوی صاحب سنئے! یہ قرآن پاک کی آیت ہے اس کی تفسیر دیکھنی ہو تو تفسیر کبیر ملاحظہ فرمادیں۔ پھر ایمانداری یہی ہے کہ فرمان الٰہی کے سامنے سر جھکادیں یا اس آیت اور ان تفسیروں کا صحیح مطلب بتادیں۔

اور ساتھ ہی شرح فقہ اکبر بھی ملاحظہ کرلیں۔ اور اگر جان بوجھ کر آیت قرآنیہ کے خلاف کریں تو آپ کو کون منع کرسکتا ہے۔ ہمیں اگر آیت :- وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون کا مصداق معلوم کرنے کی ضرورت ہوئی تو ہم کوٹلی آجاویں گے۔

۸۔ ہم پیر صاحب کا بکرا جب وہ خدا کے نام پر ذبح کیا جائے حلال جانتے ہیں مگر وہ ایسے شرک اور حرام کہتے ہیں

۸۔ ہم بھی جانتے ہیں کہ آپ ہوشیار ہیں۔ یہاں تک کہ پیر صاحب کا مال بھی ہضم کر جاتے ہیں۔ اسی لیئے تو پیر صاحب کا بکرا بھی کھانے کو تیار ہوگئے۔ مفتی صاحب کا اصل مطلب یہ ہے کہ پیر صاحب کے نام پر جو بکرا پکارا جائے، وہ اگر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کیا جائے تو حلال ہے۔ مگر آیت قرآنیہ کا مطلب تو صاف ہے کہ خنزیر حرام ہے اور جو چیز غیر اللہ کے نام پر تقربًا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکاری جائے وہ بھی حرام ہے۔ اور یہ بھی بالکل درست ہے کہ خنزیر کی حرمت حقیقی ہے تو بکرے کی حرمت حکمی ہے۔ مگر حرام ہونے میں دونوں یکساں ہیں۔ پھر کیا یہ ٹھیک ہے کہ خنزیر کو کوئی شخص اللہ کا نام لے کر ذبح کرلے تو وہ حلال ہو جائے گا۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو بکرے کو اللہ کے نام پر ذبح کرکے کس طرح آپ حلال سمجھ کر کھا سکتے ہیں!

٭

۹- ہم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ماکان ومایکون سمجھتے ہیں۔ اور وہ اسے شرک کہتے ہیں۔

٭

۹- آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم ماکان ومایکون (عالم الغیب) مانتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں مقابلہ زبردست ہستی خدا سے ہے۔ اس کے مقابلے میں کوئی آپ کو ذرہ ناچیز بھی نہ سمجھے گا جو اپنی کتاب میں بزبان سرور دو عالم کہلواتا ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب: اے پیغمبر یا اعلان کردیجئے کہ میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور میں غیب جانتا ہوں۔ اب فرمایئے کہ حضور علیہ السلام سے خدا تو یہ کہلوائے کہ کہو میں غیب نہیں جانتا اور آپ فرمادیں کہ رسول عالم الغیب ہے۔ بلاشبہ یہ دونوں جیسے ایک دوسرے کے نقیض، دونوں کے قائل بھی الگ الگ ہیں۔ اگر ایک فریق سچا ہے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو دوسرا کاذب۔ اب آپ ہی فرمادیں کہ ان دونوں میں کون سچا ہے۔ ہمارا تو یہ ایمان ہے :-

صدق اللہ و رسولہ

(اللہ اور رسول نے سچ کہا ہے)

دیکھیں کوٹلی کے یہ مسلمان کیا کہتے ہیں؟

۱۰۔ ہم حضور کو مختار مانتے ہیں اور وہ اسے شرک کہتے ہیں۔

۱۰۔ یہ آپ کی ایمان داری ہے کہ ایک مختار کے مقابلے میں دوسرا مختار بھی مانتے ہیں۔ قرآن مجید کی جو مخالفت آپ کے حصے میں آئی ہے۔ دوسرے لوگ اس سے محروم ہیں۔ آپ جانیں اور مختار جہاں جانے! جس نے صاف اعلان کر دیا ہے

بیدہٖ ملکوت کل شئی: اسی (خدا) کے ہاتھ میں ہر چیز کے اختیارات ہیں۔ اور سنئے جن کو آپ مختار کہتے ہیں۔ ان سے خدا کہلواتا ہے:-

قل لا املك لنفسی نفعًا و لا ضرًا:- میں اپنے بھلے بُرے کا بھی مالک نہیں۔

۱۱۔ ہم حضور علیہ السلام کو نور کہتے ہیں اور حرف البشر کہنے کو

۱۱ ہم بھی حضور علیہ السلام کو نُورٌ علیٰ نُور خیال کرتے ہیں اور یہ کہ حضور خاکی پیدائش ہو کر اعلیٰ درجہ کا نور ایمان حاصل کیے ہوئے ہیں۔ از سر تا پا نورِ ایمان سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے ادبی سمجھتے ہیں اور وہ لوگ سے مشرک کہتے ہیں

منور ہیں۔ گویا کہ مجسم نورِ ایمان ہیں۔ مگر پیدائش خاکی ہے جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں:۔

انا سید ولد آدم ولا فخر (میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور مجھے اپنی اس سیادت پر غرور نہیں)۔ آپ اولاد آدم سے ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کو خدا نے مٹی سے[1] پیدا کیا۔ اور اپنی بیٹی سے فرمایا:۔

فانی لا املک لک من اللہ شیئاً

(میں تیرے لیے اللہ کی شے کا مالک نہیں ہوں) مولانا کوثری صاحب! آپ فرمایئے! کونسا کلمہ سچا ہے۔ خدا تعالیٰ جو مختار جہاں ہے۔ پیغمبر آخر الزماں سے کہلواتا ہے کہ قل لا املک "

۲ میں مالک نہیں ہوں قرآن وحدیث کی صریح تعلیم کے خلاف آپ داسکے کوثری صاحب) فرماتے ہیں کہ نبی علیہ السلام مالک ومختار نہیں "

۳۔ ہم نماز جمعہ کے ساتھ ساتھ ظہر احتیاطی پڑھتے

۳ اگر سچے ہو تو اپنے اس فعل کا ثبوت عہد نبوی و عہد صحابہ سے دو۔ ورنہ ہم صاف کہتے ہیں کہ یہ بدعت ہے۔ اگر اپنے گھر کی شہادت

[1] جیسا کہ اس نے اپنی کتاب (قرآن مجید) کے اندر فرمایا۔ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ (اس نے آدم کو مٹی سے پیدا کیا)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اور وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔ | چاہتے ہو تو درمختار دیکھو

۱۳۔ ہم ایصال کے لیے تیجا، ساتواں اور دسواں کرتے ہیں۔ مگر وہ اسے بدعت کہتے ہیں

۱۴۔ ہم کفنی لکھتے ہیں اور وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔

۱۵۔ ہم کھانا سامنے رکھ کر ختم پڑھتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں۔ مگر وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔

۱۶۔ ہم میت کی اسقاط کرتے کراتے ہیں اور وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔

۱۷۔ ہم تدفین میت کے بعد کلمہ پڑھتے پڑھاتے ہیں اور وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔

۱۸۔ ہم جنازہ کے بعد دعا مانگتے ہیں اور وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔

۱۳ تا ۱۸:۔

یہ تمام امور واقعی بدعت ہیں اور ملانوں نے کھانے پینے کے لیے بنائے ہیں۔ اگر تم سچے ہو تو عہد نبوی و زمانۂ صحابہ سے ان کا ثبوت دو۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ ہم ۲۰ رکعت تراویح پڑھتے ہیں اور وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔	۱۹۔ یہ افترا ہے۔ ہم بیس رکعت کو بدعت نہیں کہتے البتہ آٹھ رکعت کو سنت ضرور یہ کہتے ہیں۔ حنفی مذہب کے امام ابن ہمام بھی اسی کے قائل ہیں۔ معلوم نہ ہو تو ان کی کتاب فتح القدیر دیکھ لیں۔
۲۰۔ ہم ۱۲ ربیع الاول کو میلاد شریف کی خوشی میں جلوس نکالتے ہیں اور وہ اسے بدعت کہتے ہیں۔	۲۰۔ واقعی یہ بدعت ہے۔ اگر نہیں تو اس کا ثبوت چھٹی صدی سے قبل دیجئے۔ اگر نہ دے سکو اور ہرگز نہ دے سکو گے۔ انشاء اللہ! تو یوم قیامت کو یاد کرو۔ دنیا ہمیشہ نہیں رہے گی۔ حلوہ مانڈہ چند روزہ ہے۔ آخر حساب کا دن آ رہا ہے۔ واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ۔ اس دن سے ڈرو جس دن تم خدا کی طرف واپس لوٹائے جاؤ گے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ علم الفقہ

صفحات ۴۸۲ مطبع روز بازار ہال امرتسر طبع ثانی ۱۹۲۱ء اگست ۱۹۲۱ء

سبب تالیف علم الفقہ جو ایک واجب القدر اور لائق عزت علم ہے۔ جس کے فضائل قرآن و حدیث میں بہت کچھ آئے ہیں۔ اس کے متعلق آج کل بہت کچھ موشگافیاں اور بحثیں ہو رہی ہیں۔ ایک فریق اس کو قابلِ عزت جانتا ہے تو دوسرا مورد الزام قرار دیتا ہے۔ ایک اس کو صراط مستقیم سمجھ کر قرآن و حدیث سے مستغنی ہے تو دوسرا اُس کو ایک بے ضرورت چیز نادر رکھتا ہے پس اس کتاب کا موضوع "علم الفقہ" ہے۔ اس کے متعلق ہم یہ بتلا دیں گے کہ آیا یہ واجب القدر علم کسی ایک شخص کی محض رائے کا نتیجہ ہے۔ یا کسی ایک کا بے دلیل قول، جیسا کہ اس کے مخالف کہتے ہیں یا مدلّل۔ اس میں جو کچھ ترقی ہوئی ہے ایک ہی زمانہ میں ہو کر رہ گئی یا مختلف زمانوں میں ہوئی اور ہو گی۔

فصل اوّل

حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی جس شخص پر بڑی نظر عنایت ہوتی۔ اس کے حق میں اللھم فقھہ فی الدّین (خداوندا اس کو دین میں فقیہ بنا) غرض اس قسم کی بہت سی احادیث و روایت ہیں جن کے دیکھنے سے علم فقہ کی فضیلت کا پورا اعتقاد ہوتا ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ علم الفقہ کی اصطلاحی تعریف کیا ہے؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ کی اصطلاحی تعریف یہ ہے :-

معرفۃ النفس مالھا وما علیھا وقیل العلم بالاحکام الفرعیۃ العملیۃ من ادلتھا التفصیلیۃ (توضیح)

انسانی نفس کے ذمہ جو جو عملی فرائض ہیں اُن کا جاننا "علم فقہ" ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے احکام شرعیہ عملیہ کو دلائل مفصلہ سے جاننے کا نام علم فقہ ہے۔

معرفۃ النفس مالھا وما علیھا ھذا النقل عن ابی حنیفۃ والمراد بالمعرفۃ ادراک الجزئیات عن دلیل (ابجد العلوم)

ابجد العلوم میں ہے جو جو فرائض انسانی نفس پر واجب ہیں۔ ان کو جاننے کا نام علم فقہ ہے۔ یہ تعریف امام ابو حنیفہ صاحب سے منقول ہے۔ فرائض جاننے سے مراد یہ ہے کہ جزئیات کو دلائل کے ساتھ جانے۔

اصول الفقہ

اس اصطلاحی تعریف سے صاف ثابت ہے کہ علم الفقہ اس علم کا نام ہے جس میں مسائل فقہ کے ساتھ دلائل بھی معلوم کر لئے جائیں۔ نہ وہ علم جس میں محض مسائل ہی مسائل ہوں۔

نتیجہ نمبر ۱ فقہ کی وہ کتابیں جن میں دلائل مذکور نہیں۔ جیسے درمختار، عالمگیری، قاضی خان قدوری۔ کنز وغیرہ ہیں وہ حقیقۃً علم الفقہ کی کتابیں نہیں۔ الا مجازاً

نتیجہ نمبر ۲ وہ مسائل جو ادلہ شرعیہ سے ماخوذ اور مستنبط نہیں وہ فقہی نہیں بلکہ محض

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوال رجال میں جن کی تمثیلات آگے آتی ہیں۔

نتیجہ نمبر ۲ جو لوگ اقوال فقہا کو بلا دلیل کتب فقہ میں پا کر حلال و حرام کے فتوے دیتے اور لکھتے ہیں وہ نہ مفتی ہیں، نہ فقیہہ، چنانچہ در مختار میں ہے :-

المفتی عند الاصولیین المجتهد اما من یحفظ اقوال المجتهد فلیس بمفت وفتواه لیس افتویٰ بل هو نقل کلام (در مختار جلد ۱ صـ۳۷۹)	علماء اصول کے نزدیک مفتی وہی ہے جو مجتہد ہے۔ اور جو شخص مجتہد کے اقوال یاد رکھ کر حکم بتلا دے وہ مفتی نہیں اور اس کا حکم فتویٰ نہیں بلکہ نقل کلام ہے۔

فصل دوم

(ادلہ شرعیہ اور طریق استنباط مجتہدین)

تمام فقہا قاطبۃً متفق ہیں کہ اصل الاصول صرف دو ہیں :-

قرآن ۱ اور حدیث ۲

ہم نے قیاس اور اجماع اصل الاصول اس لیے نہیں لکھا کہ وہ مستقل دلیل نہیں۔

۱۔ قیاس کے لیئے جب تک شرعی مقیس علیہ اور دیگر شرائط متحقق نہ ہوں صحیح نہیں ہو سکتا۔

۲۔ اجماع کے لیئے بھی کسی نہ کسی سند کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ کتب اصول میں لکھا ہے کہ :-

"جمہور علماء اس بات پر متفق ہیں۔ کہ اجماع بغیر دلیل کے جائز نہیں کیونکہ بغیر دلیل کے اجماع کرنے سے غلطی لازم آتی ہے۔ اس لیئے بغیر دلیل کے دین میں حکم لگانا غلطی ہے" (تلویح)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت استاد الہند شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں

"علمائے اصول اُس اجماع کے قائل ہیں جس کی دلیل صریح کتاب وسنت سے ہو۔ یا ان میں سے کسی سے مستنبط ہو اور جس اجماع کی سند قرآن وسنت سے نہ ہو، علمائے اصول اس کے قائل نہیں (حجۃ" ۱۳۱)

اس لیئے مجتہدین کا طریق عمل یہ ہے کہ قرآن وحدیث سے مسائل استنباط کرتے جس کے لیئے انہوں نے کئی طریقے مقرر کیئے ہوئے تھے۔ جو عبارت نص سے تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً

۱۔ صریح عبارت سے کوئی مسئلہ نکالا جائے۔

۲۔ اشارۃ سے مستنبط کیا جائے۔

۳۔ دلالۃ سے اخذ کیا جائے۔

۴۔ اقتضاء سے استنباط ہو۔

اور کبھی قیاس واجماع سے بھی استنباط کرتے۔ ان سب امور کا مفصل بیان ہم اپنے رسالہ اجتہاد[1] وتقلید میں کر چکے ہیں۔

ان وجوہات کے علاوہ طریق استنباط اور بھی ہے۔ جو متاخرین میں زیادہ رائج ہوا۔ وہ یہ کہ

کسی مجتہد کے مقرر کردہ اصول عامہ کو بمنزلہ نص کے سمجھ کر اُس سے مسائل کا استخراج کیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک مجتہد کا مقررہ اصول ہے کہ عام اپنے افراد میں قطعی ہے اور حدیث ظنی اس کی مخصص یا ناسخ

---

[1] ۲۰ ص

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نہیں ہو سکتی۔ پس جہاں کوئی حکم عام آیا۔ متاخرین نے اس قاعدہ کے مطابق اُس سے استخراج مسائل شروع کیا اور حدیث مخالف کو مطلق نظر انداز کر دیا۔

ایک مجتہد کا اصول ہے کہ عام یقینی اور قطعی نہیں بلکہ ظنی ہے لہذا حدیث ظنی اس کی مخصص اور ناسخ ہو سکتی ہے۔ اس مجتہد کے پیروؤں نے اسی اصول کے مطابق استخراج مسائل شروع کر دیا۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں۔

باید دانست کہ سلف در استنباط مسائل و فتاوی بر دو وجہ بودند یکے آں کہ قرآن و حدیث و آثار صحابہ جمع مے کردند و ازاں جا استنباط مے نمودند و ایں طریق اصل راہ محدثین است۔

و دیگر آں کہ قواعد کلیہ کہ جمع از آئمہ تنقیح و تہذیب آں کردہ اند یاد گیرند بے ملاحظہ مآخذ ہا پس ہر مسئلہ کہ وارد مے شود جواب آنہا از ہماں قواعد طلب مے کردند۔ ایں طریقہ اصلی راہ فقہا است۔

(مصفیٰ صہ ۲)

حضرت شاہ صاحب نے اس عبارت میں سلف کے طریق عمل کو مجملاً بیان فرما دیا ہے۔ مختصر مطلب یہ ہے کہ آئمہ سلف میں استخراج مسائل دو طرح پر تھا۔

ایک قرآن و حدیث اور آثار سے۔

دوم قواعد کلیہ مقررہ علمائے اصول سے۔

www.KitaboSunnat.com

شاہ صاحب نے جن اصول کی طرف اشارہ کیا ہے وہ کتب اصول میں مذکور ہے۔ ہر شخص دوسرے فرقہ کے اصول کو وجوہ فاسدہ لکھتا ہے۔ چنانچہ نور الانوار میں ہے ذکر الوجوہ الفاسدہ صـ۵۳ ۔ مگر ہم اردو دان ناظرین کے لیے اُن مشکل اصول کا ذکر نہیں کرتے۔ بلکہ ایک دو آسان قواعد بتاتے ہیں۔

۱۔ حنفیہ کا اصول ہے المطلق یجری علی اطلاقہٖ یعنی جو حکم بے قید ہے وہ ویسا ہی رہے گا۔ انہوں نے اس اصول کے مطابق حکم لگایا ہے کہ چور چوری کو جائے۔ زانی زنا کے لیے جاوے۔ مدت سفر ہو تو ان کے لئے نماز میں قصر جائز ہے۔ کنز (فقہ کی کتاب) میں لکھا ہے:۔

ولو کان عاصیاً فی سفرہٖ۔

۲۔ شافعیہ نے کہا ہے۔ کوئی گناہ موجب نعمت نہیں ہوتا۔ یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ شریعت ایک کام سے منع کرے اور جو کرے اُس کو انعام دے۔ اس اصول سے انہوں نے کئی ایک مسائل استخراج کیے۔ یہی مسئلہ (مذکورہ) جو حنفیہ نے نکالا تھا۔ انہوں نے اُسے نفی کی صورت میں نکالا کہ چور اور زانی چونکہ اس سفر میں گناہگار ہیں اور قصر صلوٰۃ نعمت ہے۔ لہذا ان کو یہ نعمت نہیں ملے گی۔

علی ھذا القیاس رشتہ حرمت بھی نعمت الٰہی تھی کہ ایک عورت کے نکاح کرنے سے اس کی ماں ناکح کی ساس ہو کر ابدی محرم بن جاتی ہے جو نعمت الٰہی ہے۔ اس لیے جو شخص کسی عورت کے ساتھ زنا کرے اس مزنیہ کی والدہ اس مرد پر حرام نہ ہوگی۔ (ن) صفحہ ۹ تک کا اقتباس کیا گیا۔ بعد ہٗ تین فصول اور ہیں۔ فصل چہارم، پنجم اور ششم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین درایت یارانِ مقلدین

منقول از اخبار اہلحدیث

۱۔ مجددی مکالمات
۲۔ مجدد بریلوی کا ایک نیا فتویٰ
۳۔ بریلی میں مذہبی دنگل
۴۔ علم غیب رسالت
۵۔ گستاخ کون ہے؟ پیر یا مرید
۶۔ العدل کے نامہ نگار کو جواب
۷۔ مناظرہ رفع الیدین
۸۔ تصوف اور اس کی حقیقت۔
۹۔ پیر جماعت علی شاہ
۱۰۔ مدح پیر جماعت علی شاہ
۱۱۔ " " " " بعنوان عجیب استدلال
۱۲۔ علی پوری دکان کا ڈھنڈورہ
۱۳۔ خلیفہ قادیان کی غلط بیانی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجدّدی مکالمات

مسلمانوں کی خوش قسمتی ہے کہ ان میں موجد نہیں مگر مجدد تو کوئی نہ کوئی ضرور ہوتا رہتا ہے۔ پنجاب میں مرزا صاحب قادیانی ہوئے تھے۔ بریلی میں اعلحضرت مولانا حامی دین وملت جناب مولوی احمد رضا خاں صاحب مدظلہ العالی (بمعناہ اللغوی) یہ دوسری بات ہے۔ اگر کوئی معترض کہے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور اور واقعات بھی اسی کی تائید کریں۔ آج ہم مجددی کلمات کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ آپ نے (حسب عادت خود) کسی عبدالرحمٰن صاحب قادری کے نام سے ایک مضمون شائع کیا جس کا نام ہے (العذاب البئیس) اس میں آپ کے فقرات حسن وخوبی میں ایک سے ایک اعلیٰ ہیں۔ مثال کے لیے چند فقرات پیش ہیں:-

اخبار ناپاک اہل حدیث وناپاک ترپرچہ یاسنے در بھنگی تو چھپے تھے۔ چھتے ہی "اب آپ کی نئی شمشیر ابلیس لعین کی بڑی ہمشیر بنام سیف النقی جو چھپی اور دیوبندی حضرات نبلیس بچاکر اُسے وظیفہ کرکے بیچ رہے ہیں۔ اس نے تو آپ کے طائفہ تبرائیہ افترائیہ کا وہ نام اُچھالا ہے کہ بزرگان طائفہ کے مذہبی جد اکبر کو بھی یاد و صف ادعائے انا خیر منہ السی کم سوجھی ہوگی۔ اس کتاب ملعون نے دل

سلہ ایک بریلوی صاحب بقلم عبدالرحمٰن قادری اپنی تصنیف العذاب البئیس (باقی اگلے صفحہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے علماء کرام کی تصنیفیں گھڑ لیں۔ اُن کے ملبع تراشں پیے صفحے گھڑ لیجئے عبارتیں بنا بنا کر اپنے خانگی سانچے میں ڈھال لیں۔ الخ"

اے کاش ہمارے علمائے کرام ذوی احترام جن کے ہاتھ میں مسلمانوں کی مذہبی باگ ہے۔ جو حامیانِ شریعت محمدیہ اور حاملانِ لواءِ احمدیہ علیہ السلام والتحیۃ ہیں۔ خواہ بریلی کے ہوں یا بٹالہ کے ہم کو بتلادیں۔ کہ قرآن مجید کی اس آیت کے کیا کیا معنی ہیں ؟ ۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) میں اپنے دیوبندی بڑے بھائی کی کتاب السیف النقی کا تذکرہ جن لفظوں میں کیا ہے۔ ان سے اس دور (درسنہ ۱۹۱۰ء) کے تبلیغی انداز دیکھیئے۔ وہ عہد ہمارے موجودہ عہد (درسنہ ۱۹۶۲ء) تک ممتد ہے۔ اختلاف ہی سہی۔ مگر تردید کا یہ انداز تھا کہ جس سے بات اس نے شکایت مزید کی ہمارے ملک کے یہ اہل قلم اگر نفس اسلام کی جاذبیت پر داد تصنیف دیتے تو شدھی اور اصطباغ کے یہ رنگ نہ کھلتے ۔

سلہ قادری نسبت ہے مولوی رضا احمد خاں صاحب بریلوی کے مختار سلسلہ قادریہ کی ۔

اصل مضمون اول اور آخر دونوں حصوں میں ان قادریہ کے دشمن ثناء اللہ کا نوٹ بھی پڑھیئے۔ تفنن مدنظر ہو تو مولوی رضا احمد خاں صاحب کے مدظلہ العالی (بمعناہ اللغوی) سے لطف اُٹھایئے ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ لِعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْزَغُ بَیْنَھُمْ (اے نبی میرے بندوں کو کہہ دو کہ بات بہت اچھی کیا کریں۔ ورنہ شیطان اُن میں فساد ڈلوا دے گا)

اگر یہ آیت آپ لوگوں کے خیال میں منسوخ نہیں تو اس پر عمل کرنے کا کو فساد قت ہے۔ اور کبھی آپ لوگوں نے اس پر عمل کیا ہے۔ آہ اسلام تو نے اپنی باگ رُحَمَاءُ بَیْنَھُمْ کے ہاتھ میں دی تھی۔ مگر افسوس کہ آج تیری حالت پر نظر کرکے کہنا پڑتا ہے۔

فَلْیَبْکِ عَلَی الْاِسْلَامِ مَنْ کَانَ بَاکِیًا

ہم (بذات خود) مناظرات کے حق میں ہیں۔ مناظرہ کرنا تو علماء کی شان ہے۔ ہمیشہ سے علماء کرام کرتے آئے اور کرتے رہیں گے۔ مگر اس قسم کا مشاتمہ (دشنام بازی) علماء کی شان سے دور ہے۔ اس لیئے ہم نے آج تک بریلوی صاحبان کی اس قسم کی تحریروں کا جواب نہ کبھی دیا نہ دیں گے۔ اور نہ دے سکتے ہیں

(از اخبار اہلحدیث ۲ ر ستمبر ۱۹۱۳ء)

مجدد بریلوی کا ایک نیا فتویٰ

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

یہ کیسی عاشق مزاج شاعر کا شعر ہے جس نے اپنے محبوب کے متلاشیوں کو آسان راہ کامیابی کی بتادی۔ کہ ان دو نشانیوں سے میرے محبوب کو پالو گے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج کل قادیانی حلقے میں سکندر آباد دکن سے ایک آواز اٹھی ہوئی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اگر اس صدی کے مجدد نہیں تو پھر کون ہے۔ ایسے متلاشیوں کا جواب ہم نے بارہا دیا۔ مگر آج ان کی آسانی کے لیے بتلاتے ہیں۔ جس بزرگ کے ماتحت آج کل کفر کی مشین ہے۔ بس اس صدی کے وہی مجدد ہیں۔ آپ کو ان بزرگ کی تلاش میں کامیابی نہ ہو تو ہم ہی بتائے دیتے ہیں۔ کہ آپ جہاں کہیں ہوں بریلی کا ٹکٹ لے کر سیدھے پہنچ سکتے ہیں۔ اسٹیشن بریلی سے اترتے ہی اعلحضرت کا نام پوچھیں گے تو آپ کو یہ جواب ملے گا۔

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سرزمیں نہیں

دیکھئے ہم ان بزرگ کا ایک تازہ فتویٰ سناتے ہیں جو مُہر زدہ ہمارے پاس پہنچا۔ چونکہ آپ آج کل غالباً ۸۰ سال سے متجاوز ہیں۔ اس لیے چراغ سحری کی طرح خوب چمکتے ہوئے سارا زور اس فتوے پر لگایا ہے۔ مگر خیریت سے دعویٰ ہی دعویٰ ہے۔ دلیل کا ایک لفظ نہیں۔

سوال ہے :۔

کیا حکم شرعی ہے اس معاملہ میں کہ طریقہ حنفیہ میں باوجود ممانعت کے ایک شخص باز نہیں آتا۔ اور بآواز بلند جو کبھی کہہ نہیں سکتا تھا۔ اب بعد ختم الحمد کے آمین جبکہ پیش امام سورۃ شروع کرتا ہے کہتا ہے۔ آیا طریقہ حنفیہ میں جو ہر کوئی بلند آوازی کے ساتھ نہیں کہتا۔ لیکن وہ نہیں مانتا۔ آیا بآواز بلند جائز ہے یا ناجائز۔ بوجہ طریقہ وہابیہ اپنا جاری

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آگے جو ہے فاتحہ خصوصاً گیارھویں شریف کی مخالفت کرتا ہے۔ کہ غوث پاک کا فاتحہ یا کوئی فاتحہ نہ کیا جائے اور میلاد شریف یعنی ذکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت پرہیز رکھتا ہے۔ کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز حنفیہ مذہب کی درست ہے یا نہیں۔ جو حکم مطابق احکام خدا اور رسول آنا چاہیئے۔ لفافہ معہ پتہ کے روانہ کرتا ہوں۔ کل اہل جماعت سنت حنفیہ کی طرف سے عرض ہے۔

رقیمہ ادب مسلمانان مسجد میراں پور۔ ڈاکخانہ میراں پور تحصیل و ضلع سلطانپور

۱۳ اگست ۱۹۱۹ء

سوال صاف ہے کہ آمین بالجہر کہنا اور مروجہ فاتحہ پیر کا پڑھنا اہل سنت کے مذہب میں جائز ہے یا نہیں۔ اس بیہودہ سوال کا جواب کیا ملا۔ ملاحظہ ہو۔

الجواب:-

ایسا شخص ضرور پکا وہابی غیر مقلد ہے۔ اور وہابیہ وغیر مقلدین نجد لمنہ باتفاق علمائے حرمین شریفین کافر مرتد ہیں۔ ایسے کہ جو ان کے اقوال ملعونہ پر اطلاع پا کر انہیں کافر نہ جانے یا شک ہی کرے خود کافر ہے۔ ان کے پیچھے نماز ہوتی ہی نہیں۔ ان کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام ان کی بیبیاں نکاح سے نکل گئیں۔ ان کا نکاح کسی مسلمان کافر مرتد سے نہیں ہو سکتا۔ ان کے ساتھ میل جول، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، سلام کلام سب حرام۔ ان کے مفصل احکام کتاب مستطاب حسام الحرمین شریف میں موجود ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُہر

دارالافتا مدرسہ
اہل سنت والجماعت
بریلی

مُہر

آل رسول
احمد رضا خاں
بریلوی

مُہر

شفیع احمد خاں
رضوی سنی
حنفی قادری

اہل حدیث:-

کتنی خفگی ہے۔ ماشاء اللہ چشم بد دُور۔ ان حضرات کے ہاتھوں میں حکومت ہو تو ان بیچارے وہابیوں کے دارالسلام جلانے میں کچھ شبہ ہے؟ اللہ اکبر وہ فعل جو مکہ معظمہ میں حرم کے اندر علی الاعلان ہوتا ہو۔ وہ فعل جس کے کرنے اور ماننے والے چار اماموں میں سے تین برگزیدہ امام ہوں۔ وہ فعل جس کے جواز بلکہ استحباب کے قائل وہ بزرگ تھے جن کے نام کی فاتحہ دی جاتی ہے۔ وہ فعل جس کے جواز کا فتویٰ حنفی جماعت کے برگزیدہ اماموں (مثل ابن ہمام وغیرہ) نے دیا ہو۔ وہ فعل جس کی بابت حضرت سید الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ تمہارے آمین بلند کہنے پر یہودی چڑتے ہیں تم بے شک بلند آواز سے کہا کرو۔ اس فعل کے کرنے والوں کی نسبت ایسا فتویٰ؟

میرے خیال میں ایسے مفتیوں کو طاقت ہو تو ایسا کام کرنے والوں سے وہی برتاؤ کریں جو حضرت حمزہ اور خبیب سے مکہ والوں نے کیا تھا۔ اس کے ساتھ دوسرا فعل جو نہ کسی آیت میں، نہ حدیث میں نہ فقہ کی کسی روایت میں ہے یعنی فاتحہ پیری اس کے ترک پر یہ خفگی؟ تو یہ کیوں نہ کہا جائے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

چیلنج:- بریلوی مجدد اور ان کے اعوان و انصار کو ہم چیلنج دیتے ہیں کہ اپنے اس فتویٰ پر بپابندی فقہ اور اصول فقہ ہم سے گفتگو تحریری یا تقریری جو چاہیں کر لیں۔ ہمارا سوال صرف یہ ہوگا کہ حنفیہ کا عام اصول ہے یفتی علی قول الامام مطلقاً (در مختار) امام صاحب کے قول پر فتویٰ دیا جائے۔ اس مسلمہ اصول کے مطابق ہم کو امام صاحب کی کوئی روایت اس فتویٰ کی تائید میں دکھا دے تو مبلغ پانسو انعام لے۔ (اہلحدیث ۱۲ دسمبر ۱۹۱۹ء)

بریلی میں مذہبی دنگل

اور

اس میں ہمارا حصہ

گدگدی اٹھتی ہے دل میں پارسا کو دیکھ کر

آج کل بریلی میں احناف کے دو صنفوں (دیوبندیوں اور بریلویوں) میں خوب زور کی اشتہار بازی ہو رہی ہے۔ اشتہارات یوں تو ہاتھی کے ایک نہیں بلکہ دو کانوں کے برابر برابر ہوتے ہیں۔ مگر مطلب کی بات بہت کم۔ بریلوی گروہ کے اشتہار پر تو تاریخ بھی ندارد۔ شاید یہ غرض ہو کہ برس دو برس چار برس کو جب چاہیں گے یہی اشتہار نکال کر فریق ثانی کو الزام دے سکیں گے۔ اس کے علاوہ لطف کی بات یہ ہے کہ فریقین مناظرہ کی بابت تو کہتے سنتے ہیں۔ مگر مناظرہ کا منصفین نہیں ٹھہراتے۔ اگر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتایا ہے تو ہم نے نہیں دیکھا۔ خیر ہم منتظر ہیں کہ ان دو بھائیوں میں آئے دن کے فسادات مٹ جائیں۔

بہت عرصہ کی بات ہے کہ مولانا ابن شیر خدا سید مرتضیٰ احسن دیوبندی حال مقیم مراد آباد نے بھی حضرت مولانا احمد رضا خاں مرحوم کو دعوت مناظرہ دی تھی اس وقت بھی ہم نے اپنا حصہ مانگا تھا۔ اب بھی ہم حق رکھتے ہیں کہ ہم بھی اپنا حق مانگیں۔ مگر مقدم ان کا باہمی فیصلہ ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد ہم میدان میں نکلیں گے ہمارا مبحث یہ ہوگا کہ اہل سنت کون ہے" ہم یا وہ جن لوگوں نے اس نام پر قبضہ کیا ہوا ہے وہ میدان میں آئیں گے تو ہم ان کو کہیں گے ؎

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

بالمواجہ باقاعدہ تحریری مباحثہ ہوگا۔ ہر تحریر بطور املا ہوگی جیسی مباحثہ نگینہ میں آریوں کے ساتھ ہوئی تھی۔ وقت بھی اسی طرح ہر دفعہ کے لیے نصف نصف گھنٹہ ہوگا۔ مقام مباحثہ پایہ تخت ہند شہر دہلی ہوگا۔ باقی شرائط بالمواجہ تصفیہ ہوں گی۔

جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی کی باضابطہ منظوری پہنچنے پر اہل حدیث کانفرنس دہلی کی طرف سے منظوری بھیج دی جائے گی۔ انشاء اللہ

(اہلحدیث)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گستاخ کون ہے، پیر یا مرید؟

"یدفن معی فی قبری"

ایک حدیث میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن ہوں گے (یدفن معی فی قبری) اس حدیث کو علماء اسلام مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب پر پیش کیا کرتے ہیں۔ کیونکہ آپ لاہور میں فوت ہوئے اور قادیان میں دفن ہوئے۔ نہ مدینے شریف میں۔

اس حدیث سے دعویٰ قادیانی کا چونکہ فیصلہ قطعی ہوتا ہے۔ اس لیے اُمت مرزائیہ اس سے بڑی پریشان ہے۔ چنانچہ لاہوری جماعت کے (ماؤف[1]) ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

---

[1] آج تک ہم نے ان صاحب کو کبھی ایسا لفظ نہیں لکھا۔ یہ جانکر کہ یہ کوئی شریف بزرگ ہیں مگر انہوں نے ملک سر کر ہمارے حق میں دشمن حق۔ عدو اللہ رو سیاہ۔ خائب خاسر وغیرہ الفاظ لکھے۔ اس لیے حسب فتویٰ مرزا صاحب ہم نے یہ لفظ (ماؤف) ان کے لیے تجویز کیا۔ اب بھی وہ شریفانہ طرز اختیار کریں گے تو ہم بھی اس لفظ کو چھوڑ دیں گے۔ ورنہ ایسی ذات شریف کو تنبیہ کرنے کے لیے معروف لفظ رکھیں گے۔

ع ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سُنے

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث شریف کا جس میں یدفن معی فی قبری آتا ہے کہ مسیح موعود میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوگا۔ یہاں بھی قبر سے مراد مٹی کی قبر نہیں ہو سکتی بجا تا دانی اور گستاخی ہے۔ وہ جو یہ سمجھے کہ آنحضرت صلعم کی قبر اکھیڑی جائے گی اور اس میں مسیح کو آپ کے ساتھ دفن کر دیا جائے گا۔ بلکہ یہاں بھی وہی مراد ہے کہ عالم برزخ میں مسیح موعود آنحضرت صلعم کے ساتھ جنت میں ہوں گے۔"

(پیغام ۹ ہر فروری ۱۹۳۳ء صفحہ)

اس حوالہ میں جو قبر مبارک اکھیڑنے کا ذکر ہے کسی عالم اسلام کا قول نہیں ہاں اُمت مرزائیہ کا پروپگنڈا اور علماء پر جھوٹی افترا ہے

اب ہم بتاتے ہیں کہ ڈاکٹر مذکور کے پیر بلکہ مجدد بلکہ بروزی نبی نے اس حدیث کی بابت کیا لکھا ہے۔ غور سے سنئے!

"ممکن ہے کوئی مثیل مسیح ایسا بھی ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔" (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۴۷)

اس عبارت مرزائیہ سے یہ بات بوضاحت ثابت ہوتی ہے کہ قبر سے مراد قرب قبر ہے۔ علماء اسلام نے بھی اس کی یہی تشریح کی ہے۔ پس جب یہ امر ممکن ہے تو امکان حقیقت کے ہوتے ہوئے تاویل کی طرف رجوع کیوں کیا جائے۔

پس اب مدار بحث یہ ہوا کہ نصوص کی حقیقت ممکنہ ہوتے مجازات سے تفسیر کرنا جیسے ڈاکٹر موصوف نے کی ہے ان لوگوں کا کام ہے۔ علماء ایسے لوگوں کو ملحد کہتے ہیں۔ اور قادیان کے خلیفہ اول حکیم نورالدین اس امر میں علماء کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم خیال ہیں۔ اور مرزا صاحب حکیم صاحب کے مصدق ہیں۔ حکیم صاحب کی سنئے۔

"ہر جگہ تاویلات و تمثیلات سے، استعارات وکنایات سے اگر کام لیا جائے تو ہر ایک ملحد منافق بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق الٰہی کلمات طیبات کو لا سکتا ہے۔ اس لیے ظاہر معانی کے علاوہ معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے"۔ (خط حکیم نورالدین ملحقہ با ازالہ اوہام ص۴)

ناظرین نے مرزا صاحب کی تحریر سے ان کے دعوے کی حقیقت ملکہ معلوم ہو چکی ہو روایت کی ہے۔ اور حکیم صاحب بغیر موجبات قویہ کے اصلیت کا چھوڑنا ملحدوں، منافقوں اور بدعتیوں کا کام بتایا۔ پس ڈاکٹر ماؤف صاحب اپنا رتبہ پہچان لیں۔

ایاز قدر خود بشناس

لاہوری مجددو! بتاؤ پیر اور مجدد کی مخالفت کرنا کن لوگوں کا کام ہے۔ گستاخوں کا یا برخورداروں کا؟ (اہلحدیث ۱۰ مارچ ۱۹۳۳ء)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمِ غیب رسالت

بجواب "انوار الصوفیہ"

مسئلہ علم غیب رسالت قرآن مجید نے جس صفائی سے بیان کیا ہے۔ اس پر کسی اضافے کی گنجائش نہیں۔ صاف الفاظ میں جملہ خبریہ لا اَعْلَمُ الْغَیْبَ (میں غیب نہیں جانتا) کے علاوہ منطقی طریق پر بھی قیاس استثنائی کی شکل میں ذات رسالت سے علم غیب کی نفی کر دی۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛ

(اے پیغمبر! کہہ دیجئے! میں اگر غیب جانتا تو اپنے لیئے ہر قسم کی بھلائی جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی)

منطقی اصطلاح میں یہ بیان قیاس استثنائی ہے۔ باوجود اس کے بعض اطراف سے یہ آواز آتی ہے کہ آنحضرت کو علم غیب کلی تھا۔ حالانکہ یہ عقیدہ قرآن حدیث کے خلاف ہونے کے علاوہ فقہائے حنفیہ کی تصریحات کے بھی خلاف ہے۔ فقہائے حنفیہ نے صاف لکھا ہے۔

جزم الحنفیۃ بتکفیر من اعتقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب (شرح فقہ اکبر۔ مسامرہ۔ قاضی خان مالابد وغیرہ)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لطف یہ ہے کہ ان تصریحات تامہ کے مقابلہ میں ان لوگوں کے استدلالات عجیب مغالطات پر مبنی ہوتے ہیں۔ کہنے کو تو یہ لوگ کہتے ہیں کہ اجتہاد ختم ہوگیا اور ہم سب مقلد ہیں۔ لیکن عمل دیکھو تو نہ کسی مجتہد کا قول پیش کرتے ہیں نہ حدیث نہ آیت۔ بلکہ محض اپنے خیالات پیش کرتے ہیں جو قرآن حدیث کے مقابلہ میں بجو سخے ناریدہ۔

علم غیب جو زیر بحث ہے۔ پہلے اس کی تعیین ہو جانی ضروری ہے۔ کہ وہ کیا چیز ہے۔ وہ یہ نہیں کہ خدا کسی نبی کو بعض باتوں کی اطلاع دے دے وہ علم غیب ہے۔ کیونکہ اس سے کسی کو انکار نہیں ہے۔ ہاں اس علم غیب سے انکار ہے جو آیت ذیل میں مذکور ہے:۔

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ ۚ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۚ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ ۔

ترجمہ:۔ آسمان اور زمین کی کل چیزیں، خشکی اور تری کی کل چیزیں، درختوں کے کل پتے اور کھیتوں کے کل دانے جو آج تک پیدا ہو چکے ہیں یا آئندہ ہوں گے۔ خدا سب کو جانتا ہے۔

یہ ہے وہ علم غیب جو خدا کی ذات سے مخصوص ہے۔ اور جس سے انکار کی ہدایت قرآن و حدیث کر رہے ہیں۔ اب ناظرین قائلین کی کوشش ملاحظہ فرمائیں۔ "انوار الصوفیہ" کا اڈیٹر لکھتا ہے:۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم الغیب اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اس کے سوائے کسی کو علم ذاتی و حقیقی و قدیمی و تفصیلی و ممتنع التغیر وغیرہ حاصل نہیں ہے۔ وہ (باری تعالیٰ) اپنے علم سے جس کو چاہے جسب مراتب عطا کر سکتا ہے۔ اس امر سے بھی اس کو کوئی مانع نہیں ہو سکتا ہے

ہمارے سردار مکی مدنی احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق قرآن کریم میں ارشاد الٰہی ہے :-

وعلمك مالم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما

اے حبیب و محبوب صلوات اللہ علیک ہم نے سکھا دیا تم کو جو تم نہیں جانتے تھے۔ اور تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے!

(امیر الصوفیہ سیالکوٹ بابت اکتوبر ۱۹۲۷ء صہ)

اہلحدیث اس آیت سے علم غیب کلی طور پر استدلال کرنا لفظ (ما) پر موقوف ہے۔ مستدل کا منشا یہ ہے کہ (ما) کا لفظ عام ہے۔ یعنی جو چیز آپ نہیں جانتے تھے خدا نے وہ سب آپ کو سکھا دی۔ اس پر نقض اجمالی یہ ہے کہ دوسری آیت میں ارشاد ہے :-

عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ — خدا نے انسان کو وہ چیز سکھا دی جسے وہ نہیں جانتا تھا۔

پھر کیا کل افراد انسان علم غیب جاننے میں آنحضرت کے مساوی ہیں اگر نہیں ہیں تو کیوں نہیں ہیں۔

لہ نسے ؟ کا لفظ ملحوظ رہے۔ (اہلحدیث)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ ما کا لفظ دونوں آیتوں میں موجود ہے۔ اس نقص کا اُٹھانا قائلین کا فرض ہے حقیقت یہ ہے کہ آیت کا مطلب وہ نہیں ہے جو قائلین علم غیب سمجھتے ہیں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ جن ضروریات زندگی اور ضروریات مذہبی کا جاننا ضروری تھا۔ وہ خدا نے آنحضرت کو اور عام انسانوں کو سکھا دیں۔ اگر وہی معنی درست ہوں جو قائلین پیش کرتے ہیں تو آنحضرت علیہ السلام کھجوروں کے پیوند کرنے کے موقع پر یہ نہ فرماتے:۔

(انتم اعلم باموردنیاکم (تم لوگ دنیاوی امور کو مجھ سے بہتر جانتے ہو) اس کے علاوہ انسان کسی صنعت و حرفت کے سیکھنے کا محتاج نہ ہوتا۔ اور آج سائنس کے جو کرشمے جرمنی اور انگلستان وغیرہ یورپین ممالک دکھاتے ہیں۔ ہم ہندوستانی بھی دکھا سکتے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مستدل کا اس آیت سے علم غیب پر استدلال کرنا غلط ہے۔

آگے چل کر اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔ عالم الغیب لایظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول

ایک اور آیت:۔ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن یجتبی من رسلہ من یشاء

دونوں آیتوں کے ترجمے کا ماحصل یہ ہے کہ عالم الغیب (باری تعالٰی) کسی کو اپنے علم غیب پر اطلاع نہیں دیتا یا کسی پر اس کا اظہار نہیں فرماتا۔ مگر اپنے رسولوں سے جس کو اس امر کے لیے پسند فرمائے یا اپنے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولوں سے جس کسی کو منتخب کرے۔

اس سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے علوم پر اپنے رسولوں کو مطلع کرتا ہے۔ کیونکہ رسول اس کے مخلص اور برگزیدہ بندے ہوتے ہیں؛ (انوار الصوفیہ تاریخ مذکور صہ ۲۹)

اہلحدیث یہ دلیل پہلی دلیل کے صریح خلاف ہے۔ کیونکہ پہلی آیت میں بقول اڈیٹر صاحب موصوف خدا نے آنحضرت کو علم غیب کلی سکھایا اور یہ آیت علم غیب کی تعلیم معلق بمشیت اللہ ثابت کرتی ہے۔ یعنی جب کسی کے حق میں خدا جتنا چاہتا ہے بتا دیتا ہے۔

اسکی مثال یہ ہے کہ کوئی کہے کہ فلاں رئیس نے اپنا کل مال فلاں شخص کو دے دیا۔ پھر اسی رئیس کی بابت یوں کہے کہ وہ اپنا مال جتنا چاہتا ہے دے دیتا ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ سارا مال نہیں دیا۔

حقیقت اصلیہ یہ ہے کہ نصوص قرآنیہ و حدیثیہ کی رو سے کسی فرد انسانی کے لیے علم غیب کلی ثابت نہیں ہوتا۔ اسی لیے صاف ارشاد ہے:۔

مَا أَدْرِي مَا يُفْعَلُ بِي وَلَا بِكُمْ — میں (پیغمبر) نہیں جانتا کہ آئندہ میرے ساتھ کیا پیش آئے گا اور تمہارے ساتھ کیا

انہی معنی میں شیخ عطار نے کیا خوب کہا ہے ؎

علم غیبی کس نمی داند بجز پروردگار — ہر کہ گوید من بدانم تو مدار و باور مدار

مصطفیٰ ہرگز نہ گفتے تا نہ گفتے جبرئیل — جبرئیلش ہم نہ گفتے تا نہ گفتے کردگار

(اہلحدیث ۱۴ نومبر ۱۹۲۱ء)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"العدل" کے نامہ نگار کو جواب

"اہلحدیث" مورخہ ۷ ستمبر ۲۸ء میں ہم نے چلتے چلتے ایک نوٹ لکھا تھا کہ مسئلہ فاتحہ خلف الامام کے لیے بیہقی کی جزء القرائت میں ص ۲۴ پر ایک روایت صاف اور صریح ہے جس کے الفاظ بھی نقل کیے تھے۔ اس پر "العدل" کے فاضل نامہ نگار مولوی خیر محمد صاحب جالندھری نے کئی ایک جرحیں کی ہیں۔ تنقیدی جرحیں تو جتنی کریں وہ تو علمی مذاکرہ ہے لیکن سب سے پہلی جرح جو کی ہے اُس کا جواب دینا ہم پر دیانتاً واجب و اقدم ہے۔ یعنی کہتے ہیں

جرح اوّل ہم نے امام بیہقی کی جزء القرائت کی ورق گردانی کی ص ۲۴ کا اردگرد بھی دیکھا۔ مگر افسوس کہ آپ نے جو الفاظ حدیث کے نقل کیے ہیں۔ ہم کو نہ مل سکے۔ بلکہ ص ۱۲ پر نائب صاحب کے نقل کردہ الفاظ پائے گئے۔ یعنی لا صلوٰۃ لمن لم یقرء بفاتحۃ الکتب خلف الامام جس کی سند کا تذکرہ آگے آتا ہے۔ لہٰذا بقاعدہ تصحیح نقل جزء قرأت سے بحوالہ صفحہ وسطر اپنے نقل کردہ الفاظ حدیث صحیح ثابت کیجئے۔

(العدل ۲۲ اکتوبر ص ۵)

اہلحدیث واقعی بات یہ ہے کہ تصحیح نقل مدعی پر فرض ہے۔ اس لیے ہم اپنے معزز معترض کو نقل دکھلاتے ہیں۔ واضح رہے کہ ہمارے پاس جزء القرأت مطبوعہ دہلی ہے جو مولوی لطف حسین مرحوم کے اہتمام سے چھپی تھی۔ اُس کی عبارت سنئے۔ ص ۲۴ پر لکھا ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واخبرنا ابومحمد عبدالرحمن بن محمد بن احمد بن بالویہ المزکی ثنا ابوالحسن احمد بن الخضر الشافعی ثنا ابواحمد محمد بن سلیمان بن فارس ثنا محمد بن یحییٰ الصفار والد ابراھیم الصیدلانی ح واخبرنا ابوعبداللہ الحافظ ثنا ابوجعفر محمد بن صالح بن ہانی وابواسحٰق ابراھیم بن محمد بن یحییٰ وابوالطیب محمد بن احمد الذھلی قالوا ثنا محمد بن سلیمان بن فارس حدثنی ابوابراھیم محمد بن یحییٰ الصفار وکان جارنا ثنا عثمان بن عمر عن یونس عن الزھری عن محمود بن الربیع عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب خلف الامام قال ابوالطیب قلت لمحمد بن سلیمٰن خلف الامام قال خلف الامام وھذا اسناد صحیح۔ (جزء القرأت ص۴۱)

اہل حدیث مزید آسانی کے لیے آپ کو بتاؤں کہ اس روایت سے پہلے قال ابوعبداللہ ہے اور اس کے آگے اخبرنا ابوعبداللہ ہے۔ اُمید ہے اب تو آپ کو مل جائے گی، اب بھی نہ ملے تو دفتر اہل حدیث میں آکر دیکھ سکتے ہیں۔

(اہل حدیث ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ رفع الیدین پر مناظرہ

یہ مناظرہ موضع جلال پور پیروالا (شجاع آباد ضلع ملتان) میں مولوی غلام محمد گھوٹوی سے ہوا۔ اس مجلس میں مولوی فاروق احمد حنفی شیخ الحدیث مدرسہ عباسیہ بہاول پور بھی، بشمول اور بے شمار علمائے احناف کے تھے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے یاران ہم کیش میں مولوی محمد جوناگڑھی مولوی خلیل الرحمٰن، اور مولوی عبدالحمید شاہ بدہو آنہ والے تھے۔ مناظرہ تحریری تھا، مگر پرچہ سنایا جاتا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے محرر شاہ صاحب ممدوح اور مولوی شمس الحق ملتانی تھے۔ اپنی آخری تقریر میں مولوی ثناء اللہ نے اثبات رفع الیدین کے ثبوت میں فرمایا:۔

ہمارا دعویٰ مطلقہ عامہ ہے جس کی نقیض دائمہ چاہیئے۔

اس سے پر حنفی مناظر صاحب نے خاموشی اختیار فرمالی اور مجلس برخواست ہو گئی۔

(بروایت مولوی شمس الحق ممدوح
بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۰ء ملتان)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصوف اور اس کی حقیقت

(حامیانِ تصوّف کے قلم سے)

تصوف صادق بیانہٗ متحیر فیہ الامام الرازی

یہ شعر میں نے جناب نواب صاحب بھوپال مرحوم کی کسی تصنیف میں دیکھا ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے۔ تصوف کا فن ایسا باریک ہے کہ اس کے سمجھنے میں امام رازی جیسے عالم بھی حیران وسرگرداں ہیں۔

اخبار اہلحدیث میں عرصہ سے تصوف کا سلسلہ جاری ہے۔ غالباً کسی نے بھی چاہا کہ طویل سلسلہ تا دیر جاری نہیں رہا۔ مگر خاکسار اڈیٹر نے اس ضروری مضمون پر آج تک کچھ نہیں لکھا۔ بلکہ محض معزز نامہ نگاروں کے مضامین درج ہوتے ہیں۔ میں نے اس سلسلہ کے شروع ہی میں لکھا تھا کہ حامیانِ تصوّف اپنے خیالات بھیجیں گے تو ان کو بڑی عزت سے جگہ دی جائے گی۔ تاکہ موازنہ اور مقابلہ میں امور قابل بحث کی خوب تنقیح ہو سکے۔ مگر افسوس آج تک کسی صاحب نے توجہ نہ کی۔ الا دار المصنفین پھلواری کے رسالہ "معارف" میں ایک مضمون دیکھنے میں آیا۔ جو اس قابل ہے کہ ناظرین اہل حدیث تک پہنچایا جائے۔ شاید کہ فریقین میں کوئی صورت مصالحت اور موافقت نکل آئے۔ ہمارے مکرم دوست مولانا عبدالسلام صاحب[1] وغیرہ نامہ نگاران تصوّف اس مضمون کو خاص توجہ سے پڑھیں۔ راقم مضمون (رسالہ معارف میں) پہلے جاہل صوفیوں کو ڈانٹ ڈپٹ بتلا کر تصوّف کے اجزاء اور مغز

---

[1] مبارک پوری مرحوم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتلاتے ہیں۔ جن کا نام اُنہوں نے باصطلاح صوفیہ "عروۃ الوثقیٰ" رکھا ہے۔ آپ نے پہلا جزء یہ لکھا ہے۔

اوّل توحید جس کے معنے ؏

یکے داں یکے گوئے و یکے جوئے

کے ہیں۔ ان پاک باطنوں کی وہ توحید لطلطے درجہ کی ہے کہ غیر خدا کی ہستی تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ وہ زوال پذیر شے کو کوئی شے نہیں سمجھتے۔ ان کا کلام ہے۔ کیا کوئی ایسا دیوانہ بھی دنیا میں ہے۔ جو اپنے محبوب کے سوا غیر کی خواہش کرے۔ یا اپنے محبوب کا شریک تلاش کرے۔ ان کی تو یہ آرزو ہے۔ کہ میرا محبوب ہر اوا میں یکتا ثابت ہو۔ ہمارا انتخاب زمرۂ عشاق میں لاجواب مانا جاتے۔ اُن کی تو رات دن یہی کوشش ہے کہ کوئی لحظہ بھی محبوب کے مشاہدے سے خالی نہ جائے

(معارف ماہ محرم وصفر نمبر ۱، ۱۸ فروری سنہ ۱۹۱۳ء)

اہلحدیث

بالکل ٹھیک اور میرے نزدیک واجب التسلیم۔ مگر نتیجہ اس کا کیا؟ میں اپنے لفظوں میں بغرض منظوری صوفیائے کرام عرض کرتا ہوں، اُمید ہے اس پر توجہ فرمائیں گے۔

دنیا میں جس قدر واقعات ہیں سب ایجادی ہیں۔ مثلاً رزق دینا، اولاد کا پیدا کرنا، بارش کا برسانا، بیمار کو شفا بخشنا، بے کار کو باکار بنا دینا۔ اسی قسم کے سب امور ہیں جن میں کوئی بھی ایجاد کے سوا نہیں۔ صوفیا کے نزدیک ماسوا اللہ کی ہستی کوئی نہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے معنی یہی ہیں کہ لا موجود اِلَّا اللہ۔ اللہ کے سوا کوئی چیز موجود نہیں۔ تو جس چیز کا وجود بھی اپنا نہیں۔ یا یوں کہئے کہ جو چیز خود

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلی بھی اپنے اندر نہیں رکھتی۔ تو ایجاد کیا کر سکیں گی۔ ایجاد تو وجود کی فرع ہے۔ کیونکہ ایجاد کے معنی ہیں وجود دینا۔ جس کے اندر خود وجود نہیں تو وہ دوسری کسی چیز کو کیا وجود دے گا۔ پھر کیوں ہم مخلوق کو مخاطب کر کے کہیں ؎

خذ یدی یا شاہ جیلاں خذ یدی
شیئاً للہ انت نور احمدی

نقشبند ہوں یا شاہ جیلاں مقام توحید میں سب بے وجود ہیں۔ کوئی اصلی وجود نہیں۔ جس کا اپنا وجود نہیں۔ پھر وہ دوسروں کو کیا وجود دے گا۔ کیا کوئی کسی بیمار کو شفا دے گا، یا کسی بے کار کو با کار بنا دے گا۔ یا کسی محتاج کو غنی کر سکے گا۔ یہ تو سب ایجاد کی قسمیں ہیں۔ اور ایجاد فرع ہے وجود کی۔ کیا سچ کہا ہے۔ مولانا خرم علی مرحوم نے۔ ؎

جو خود محتاج ہو وے دوسرے کا
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

غالباً ہمارا نتیجہ بالکل صاف اور گویا منطقی شکل اوّل سے برآمد ہوتا ہے۔ اس لئے زیادہ طول دینے کی حاجت نہیں۔ بلکہ راقم مضمون کا دہرا دینا کافی ہے جو یہ ہے۔

"کیا کوئی دیوانہ بھی دنیا میں ہے۔ جو اپنے محبوب کے سوا غیر کی خواہش کرے۔"

ہم ان الفاظ کو برنگ دیگر واضح کرنے کو یوں لکھتے ہیں۔

کیا کوئی ایسا دیوانہ بھی دنیا میں ہے جو معدوم سے وجود طلب کرے۔ کیا وہ نہیں جانتا ؎

خدا فرما چکا قرآن کے اندر — مرے محتاج ہیں پیر و پیغمبر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اس کو تصوف کا یہ نتیجہ نہیں پہنچا ہے

نہیں طاقت سوا میرے کسی میں
کہ کام آوے تمھارے بیکسی میں

بالکل سچ ہے ایسا فعل تو کوئی دیوانے سے بڑا دیوانہ بھی نہیں کرسکتا۔

دوّم زُہد ہے جس کے معنی رنج بدنیا و دین نبی آرم یعنی خواہشات دنیاوی و تمتعات اُخروی سے فارغ خلی دے دینا تا عبدیت و مولائیت میں جنت کا بھی واسطہ نہ رہے۔ نہیں تو زاہد خشک بھی جنت کی دائمی نعمتوں کی طمع میں خواہشات و لذات فانی سے اپنے کو پاک رکھتے ہیں۔ حضرت بایزیدؒ نے عالم خواب میں خدا سے عرض کیا کیف اجدلک یارب یعنی کیونکر تجھ کو پاؤں اے میرے رب۔ حکم ہوا دع نفسک و تعال چھوڑ دے آپ کو اور چلا آ۔" (ص۱۸)

اہلحدیث نہایت معقول ہے۔ اسی بنا پر علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ واسطے کے منکر ہیں۔ اُن کا بیان بھی یہی ہے کہ عبد اور مالک میں سماع دعا اور قبولیت میں کوئی واسطہ نہیں۔ لہٰذا یہ کہنا کہ فلاں ولی یا نبی کے واسطے سے میری دعا قبول کر غلط ہے۔ حضرت جُنید قدس سرہٗ فرماتے ہیں:۔

ما فی جبتی سوی اللہ میرے جبہ در دل میں خدا کے سوا کچھ نہیں

کیسی زبردست توجیہ ہے۔ ؎

لگاؤ لو تو اس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم توکل سے یعنی خدا پر پورا بھروسہ کرنا اور نسبت تک کو بھی حرام سمجھنا جیسا کہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں کہ آپ کو ایسا میت سمجھنا جیسا غسال کے ہاتھ میں رہتا ہے۔ یا یوں سمجھے کہ شیر خوار لڑکا اپنی ماں کی گود میں۔ اس یلعان کی یہ دُعا ہوتی ہے۔ کلنی کلایة الولید الٰہی میری نگہبانی کر بچوں کی نگہبانی کی طرح:

اہل حدیث جل جلالہ وعم نوالہ، ایسا توکل کرنے والا کبھی کسی مخلوق کو مخاطب کر کے کہہ سکتا ہے۔ ؎

امداد کن امداد کن از بند غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبدالقادرا

قرآن مجید میں حکم توکل کے ساتھ پروردگار نے اپنی ایک ایسی صفت لگائی ہے۔ جو کسی مخلوق میں پائی نہیں جاتی۔ اس لیے مجازی طور پر بھی کوئی مخلوق اس صفت کی مدعی نہیں ہو سکتی۔ فرمایا:۔

وَتَوَکَّلْ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ خدا زندہ پر توکل کرو جو کبھی نہیں مرے گا۔

یہاں اپنے لیے الحی کے ساتھ لایموت بھی بڑھا دیا۔ اور دوسری جگہ مشرکوں کے معبودوں کی بابت فرمایا:۔

اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۝ وہ موت کے محل میں نہ زندہ رہنے والے۔ اُن کو یہ بھی خبر نہیں کہ کب اُٹھائے جائیں گے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے کسی ایسے شخص یا کسی امر سے اتنا تعجب نہیں ہوتا، جتنا کہ اس امر سے ہوتا ہے جو میں کسی صوفی کو دیکھتا ہوں۔ کہ وہ غیر خدا کو پکارتا ہے یا غیر خدا سے اُمید رکھتا ہے۔ اور یہ وظیفہ پڑھتا ہے۔ المدد یا شاہ جیلاں المدد!

چہارم قناعت ہے۔ یعنی اپنی خواہش کو دخل نہ دینا جو اللہ تعالےٰ نے بظاہر مقرر کر دیا ہے۔ اسی پر شاکر رہنا۔ حضرت سلطان العارفین رح سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو قناعت کی دولت کیونکر ملی۔ فرمایا:۔

جمعت اسباب الدنیا	یعنی اکٹھا کیا میں نے اسباب دنیا کو
فربطتها القناعة ووضعتها فی	پس باندھا اس کو قناعت کی رسی میں
منجنیق الصدق فرمیتها فی بحر	اور رکھا اس کو سچائی کی منجنیق میں پس
الیاس فاسترحت	پھینکا اس کو نا اُمیدی کے دریا میں تو
	راحت پائی میں نے صدا ۱۸

اہلحدیث | بہت خوب یہی معنے ہیں حدیث شریف کے:۔

وارض بما قسم اللہ لک	اللہ کی تقسیم پر راضی رہو غنی تر ہو
تکن اغنی الناس	جاؤ گے۔

پنجم گوشہ نشینی۔ یعنی سوائے مرشد کامل کے کسی کی صحبت پسند نہ کرے اور اپنے اوقات کی ہمیشہ نگاہداشت کیا کرے۔ حضرت ابوبکر شبلی فرماتے ہیں:۔

الافلاس الافلاس	یعنی بچو افلاس سے

کسی نے عرض کیا۔ یا حضرت افلاس کس کو کہتے ہیں۔ فرمایا:۔

الاستیناس بالناس	یعنی لوگوں سے اُنسیت کرنا

(صدا ۱۸-۱۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث خام طبیعت والوں کے لیئے یہی مناسب ہے کہ بدصحبت سے پرہیز رکھیں۔ لیکن طبیعت پختا ہو یافتہ لوگوں کو حکم ہے :۔

تخالط الناس خیر من ان تجانبھم	لوگوں کے ساتھ مل کر رہنا الگ رہنے سے اچھا ہے۔

حضرت انبیا علیہم السلام کی سُنت بھی یہی ہے کہ لوگوں میں مل کر رہنا ان کو سمجھانا، ایسے ہی تصوف کی بابت شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں ؎

گفت از گلیم خویش بردن مے برد ز موج
ویں جہد مے کند کہ بگیرد غسریق را

ششم ذکر ہے۔ یعنی ماسوائے اللہ تعالیٰ کو یک دم بھول جانا۔ جس طرح ایک سچے مسلمان کو وقت مرگ سوا خدا کے کچھ یاد نہیں رہتا۔ ذکر کی تعریف میں بعض عرفا نے کہا ہے کہ :۔

الذکر للناس من استغرق فی مشاھدۃ المحبوب حتی فنی فی صفاتہ فعلامۃ ذکرہ ان یذکرہ المحبوب فی سرادق جلالہ	یعنی ذکر کرنا عام لوگوں کا کام ہے۔ اور جو خاص لوگ ہیں۔ وہ اپنے محبوب کے مشاہدہ میں اس قدر ڈوبے ہوئے ہیں کہ اپنی ساری صفات سے فنا ہو گئے ہیں تو ایسے لوگوں کے ذکر کی یہ

علامت ہے۔ کہ جلال وعظمت کے سراپردہ میں خود اُن کا محبوب اُن کا ذکر کرے" (احیا)

اہل حدیث بہت معقول۔ حدیث شریف میں آیا ہے :۔

سبق المفردون قیل من ھم	(یعنی خدا کو بہت بہت یاد کرنے والے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا رسول اللہ بہ قال الذاکرات — بہت بڑھ گئے، مگر شرط یہ ہے کہ ذکر
اللہ کثیراً والذاکرات — بطریقِ مسنونہ ہو۔ چنانچہ ارشاد ہے :-
فاذکروا اللہ کما ھداکم — جیسا تم کو سکھایا اسی طرح اللہ کا ذکر کرو۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ قدس سرہٗ فرماتے ہیں :-

بہترین مصقلہا نے برائے زدودنِ محبت غیر اللہ اتباع سنت ست۔

(مکتوبات جلد اول مکتوب ۴۲)

هفتم صبر ہے۔ صبر کے معنی تو بہت وسیع ہیں۔ علمائے صوفیا نے عفت وغیرہ کو بھی صبر ہی میں داخل کیا ہے۔ یعنی نفس کی خواہشوں کو مجاہدہ سے روک دینا۔ اور باختیار تمام مکروہات کا برداشت کرلینا۔ اور اعلیٰ درجہ کا صبر یہ ہے۔ جیساکہ کسی نے حضرت شبلیؒ سے سوال کیا کہ ای الصبر اشد علی الصابرین یعنی کونسا صبر صابروں پر سخت تر ہے۔ فرمایا الصبر فی اللہ یعنی صبر اللہ کے معاملے میں۔ کہا کہ آپ نے فرمایا الصبر مع اللہ یعنی صبر اللہ کے ساتھ کہا لا فرمایا فایش تو پھر کیا ہے؟ اس نے کہا الصبر عن اللہ یعنی صبر اللہ سے۔ یہ سنتے ہی شبلیؒ بیہوش ہو کر گر پڑے ؎

توانم کرد ہر ہر یک بلائے عشق او صبرے
بجز ہجرے کہ من صد بار آں را امتحاں کردم

اسی سے عرفا نے فرمایا ہے کہ الصبر للہ عنا، الصبر باللہ بقاء، الصبر مع اللہ وفا، الصبر عن اللہ جفاء یعنی صبر جو اللہ کے واسطے ہو وہ رضاء ہے۔ اور جو صبر اللہ کے سبب سے ہو وہ بقا ہے۔ اور جو صبر اللہ کے ساتھ ہو وہ وفا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور جو غیر اللہ سے ہو وہ جفا ہے۔

اہل حدیث خوب!

ہشتم مراقبہ ہے۔ معنے مراقبہ کے نگہبانی کے ہیں۔ یعنی دل کو غیر اللہ کا خیال آنے سے روکنا ہے۔ یعنی اپنے ظاہر و باطن کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر کے بحضور قلب لقاء الٰہی کا مشتاق و امیدوار ہونا۔ جیسا کہ کسی عارف نے کہا ہے۔

افضل الطاعات حفظ الاوقات وھو ان لا یطالع العبد غیر حدہٖ ولا یراقب غیر ربہ ولا یقارن غیر وقتہٗ۔	یعنی عبادتوں میں بہتر اوقات کا نگاہ رکھنا ہے۔ وہ یہ ہے کہ نہ دیکھے غلام اپنے حد کے سوا اور نہ اُمید رکھے اپنے غیر مالک سے۔ اور بے وقت اس کے پاس نہ جائے۔

اہل حدیث امنا وصدقنا فاکتبنا مع الشاھدین! اللہ کے سوا کسی کو دل میں جگہ نہ دینا جب تصوف میں داخل ہے۔ تو غیر اللہ سے استمداد کرنا کمال جائز ہے جہاں تصور منع ہے تصدیق کی کہاں گنجائش۔ کیا سچ ہے۔ اور سونے سے لکھنے کے قابل ہے کہ ؎

نہ اُمید رکھے اپنے غیر مالک سے
ایسے شخص کے مُنہ سے کیونکر نکل سکتا ہے ؎

شیئًا للہ تجو ل گدائے مستمند
المدد خواہم ز خواجہ نقش بند

نہم رضا ہے۔ یعنی خدا کی رضا کے سامنے اپنی رضا کو فراموش کرنا اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ رضا اس وقت تک کامل نہ ہوگی۔ جب تک احکام ازلی وابدی کو فراخ دلی کے ساتھ تسلیم نہ کرے گا۔ نقل ہے کہ ایک نابینا مجذوب کسی صحرا کے گوشہ میں پڑا تھا اور مکھیوں کا اس پر ہجوم تھا۔ حضرت بشر حافی کو اس پر رحم آیا اور بیٹھ کر مگس رانی کرنے لگے اس نابینا نے برہم ہو کر کہا کہ من ھذا الفضول یدخل بین عبدہٖ و مولاہ (یہ کون ناکارہ شخص ہے کہ غلام اور مولا کے بیچ میں دخل دیتا ہے۔) انا بشر میں بشر ہوں کہا اذھب والا احرق بیادکبدی (چلا جا ورنہ میں اپنے جگر کی آگ سے جلا دوں گا) فرمایا: لا ارضی باذیتک مجھ کو تیری یہ ایذا گوارا نہیں ہے۔ کہا دعنی یفعل بی ما یشاء (چھوڑ دے مجھ کو جو چاہے میرا رب" (ص۸۱)

اہلحدیث	مضمون نگار نے خواہ مخواہ نمبروں کی تعداد کو بڑھایا ہے۔ ورنہ دراصل یہ سارا مضمون ایک ہی نمبر میں آ سکتا ہے۔ جس کو قرآنی اصطلاح

لہ نابینا صاحب نے مکھیوں کے وجود کو خدا کی طرف سے سمجھا۔ کامل معرفت ہوتی، تو حافی صاحب کے دخل کو بھی خدائی قدرت کا کرشمہ جان کر خاموش رہتے۔ اسی گر کو سمجھانے کے لیے صاحب معرفت تامہ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا

اذا اعطیت بلا اشراف نفس فخذہ و تمول او تصدق (جب تم کو بغیر طلب کرنے کے کوئی چیز ملے تو اس کو لے لو۔ اپنے تصرف میں لاؤ یا صدقہ کر دو) کیونکہ یہ بھی خدا کا مالکانہ تصرف ہے۔ یہ کیا کہ مکھیوں کی تکلیف تو خدا کی طرف سے سمجھیں۔ مگر حافی صاحب کے رحم کو مخلوق کا فعل جانیں۔ آپ جیسے صوفی ایک نظر سے دیکھنے والے اس کو بطور سند پیش کریں۔ افتومنو ن ببعض الکتاب (اہلحدیث)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تَبَتَّلْ اِلَی اللہ کہتے ہیں جو ہمارے خیال میں اور ہماری اصطلاح میں (گو ہمارے دوست ہم سے مختلف رائے ہیں) تصوف کی جان اور اصل الاصول ہے جس کی بابت ارشاد خداوندی ہے :-

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ — اپنے پروردگار کا نام جپا کر اور اسی کو چمٹ جا۔

بس یہی تبتل فن تصوف کا اصل موضوع ہے۔ دگر ہیچ

پیر جماعت علی شاہ علی پوری

(تقلید کے بارے میں پیر صاحب دونوں تشابہت قلوبہم ہیں)

علی پور قریہ ہے ضلع سیالکوٹ میں۔ پیر صاحب ممدوح اسی گاؤں سے منسوب ہیں۔ ان کا تعلق حنفی مسلک سے ہے جس کے اب دو ٹکڑے بنا بیٹھے گئے ہیں۔

ا : دیوبندی :- جو تقلید کے سوا اکثر رسوم کے ترک میں اہل حدیث سے مشابہ ہے ۔ مثلاً :-

نذر و نیاز و ایصال ثواب کے جدید طرق میں

ب : بریلوی :- تقلید میں اپنے بڑے بھائی (الف) کے حذو النعل بالنعل اور رسوم کے ترک میں ان کا متعرض! ان کا بریلوی لقب دیوبندی ہی کا عطا کردہ ہے۔ جس پر وہ (ب) بحسرت یہ شعر پڑھتے ہوں گے۔ ؎

غماز بن نہ جائے کہیں اشک چشم یاس — کیوں پوچھتے ہیں لوگ تجھے کیا عطا ہوا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات کہ گالی بریلوی اور اہل حدیث کو وہابی کہتے ہیں۔ مگر اتنا شکر ہے کہ اہل حدیث کے اقتلوا فی الصلوٰۃ میں دونوں تشابہت قلوبہم ہیں پر مولانا ایلانتا کی تحریر سے دیو بندی مفتیوں کا انداز تو ظاہر ہے۔ رہا بریلوی قدسیا کا اس بارے میں فتویٰ؟ اور یہ کسی حوالہ کا محتاج نہیں۔

ع ثبت است بر جریدۂ عالم دوام او

پیر جماعت علی شاہ انہی بریلوی احناف کے سرخیل تھے۔
جب سلطان ابن سعود نے حجاز میں قبروں کے گنبد اور ان کے مینار کو کھلی تضاد دیکھا نذر سرنگوں کیا تو پیر صاحب جماعت علی شاہ نے ہر محفل وعظ میں ابن سعود پر صلواتیں بھیجیں
منڈی کادکی جامع مسجد (متصل ریلوے اسٹیشن) میں پیر صاحب کا وعظ سننے بھی گیا تھا۔ جس میں ابن سعود پر سلام علیکم بھیجنے کے بعد قبول کے جواز میں آیت ثُمَّ اَمَاتَہٗ فَاَقْبَرَہٗ پڑھی۔ مجمع تھا کہ عش عش کرتے عش کھا گیا۔

ایسے کہاں ملیں گے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی

اس وقت مجھے زبان سے بھی پیر صاحب کی نکتہ رسی پر ع
جو لوگ کچھ نہیں کرتے کمال کرتے ہیں
نکل گیا۔

پیر صاحب کا تفسیری کمال کہ قارئین نے پڑھ لیا۔ ان کے ایک خلیفہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مسلمان عورتوں کی پردہ دری پر جو تفسیر بیان فرمائی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب بھی وہاں تک نہیں پہنچے۔ کبھی متخلف اپنے پیش رو سے آگے نکل ہی جاتا ہے۔

واہ ری بنتِ حوا!

ع ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں

مرشدِ مست شباب ہی کیوں نہ ہو۔ مگر از روئے (آیت)

اَوِ التَّابِعِیْنَ غَیْرِ اُولِی الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ -

(زن مرید کو اس سے پردہ نہ کرنا چاہیئے)

مولانا حسرت موہانی حنفی مسلک اور امام وت الفقراء بیں فی المعنی بریلوی ہی تھے اور پردے کے حامی بھی نہ تھے۔ ان کا شعر ہے

ارباب التفات سے پردہ نہ چاہیئے

نہ صرف ان پیر صاحب بلکہ ملک کے جملہ پیران بے صفا نے اسی قسم کی تفسیروں سے اپنے مریدوں کے چودہ طبق، ور مریدنیوں کے ساتوں لطیفے کھول رکھے ہیں رتہ کے ہیں بھی تو مرد کے مقابلے میں عورت کا نصف حصہ ہے) اللہ رے باطنی فیوض!

ع نہاں لباس در دیں تیری صدا ہے کیا

اور خدائی اختیارات بھی ان پیران باصفا کے قبضے میں ہیں۔ صاحب ترجمہ (مولانا ابوالوفا) کو محض یک طرفہ (حنیفاً) ہیں شاہ صاحب علی پوری کے ان دونوں (تفسیری اور تصرف) کمالات پر فرماتے ہیں۔

(پہلا مضمون ایک سائل کے جواب میں)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در مدح پیر جماعت علی شاہ علی پوری

ماہر علم لدنی واقف اسرار غیب[1]
قطب عالم، غوثِ اعظم، وارثِ پیغمبراں

ہے کیا مجال کہ ٹل جائے تیری بات کہیں
ہر ایک لفظ ہے گویا قضائے ربانی
تو وہ مسیح نفس ہے کہ قم اگر کہہ دے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی!

مجال کیا ہے کہ کشتیٔ دیں ہل جائے!
ہوا ہے حکم کہ ساکت ہو باد طوفانی
دل کے بھیدوں سے تو واقف راز سینہ تجھ پہ وا
عرض مطلب یاں میرا محتاج گویائی نہیں[2]

---

[1] رسالہ انوار الصوفیہ جلد ۷ نمبر ۸

[2] 〃 〃 〃 〃 〃 نمبر ۹

یہ رسالہ پیر صاحب کے مکتبۂ فکر کا آرگن تھا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجیب استدلال

جناب مولوی صاحب سلمکم۔ تحفہ مسنون۔ مہربانی سے اس مسئلہ کی تحقیق اخبار میں شائع فرماویں۔ حافظ ظفر علی خلیفہ پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری نے ایک مجمع میں بیان کیا کہ مرشد سے عورت کو پردہ نہیں ہے اور آیت اِذَا لتَّابِعِيْنَ غَيْرِ أُولِي الْاِرْبَةِ سے استدلال کیا۔ کہ اس سے مشائخ مراد ہیں جن سے پردہ نہیں۔ نیز اگر خاوند عورت کو منع کرے کہ پیر کے پاس بیعت کے واسطے نہ جا تو وہ بزور جا سکتی ہے۔ کیونکہ خدا نے والدین کا حکم ماننے کی تاکید کی ہے لیکن وہ شرک پر مجبور کریں تو اُن کا حکم بھی نہ ماننے۔ اسی طرح خاوند اگر عورت کو منع کرے۔ وہ اس کا حکم نہ مانے۔ اپنے اخبار میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالیں

(راقم مسلمانوں کا بہی خواہ (س۔ م سیالکوٹ)

اہلحدیث ہمیں ان کے استدلال سن کر تعجب آتا ہے۔ اُدھر تو کہتے ہیں آجکل کوئی شخص مجتہد نہیں۔ اس لیئے تقلید کی ضرورت ہے۔ پھر استدلال بھی کرتے ہیں۔ حالانکہ استدلال کرنا مجتہد کا کام ہے۔ مقلد کی تو شان ہی یہ ہے کہ وہ ہر مسئلہ میں اپنے امام کا قول نقل کرے۔ زیادہ سے زیادہ کرے تو مع دلیل اس کے الفاظ میں بیان کرے۔ کسی آیت یا حدیث سے دلیل بیان کرنا مقلد کا کام نہیں (بقول اُن کے) اس کو کیا معلوم کہ یہ آیت یا حدیث منسوخ ہے یا غیر منسوخ۔ واجب العمل ہے یا جائز العمل وغیر ذالک من الاحتمالات۔ مگر افسوس کہ یہ لوگ باوجود دعوے مقلدیت عملی طور پر غیر مقلد بن جا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ جس پر ہمیں خوش ہونا چاہیئے۔ مگر افسوس ہے کہ استدلال کا رنگ عجیب ہے آیت اٹھارویں پارہ کے دسویں رکوع میں ہے۔ جہاں عورت کو اجازت ہے کہ اپنے خاوند، خاوند کے باپ، اپنے بھائی۔ باپ بیٹے وغیرہ کے سامنے زیور پہن کر برہنہ ہو تو کوئی حرج نہیں۔ انہی میں ہے اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُوْلِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ جس کا ترجمہ جناب شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم نے یوں کیا ہے۔ "یا طفلیاں کہ صاحب شہوت نباشند"

مطلب صاف ہے کہ بعض مرد معزز گھرانوں میں ڈیوڑھی بان ضعیف العمر ہوتے ہیں۔ جن کو عورت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ نہ ان کو شہوت ہوتی ہے نہ حاجت۔ ایسے خادموں کے سامنے برہنہ ہو جائے تو گناہ نہیں۔ یہ نہیں کہ پیر صاحب جو اپنے گھر میں تو صاحب اولاد ہوں بیوی سے ملتے ہوں، مگر مریدنیوں کے سامنے بے حاجت بن جائیں۔ یہی معنے ہیں سہ

چوں شتر مرغے بشناس ایں نفس را

ورنہ پیر صاحب یا اُن کے (علم کے مدعی) مرید بتائیں کہ حضرت علی کے اس فرمان کے کیا معنے ہیں۔ سہ

لا یامنن علی النساء اخ اخا

ما فی الرجال علی النساء امین

کل الرجال وان تعفف جهدہٗ

لا بدان بنظر ۃ سیخون

افسوس ہے آج کل کی پیری مریدی کیا کیا رنگ دکھا رہی ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا مسئلہ بھی یاروں کی من گھڑت ہے۔
خاوند کو اگر پیر کے چال چلن پر شک ہو تو بے شک عورت کو روک سکتا ہے کیا شرک اور توحید کا مسئلہ، کیا بیعت پیر۔ جو اختلاف ندے قطع نظر کرکے بھی اگر کچھ ہے تو مستحب ہے۔ اور توحید فرض واجب اور اس کا خلاف کفر اور شرک موجب ابدی جہنم، اور بیعت کوئی ساری عمر نہ کرے تو اس پر کوئی سوال نہیں۔ مگر طبائع میں چونکہ قیاس جاگزیں ہے۔ اس لیے ہر ایک موقع پر جا یا بے جا قیاس کر لیتے ہیں اور ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ نہ قیاس کے ارکان سے واقف ہیں نہ شروط سے ہیں تو اس سے واقف ہیں کہ جو کچھ پیر کہے اس کی تائید ہو۔ یہی معنے ہیں۔

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما [1]

علی پوری دوکان کا ڈھنڈورہ

صوبہ پنجاب میں مذہبی حیثیت سے دو مقام ایسے ہیں اگر ان کے بانیوں کو بحیثیت القاب کے مانا جائے تو آج مسلمانوں کے بُرے دن اور ان کی قسمت کا ستارہ افق سے نیچے نظر نہ آئے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ ان القاب میں سے اگر ایک ہی لقب صاحب القاب پر صحیح معنی میں صادق آتا ہو تو مسلمانوں کی نحوست کے دن پھر جائیں۔ ان دو مقاموں میں سے اولیت کا شرف قادیان کو حاصل ہے۔ جس کا بانی ہمیشہ ڈھنڈورا پیٹتا رہا کہ میں مسلمانوں کو اعلیٰ ترقی کے معراج پر پہنچانے آیا ہوں۔

---

[1] اہل حدیث ۱۵/۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کون ہوں؟ ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار (در ثمین)

مگر اس ڈھنڈورے کا نتیجہ کیا ہوا! بس یہی کہ دیگر مصنفین کی طرح آپ نے بھی چند کتابیں لکھیں جن میں سے اکثر اپنے ہی ذاتی کمالات سے پُر ہیں۔ اور دنیا اور دُنیا سے چل بسے اور مسلمان بدستور قعر مذلت میں گرتے چلے گئے۔

دوسرا مقام علی پور سیداں ہے جو ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ جہاں کے بانی مبانی پیر جماعت علی شاہ صاحب صوفی پنجاب ہیں۔ جو آج غالباً نوّے سال کی عمر کو پہنچ گئے ہیں یا پہنچنے کو ہیں۔ ان کے مریدین ان کے حق میں بڑے بڑے القاب پیش کرتے ہیں اور آپ شوق سے سنتے اور قبول کرتے ہیں۔ پرانے قصائد مدحیہ میں سے ایک شعر یہ ہیں۔

تو وہ مسیح زماں ہے کہ تم اگر کہہ دے
رہے نہ گور میں مُردے کو عذرِ جانی

(اے پیر صاحب! اگر آپ قبرستان میں جا کر مُردوں کو جی اُٹھنے کا حکم دیں تو وہ فوراً زندہ ہو کر قبروں سے نکل آئیں۔

آپ کی مدح میں یہ بھی کہا گیا ہے۔

نظر سے ہوئے جن کی لاکھوں ولی ہیں
وہ قطبِ زماں شاہ جماعت علی ہیں

بلکہ یہاں تک بھی کہا گیا ہے کہ ؎

عدد جن کے دارین میں رُو سیاہ ہیں   مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جل جلالہ!) گویا سب، مرید اصحاب بدر ہیں۔ حال ہی میں جو ڈھنڈورہ پیٹا گیا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں :-

"اعلیٰحضرت رفیع الدرجت عظیم البرکت امیر الملت سلطان الاولیا والعارفین امام الاتقیا والسالکین، برہان الاصفیا والواصلین محبوب رب العالمین فرزند ختم المرسلین، مرجع شیخ وشاب قطب الاقطاب غوث الاعظم قیوم عالم عالی جناب فضیلت مآب مولانا بالفضل اولسنا مولوی حافظ حاجی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی محدث علی پوری دامت برکاتہم بمقام علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ رونق افروز تھے۔"

(انوار الصوفیہ سیالکوٹ صلا بابت مئی ۱۹۱۲ء)

ناظرین کرام: ہم اس ڈھنڈورے کے الفاظ پر آج معنوی حیثیت سے گرفت نہیں کرتے۔ ہاں اتنا ضرور کہتے ہیں کہ ان جملہ اوصاف سے موصوف آج سے پہلے کوئی بزرگ نہیں ہوا۔ نہ خود کسی نے دعویٰ کیا نہ کسی کے حق میں اس کے اتباع نے یہ القاب تجویز کیے۔ حتیٰ کہ سید الانبیاء علیہم السلام نے بھی ایسا دعویٰ نہیں کیا اور نہ صحابہ کرام نے آپ کے حق میں یہ عقیدہ ظاہر کیا۔ یہ بلند بانگ دعویٰ مرزا صاحب قادیانی کے دعوے کی طرح ہے جو کہہ گئے ہیں :-

میرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا۔ (حقیقۃ الوحی صفہ۹)

اس لیے ہم ان دونوں بزرگوں کے ادعاؤں کو ایک ہی قسم کا شاعرانہ تخیل سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے ؎

میں وہ ہوں رند جلد پلا مجھ کو ساقیا ۔۔۔ قاضی نے دی سند مجھے بوتل شراب کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا القاب کے ساتھ ہی یہ الفاظ بھی ملاحظہ کیجئے جو ایک اور نامہ نگار لکھتے ہیں :-

" ۱۳۵۱ھ کے وقت امام یعنی مجدد ثالث حضرت خواجہ علی پوری حضور اعلیٰحضرت محبوب رحمانی ہیں جو نوری اللہ کے حضوری اور وقت کے امام صادق یعنی مجدد ثالث ہیں۔ زہے قسمت ہم عاجزوں کی جو اس نے ہم کو ایسے پاک وجود نائب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیدا کیا۔ اور آپ کے مبارک قدموں کو بوسہ دینا ہمارے نصیبوں میں لکھا۔

(۱) مجدد اول حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ (۲) مجدد ثانی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (۳) مجدد ثالث حضرت محبوب رحمانی شیخ سید جماعت علی شاہ علی پوری دامت برکاتہم " (رسالہ مذکور ص ۱۳)

اس عبارت سے ہمیں یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ مجدد تین کیوں شمار کیے گئے ہیں۔ اول مجدد شیخ جیلانی کو لکھا ہے جو چھٹی صدی ہجری میں ہوئے ہیں۔ دوسرے مجدد کا مصداق شیخ احمد سرہندی کو قرار دیا ہے جو گیارھویں صدی ہجری میں گزرے ہیں۔ پھر گیارھویں صدی سے چھلانگ مار کر چودھویں صدی کا مجدد شیخ علی پوری کو بنا دیا۔ درمیانی صدیاں پھر کھا گئے۔ حالانکہ ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا حدیث سے ثابت ہے۔

ہمیں اس امر سے بھی حیرت ہے کہ حضرت علی پوری کا زمانہ ۱۳۵۱ھ بتایا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ سنہ تو ابھی گزر رہا ہے۔ جس پر پورا ایک سال بھی نہیں ہوا۔ حالانکہ یہ زمانہ آپ کی عمر کا آخری حصہ ہے۔ کیونکہ ہمارے اندازے سے ہیں جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ آپ قریباً نوے سال کی عمر کو پہنچ گئے ہوں گے۔ جہاں پہنچ کر انسان اس حالت میں ہوتا ہے کہ:۔

بشنے ماند بشنے دیگر نمے ماند

اس سے پہلے آپ کس مرتبے پر نائز رہے۔ پہلا وقت خالی رہا اور آپ بھی بلے مرتبہ رہے۔

ناظرین! یہ ہے ان دو کا نداروں کا ڈھول یا بالفاظ دیگر پروپاگنڈا۔

اب حقیقت حال سنئے۔ پیر صاحب علی پوری کے ارد گرد دیہات میں تین گروہوں (عیسائیوں، مرزائیوں اور رافضیوں) کی ایسی کثرت ہے کہ پنجاب کے کسی اور مقام میں نہ ہوگی۔ دیگر قبر پرستوں اور قبہ پرستوں کا ہم ذکر نہیں کرتے۔ کیونکہ پیر صاحب اس پر خفا ہو جائیں گے۔ ان تینوں گروہوں کی بابت ہم پوچھتے ہیں۔ کہ پیر صاحب کی مجددیت اور قیومیت نے ان پر کیا اثر کیا۔ کبھی آپ نے ان کو نظر اٹھا کر بھی دیکھا؟ کوئی تحریری یا تقریری ثبوت اس امر کا ہے کہ آپ نے کبھی ان تینوں گروہوں کی اصلاح کے لیے کوئی توجہ کی ہو۔ اگر نہیں کی تو یہ مجددیت کیسی ہے؟ حدیثوں میں تو مجدد کی شان میں وارد ہے:۔

مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا — مجدد وہ ہے جو دین کی نصرت اور حمایت کرے

اگر یہ بات نہیں ہے تو کہا جائے گا۔ ع

شیر قالیں دگر است و شیر نیستاں دگر است

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس ہے کہ آج کل مدعیان تو بہت ہیں، مگر مخلصان نظر نہیں آتے ویسے تو امیر ملت بھی ہیں، امیر شریعت بھی ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے شہر میں ایک امام وقت بھی تھے جن کے فوت ہو جانے کے بعد ان کی جگہ ایک اور صاحب امام وقت بن بیٹھے جو پہلے امام سے بہتر ہیں۔ مگر اسلامی خدمات کے لحاظ سے دیکھا جائے تو ان پر بھی یہ شعر صادق آتا ہے ؎

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

خلیفہ قادیان کی غلط بیانی

؎ خشتِ اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

یہ شعر اپنے معنی میں ہمیشہ سچا ثابت ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہے گا۔ مرزا صاحب آنجہانی کی یہ عادت تھی کہ اپنے مخالف کے حق میں ہر قسم کی غلط گوئی آپ جائز سمجھتے تھے۔ خود میری مثال موجود ہے۔ میرے حق میں لکھا تھا کہ:-

مولوی ثناء اللہ کا گزارہ کفن فروشی پر ہے (اعجاز احمدی)

اسی طرح مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری اور مولوی اسماعیل صاحب علی گڑھی کی بابت لکھا کہ:-

انہوں نے میرے ساتھ بدیں مضمون مباہلہ کیا کہ جھوٹا سچے کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں مر جائے گا۔ چنانچہ وہ دونوں مجھ سے پہلے مر کر میری صداقت پر مُہر لگا گئے۔ (اشتہار انعامی پانسو ص ۱)

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کے حق میں تو آپ اُدھار کھائے ہوئے تھے انہی کی روش پر چل کر اُن کے صاحبزادہ خلیفہ قادیان غلط گوئی کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کی تعلیم کے ماتحت شریف لوگ اپنے مُردہ مخاطب کو بُرائی سے یاد نہیں کرتے۔ مگر قادیانی اور شرافت ؟ ع

رہا ہے انہیں سب کو جو ناروا ہے

جمعہ کے روز مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے پادریوں کے مقدمہ میں مرزا صاحب کے برخلاف گواہی دی تھی۔ پھر اس پر بہت کچھ افسوس ظاہر کیا کہ پادریوں کے ساتھ مقابلہ کفر و اسلام کا مقابلہ تھا اور یہ مولوی مسلمانوں کا پیشوا ہو کر پادریوں کی حمایت کو گیا وغیرہ۔ حالانکہ یہ واقعہ بالکل کذب بلکہ افترا ہے۔ قدرتی تصرف کے قربان جائیں کہ خود خلیفہ قادیان کے قلم سے اس کی تردید کرادی جس کا ذکر ہم آگے چل کر کرینگے تفصیل اس کی یہ ہے کہ :۔

مئی ۱۸۹۳ء میں ڈپٹی آتھم عیسائی اور مرزا صاحب قادیانی کے درمیان شہر امرتسر میں ڈاکٹر ہنری کلارک مشنری کی کوٹھی میں مباحثہ ہوا۔ ڈاکٹر موصوف اس مباحثہ میں پریزیڈنٹ تھے۔ مرزا صاحب نے اپنے آخری پرچے میں ڈپٹی آتھم کی موت ۱۵ ماہ کے اندر واقع ہونے کی پیشگوئی کی تھی مگر وہ اس میعاد کے اندر نہیں مرا۔ بلکہ قریباً دو سال بعد فوت ہوا۔ اسی اثنا میں مرزا صاحب اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کے ساتھ مخالفانہ رنگ میں اشتہار بازی ہوتی رہی۔ بات بڑھتی بڑھتی یہاں تک پہنچ گئی کہ ڈاکٹر ہنری کلارک نے مرزا صاحب کے برخلاف حکومت کو اطلاع دی کہ انہوں نے میرے قتل کے لیئے کسی آدمی کو مقرر کیا ہوا ہے جو میرے پاس آتا جاتا ہے۔

اسی زمانہ میں مرزا صاحب نے مولوی محمد حسین مرحوم بٹالوی کے حق میں تکلیف یا موت کی پیشگوئی بھی کی ہوئی تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے ضلع گورداسپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست دے دی کہ مجھے اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جائے۔ کیونکہ مرزا صاحب نے میرے حق میں موت کی پیشگوئی کی ہوئی ہے۔ اس لیئے مجھے خطرہ ہے کہ وہ مجھے قتل کرا دیں گے۔ اسی بنا پر زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند عدالت میں مرزا صاحب کی طلبی ہوئی۔ مولوی صاحب موصوف اپنے اسی مقدمہ کی پیروی کے لیئے گورداسپور جایا کرتے تھے۔ مولوی صاحب کے اس کیس کا جو فیصلہ ہوا تھا اس کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے۔ سردست اتنا بتاتے ہیں کہ خلیفہ قادیان نے جو لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب عدالت میں مرزا صاحب کے خلاف پادریوں کی تائید میں شہادت دینے گئے تھے یہ بالکل غلط ہے اس کے غلط ہونے کا ثبوت خود خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ملتا ہے جو یہ ہیں:۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تو آپ (مرزا صاحب) کے خلاف بیگواہی دینے کے لیئے آئے کہ یہ شخص (مرزا) ایسا ہی ہے۔ اس لئے ضرور یہ بات کہی ہو گی۔ (الفضل یکم جون صلا)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی مسلمان عالم یا کوئی وکیل بیرسٹر ایم کو بتائے کہ کسی مقدمہ میں خصوصاً الزام قتل کے مقدمہ میں گواہ کا یہ کہنا کہ یہ بات اس نے مزید کہی ہوگی کچھ وقعت رکھتا ہے یا اس کو بیان شہادت کہہ سکتے ہیں یا ایسی شہادت سے فریق ملزم کو کچھ نقصان یا مستغیث کو کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ خلیفہ صاحب کو شاید معلوم نہ ہو کہ اصل شہادت اور امکان شہادت میں بہت فرق ہے۔ یہ ہے قدرتی تصرف جس نے خلیفہ قادیان کے بیان کی تردید خود انہی کی زبان سے کرا دی۔

مثالی واقعہ امرتسر میں قیصری باغ میں جانب شرق ایک مسجد ہے جو میاں محمد جان والی مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ وہاں اہل بدعت نے جماعت اہل حدیث اور اس کے امام مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم پر بلوے کا مقدمہ کھڑا کر دیا۔ مولوی صاحب موصوف کو پھانسنے کے لیئے ایک گواہ نے بیان دیا کہ موصوف اپنے مقتدیوں کو بایں الفاظ تلقین کرتے سنے گئے:۔

"مارو ان کافروں کو شہید کر دو"

کپتان پولیس جو بیان لکھ رہا تھا وہ اسلامی اصطلاحات سے واقف تھا۔ اس نے کہا کہ ہیں! کافر بھی شہید ہوا کرتے ہیں؟ گواہ نے بزدلی سے کہا کہ ہاں! حضور! ایسا ہی کہتے تھے۔ بس اتنے سے بیان ہی کا سارا بیان خراب ہو گیا اور ملزم رہا کر دیئے گئے۔

یہی مثال خلیفہ صاحب کے بیان کی ہے کہ اپنی تردید آپ کر رہے ہیں کہ شہادت میں الفاظ قطعیہ کی بجائے مشکوک الفاظ "یہ بات کہی ہوگی" وغیرہ بولتے ہیں۔ جو شہادت میں کوئی قیمت نہیں رکھتے۔ اسی کو کہتے ہیں سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

اب ہم بتلاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے کیس کا کیا انجام ہوا۔ اس فیصلے کی مطبوعہ نقل ہمارے پاس موجود ہے جسے ہم ناظرین کی ضیافت طبع کے لیے درج کرتے ہیں چونکہ یہ مقدمہ ایک تاریخی مقدمہ تھا۔ اس لیے اس کے فیصلہ کی نقل بہت مفید ہے۔ جس سے مرزا صاحب کے دعوی الہام پر بھی خوب روشنی پڑتی ہے۔ ناظرین اس نقل کو غور سے پڑھیں۔ اس کے بعد ہمارا نوٹ بھی ملاحظہ کریں۔ نقل فیصلہ یہ ہے:۔

"نقل فیصلہ مسٹر جے۔ ایم۔ ڈوئی صاحب بہادر آئی۔ سی۔ ایس
ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور

بمقدمہ مرزا غلام احمد ساکن قادیان۔ نمبر مقدمہ (۱/۴)

سرکار قیصرِ ہند مستغیث بنام .... مرزا غلام احمد
ساکن قادیان تحصیل بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

.... ملزم

الزام زیر دفعہ (۱۰۷) مجموعہ ضابطہ فوجداری
تاریخ مرجوعہ ۱۵ر دسمبر ۱۸۹۹ء

حکم

ہم نے دو اقرار ناموں کا مسودہ مشتمل ابر چہ دفعات طیار کیا ہے جس کو مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی نے خوشی سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منظور کر لیا ہے۔ ان اقرار ناموں کی نظر سے یہ مناسب ہے کہ کارروائی حال مسدود کی جائے۔ لہٰذا ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو رہا کرتے ہیں اور ہدایت کرتے ہیں کہ مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی کے برخلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ دستخط جے۔ ایم۔ ڈوئی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

نقل اقرار نامہ مرزا غلام احمد قادیانی

بمقدمہ فوجداری

اجلاس مسٹر جے۔ ایم ڈوئی صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر و ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ

ضلع گورداسپور

مرجوعہ ۵ر جنوری ۱۸۹۹ء۔ فیصلہ ۲۵ر فروری ۱۸۹۹ء۔ نمبر مقدمہ ۱

نمبر بستہ قادیان۔ سرکار دولتمدار

بنام:۔ مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ملزم

الزام زیر دفعہ (۱۰۷) مجموعہ ضابطہ فوجداری

اقرار نامہ

میں مرزا غلام احمد قادیانی بحضور خداوند تعالیٰ باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ:۔

۱۔ میں ایسی پیشگوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کیے جا سکیں کہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو یا عیسائی وغیرہ۔ ذلت پہنچے گی۔ یا وہ مورد عتاب الہی ہوگا۔

۲۔ میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے

۳۔ میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا۔ جس کا یہ منشا ہو یا جو ایسا منشا رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی) ذلت اٹھائے گا۔ یا مورد عتاب الہی ہوگا۔

۴۔ میں اس امر سے بھی باز رہوں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں یا کوئی ایسی تحریر یا تصویر شائع کروں جس سے ان کو درد پہنچے میں اقرار کرتا ہوں کہ ان کی ذات کی نسبت یا ان کے کسی دوست اور پیرو کی نسبت کوئی لفظ مثل دجال، کافر، کاذب، بطالوی نہیں لکھوں گا (بٹالوی کے اچھے بٹالوی کیے جانے چاہئیں۔ جب یہ لفظ بطالوی کر کے لکھا جاتا ہے تو اس کا اطلاق باطل پر ہوتا ہے) میں ان کی پرائیویٹ زندگی یا ان کے خاندانی تعلقات کی نسبت کچھ شائع نہیں کروں گا جس سے ان کو تکلیف پہنچنے کا عقلاً احتمال ہو۔

۵۔ میں اس بات سے بھی پرہیز کروں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو اس امر کے مقابلہ کے لیے بلاؤں کہ وہ خدا کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس مباہلہ کی درخواست کریں تاکہ وہ ظاہر کرے کہ فلاں مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ نہ میں اُن کو یا اُن کے کسی دوست یا پیرو کو کسی شخص کی نسبت کوئی پیشگوئی کرنے کے لئے بلاؤں گا۔

۹۔ جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے، میں تمام اشخاص کو جن پر میرا کچھ اثر یا اختیار ہے ترغیب دوں گا کہ وہ بھی بجائے خود اسی طریق پر عمل کریں جس طریق پر کاربند ہونے کا میں نے دفعہ ۱ و ۲ و ۵ و ۹ میں اقرار کیا ہے۔

العبد — گواہ شد

مرزا غلام احمد بقلم خود — خواجہ کمال الدین بی، اے ایل۔ ایل۔ بی

دستخط: جے۔ ایم۔ ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۴ر فروری ۱۸۹۹ء

(نوٹ) مرزا صاحب کے اس اقرار سے یہ بات بالکل واضح معلوم ہوتی ہے کہ آپ کا دعویٰ الہام ونبوت اختیاری تھا ماموری نہ تھا ورنہ باختیار خود اپنے الہامات روک رکھنے کا اقرار نہ کرتے۔

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب اپنا منصب "بعینہٖ محمد" بتایا کرتے تھے اسی لئے ضروری تھا کہ آپ کے جملہ تبلیغی افعال تبلیغ محمدی کے مشابہ ہوتے جس کا ایک ہی نمونہ پیش کرنا کافی ہے۔

کفار عرب نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا تھا کہ آپ کے ساتھ ہماری مصالحت اس بنا پر ہو سکتی ہے کہ آپ قرآن میں ہمارے معبودوں کا ذکر نہ کریں، جس کے جواب میں ارشاد خداوندی نازل ہوا:۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗءِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ (پ ۔ ع)

آپ کہہ دیجئے کہ یہ میرے بس کی بات نہیں کہ میں اپنی طرف سے قرآن میں کوئی تبدیلی کروں ہیں تو وحی الٰہی کا پابند ہوں

یہ ہے خدا کی سچی ماموریت۔ نہ وہ جس کا نمونہ مرزا صاحب نے دکھایا کہ ایک ضلع کے افسر کے کہنے پر اپنے الہامات کی اشاعت نہ کرنے کا وعدہ کر لیا۔

شعراء عاشق صادق کے مقابلہ میں محبت کے جھوٹے دعویداروں کو بوالہوس قرار دے کر صادقوں اور کاذبوں میں امتیاز کرنے کو کہا کرتے ہیں کہ

بس ہو رہے گا عشق و ہوس میں بھی امتیاز
آیا ہے اب مزاج تیرا امتحان پہ

قادیانی مشین

میں جہاں اور پرزے کذب و افترا کے ڈھلتے رہتے ہیں وہاں ایک پرزہ خاص طور پر بکثرت ڈھلتا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے مخالفوں کو ہر بات میں مورد طعن بنایا جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ وہ اسلام اور کفر کے مقابلے میں کفر کی حمایت کرتے ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کی مخالفت کر کے کفر کو تقویت پہنچاتے ہیں جس کا ذکر خلیفہ قادیان نے اپنے مذکورہ خطبے میں بمرات وکرات (بار بار) کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ سراسر بودا پروپیگنڈا ہے جس کو شرعی اصطلاح میں دجل کہا جاتا ہے۔

ہمارے دعوے کی تصدیق کے لئے مرزا صاحب کے مضامین

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ دو قسم کے ہیں۔ ایک اسلامی عقائد اور مسائل کے متعلق دوسرے اپنی ذات خاص سے متعلق علمائے اسلام پہلی قسم میں کبھی مرزا صاحب کے مخالف نہیں ہوئے۔ البتہ دوسری قسم میں مخالفت کرنا ان کا حق تھا اور ہے۔ اس کی واضح مثال امرت سر کا مباحثہ (جو مرزا اور آتھم کے ابین ۱۸۹۳ء میں ہوا) کافی ہے مرزا صاحب نے جتنے دلائل ابطال الوہیت کے متعلق عیسائی مناظرے کے سامنے پیش کیے۔ ان کی مخالفت کسی عالم نے نہیں کی۔ لیکن آخری دن جب انھوں نے اپنی شخصیت کو پیش کیا کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ آتھم پندرہ مہینوں کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ لیکن جب وہ اس مدت میں نہ مرا تو علمائے اسلام اور اہل اسلام نے اس حصے کو مورد اعتراض ٹھہرایا، ورنہ اصل مناظرے کی مخالفت کسی نے نہیں کی۔

جو لوگ علم منطق سے واقف ہیں ان سے مخفی نہیں ہوگا کہ نوع جو جنس فصل سے مرکب ہوتا ہے اس کی فصل کو زیر بحث لانے سے ساری جنس پر اعتراض لازم نہیں آتا۔ مرزا صاحب کی شخصیت دو حیثیتوں سے مرکب تھی۔ ایک حیثیت مصنف اسلام کی دوسری صاحب الہام کی۔ علماء نے جب بھی اعتراض کیا تو ان کے صاحب الہام ہونے پر کیا۔ ہاں اگر کسی تصنیف کو انھوں نے اپنے الہامی دعوی کے ثبوت میں پیش کیا تو اس کو بھی زیر بحث لانا علماء کا حق تھا، پس جو لوگ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء اسلام کے اس طریق پر یہ اعتراض کرتے ہیں وُہ اسلام کے مقابلے میں کفر کی حمایت کرتے ہیں۔

نقوشِ ابوالوفاء

(جلد دوم)

نقوش ابوالوفاء کی پہلی جلد آپ کے ہاتھ میں ہے۔ اس تحقیقی اور تاریخی شاہکار کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں، ہمیں احساس ہے کہ آپ بڑی شدت سے دُوسری جلد کا انتظار کریں گے۔ اگرچہ دُوسری جلد پہلی سے ضخیم ہے اور اس میں قادیانی مشن عیسائی مشن تفسیر نویسی اور دوسرے متفرقات کا تفصیلی ذکر ہے باایں ہمہ ہم کوشش کریں گے کہ آپ کو کم از کم انتظار کرنا پڑے اور بہت جلد کتاب آپ کے ہاتھوں میں پہنچ جائے آپ اپنے مکمل پتہ سے ادارہ کو مطلع کر دیں تاکہ آپ کے آرڈر کی فوراً تعمیل کی جا سکے پتہ خوش خط اور صاف لکھیں ؛ قیمت جلد دوم چھ رُوپے

ادارہ ترجمان السنۃ کشمیری بازار — لاہور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹--جے ماڈل ٹاؤن- لاہور
نمبر 05973

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ